جدید اُردو تصحیح شدہ ایڈیشن

www.KitaboSunnat.com

متونِ ثلاثہ
مع
تسہیلاتِ علویہ

کتبِ تجوید

جمال القرآن

فوائدِ مکیہ

مقدمۃ الجزریہ

تالیف قاری فیاض الرحمٰن علوی

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

مکتبہ علویہ نمکمنڈی پشاور

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اردو ایڈیشن

متون ثلاثہ

مع

تسہیلات علویہ

کتب تجوید

جمال القرآن ، فوائد مکیہ ، مقدمۃ الجزریۃ

تسہیلات

الاستاذ المقری فیاض الرحمٰن العلوی

بانی و مہتمم مدرسہ مرکزی دار القرأ نمک منڈی پشاور

مکتبہ علویہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

فون نمبر 2210650 - 091

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
اس کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ ناشر کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر نہ تو شائع کرنے اور نہ فوٹو کاپی کرنے یا عکس لینے کی اجازت ہے

235

نام کتاب	متون ثلاثہ
تسہیلات	الاستاذ المقری فیاض الرحمن العلوی بانی مہتمم مدرسہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور
باہتمام	ڈاکٹر قاری احمد علی علوی مہتمم مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور
کمپوزنگ	قاری سید جمال الدین الترمذی
اشاعت کردہ	مکتبہ علویہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور فون نمبر 2210650 - 091

المكتبة الرحمانية
32791

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اردو ایڈیشن

جمال القرآن

متن

حکیم الامّت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

تسہیلات

الاستاذ المقری فیاض الرحمن علوی

بانی و مہتمم مدرسہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

مکتبہ علویہ مدرسہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

فون : 0912210650

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین جمال القرآن

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
5	پیش لفظ	1
6	ابتدائیہ	2
7	پہلا لمعہ تجوید کی تعریف	3
8	دوسرا لمعہ تجوید کی ضد لحن	4
9	تیسرا لمعہ آداب تلاوت	5
11	چوتھا لمعہ مخارج حروف	6
20	پانچواں لمعہ صفات حروف	7
32	چھٹا لمعہ صفات عارضہ	8
33	ساتواں لمعہ لام کے قاعدوں میں	9
35	آٹھواں لمعہ راء کے قاعدوں میں	10
40	نواں لمعہ میم ساکن اور مشدد کے قاعدوں میں	11
42	دسواں لمعہ نون ساکن اور مشدد کے قاعدوں میں	12
45	گیارھواں لمعہ حروف مدہ	13
52	بارھواں لمعہ ہمزہ کے قاعدوں میں	14
53	تیرھواں لمعہ وقف کرنے کے قواعد	15
59	چودھواں لمعہ فوائد متفرقہ	16
65	خاتمہ	17

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ الذی انزل الفرقان علٰی عبدہ لیکون للعٰلمین نذیرا والصلوۃ والسلام علٰی من ارسلہ الٰی کافۃ للناس بشیراونذیرا وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجامنیراً۔

امابعد : حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جمال القرآن فن تجوید کی ایک ایسی بابرکت تصنیف ہے، جو برسہابرس سے پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش، افغانستان کے تقریباً ہر دارالعلوم میں زیر نصاب ہے، اور جس کے توجہ سے پڑھ لینے کے بعد ہر متندی طالب علم میں فن تجوید کا اچھا خاصہ ملکہ پیدا ہو جاتا ہے، جو حضرت حکیم الامتؒ کا فیض کرامت ہے، اگر چہ یہ کتاب فن کی بعض دوسری کتب کی طرح مختصر نہیں، بلکہ ہر مسلئہ کو کافی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے پھر بھی وقت کے ساتھ ساتھ طلباء کی علمی استعداد کے کمزور ہونے کے پیش نظر اس کتاب کے بہت سے حاشیے اور شروح لکھی گئی ہیں، حضرت العلامۃ استاذی ومقری محمد شریف صاحب نوراللہ مرقدہ کے حاشیہ توضیح البیان کے بعد مزید کسی شرح یا حاشیہ کی کوئی ضرورت چنداں باقی نہیں رہتی، بندہ ناچیز نے طلباء کی سہل پسندی کو دیکھتے ہوئے کہ وہ آج کل شروح اور حاشیہ کی طرف التفات نہیں کرتے اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا، کہ کتب تجوید کی مغلق ومشکل عبارتوں اور مسائل کی تشریح کتاب کی عبارت کے ساتھ ہی قوسین ((ـ)) میں کردی جائے، تاکہ اساتذہ کے سامنے طلباء اصل عبارت کو مع تسہیل وتشریح پڑھتے جائیں، اوراکابرین کی خیرخواہی اور کاوشوں کا ثمرہ بھی حاصل ہو، اور کتب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضخامت بھی نہ بڑھے، چنانچہ اساتذہ کرام رحمہم اللہ کی کتب وشروح کو سامنے رکھتے ہوئے بندہ ناچیز نے متون ثلاثہ، جمال القرآن، فوائد مکیہ کی تسہیل اور مقدمۃ الجزریہ کا ترجمہ بعون اللہ وبتوفیقہ ، متون ثلاثہ مع تسہیلات علویہ کے نام سے کر دیا ہے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں التجاء ہے، کہ وہ اس سعی ناچیز کو طلباء کے لئے نافع اور مجھ غریق سیئات کیلئے توشہ آخرت بنائے : آمین ۔

فیاض الرحمن علوی استاذ التجوید والقرآت ومدیر مرکزی دار القرآ پشاور

مفید مشورہ : معلمین تجوید کی خدمت میں درخواست ہے، کہ وہ خود بھی کتب تجوید کے پڑھانے سے پہلے اکابرین کی کتب اور شروح وحواشی کا خوب مطالعہ کریں ، اور ذہین طلباء کو بھی ان حواشی وشروح کے مطالعہ کا مشورہ دیں، تاکہ تسہیلات سے کما حقہ استفادہ حاصل ہو ۔

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوۃ : یہ چند اوراق ہیں، ضروریات تجوید میں مسمّٰی بہ جمال القرآن اور اس کے مضامین کو ملقب بہ لمعات کیا جاوے گا، محبی مکرمی مولوی حکیم محمد یوسف صاحب مہتمم مدرسہ قدوسیہ گنگوہ کی فرمائش پر کتب معتبرہ سے خصوص رسالہ ہدیۃ الوحید مؤلفہ قاری مولوی عبد الوحید صاحب مدرس اول درجہ قرأت مدرسہ عالیہ دیوبند سے ملتقط ((چن)) کر کے آسان عبارت میں جس کو مبتدی بھی سمجھ لیں لکھا گیا ہے، اور کہیں کہیں قرأت کے دوسرے رسالوں سے بھی کچھ لکھا گیا ہے، وہاں ان رسالوں کا نام لکھ دیا ہے، اور کہیں اپنی یادداشت سے کچھ لکھا ہے وہاں کوئی نشان بنانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی، بس جہاں کسی کتاب کا نام نہ ہو، وہ یا تو ہدیۃ الوحید کا مضمون ہے، اگر اس میں موجود ہو ورنہ احقر کا مضمون ہے ۔ وباللہ التوفیق وھو خیر عون وخیر رفیق

(کتبہ اشرف علی تھانوی اداہمی حنفی چشتی عفی عنہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مفید مشورہ

اول اس رسالہ کو خوب سمجھا کر پڑھاویں، اور ہر شئے کی تعریف اور مخارج وصفات وغیرہ خوب یاد کرادیں، اس کے بعد رسالہ تجوید القرآن نظم حفظ کرادیا جائے، اور اگر فرصت کم ہو تو رسالہ حق القرآن یاد کرادیا جائے فقط : کتبہ اشرف علی عفی عنہ ۔

((نوٹ : لَمْعَة ، چمک (روشنی) لَمَعَ الْبَرْقُ (بجلی چمکی) اس کی جمع لَمَعَات ہے، مبتدی طلباء کی مناسبت سے عنوان کا نام لمعہ رکھا گیا ہے، کہ اسے ایک ایک لمعہ سے علم تجوید میں روشنی اور علم کا نور حاصل ہوتا جائے گا۔

فائدہ : تجوید قرآن مجید کا حسن ہے، اور یہ کتاب علم تجوید کے مسائل میں لکھی گئی ہے، اس لئے اس کا نام جمال القرآن یعنی قرآن کی خوبصورتی وحسن رکھا ہے))۔

پہلا لمعہ

تجوید کی تعریف: تجوید کہتے ہیں ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا، اور اس کی صفات کو اداء کرنا، اور اس علم کی حقیقت اسی قدر ہے ((یعنی لہجہ اور خوش آوازی اگر چہ تجوید میں معاون ہیں، مگر تجوید میں شامل نہیں ہیں)) اور مخارج اور صفات آگے آئیں گے چوتھے اور پانچویں لمعہ میں ۔

((تجوید کے لغوی معنٰی عمدہ کرنا (سنوارنا)۔

موضوع: الف سے یاء تک حروف تہجی۔

غرض وغایت: تصحیح حروف قرآنیہ۔ **فائدہ:** اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فضیلت : اشرف العلوم۔

حکم: علماً فرض کفایہ ، عملاً فرض عین)) ۔

دوسرا لمعہ (تجوید کی ضد)

لحن: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا یا غلط پڑھنا یا بے قاعدہ پڑھنا لحن کہلاتا ہے، اور یہ دو قسم پر ہے

(۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

(۱) لحن جلی: لحن جلی بڑی اور واضح غلطی کو کہتے ہیں، اس کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں

(۱) تَبْدِیْلُ الْحَرْفِ بِالْحَرْفِ : ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا، جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھ دیا، یا ثؔ کی جگہ سؔ پڑھ دیا، یا حؔ کی جگہ ہؔ پڑھ دی، یا ذؔ کی جگہ زؔ پڑھ دی یا صؔ کی جگہ سؔ پڑھ دیا، یا ضؔ کی جگہ دؔ یا ظؔ پڑھ دی، یا ظؔ کی جگہ ذؔ پڑھ دی یا عؔ کی جگہ ھمزہ پڑھ دیا ۔

(۲) افراط وتفریط : کسی حرف کو بڑھا دیا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں دال کے پیش کو اور ھاء کے زیر کو اس طرح کھینچ کر پڑھا، اَلْحَمْدُوْ لِلّٰهِیْ یا کسی حرف کو گھٹا دیا، جیسے لَمْ یُوْلَدْ میں واؤ کو ظاہر نہ کیا، اور اس طرح پڑھا لَمْ یُلَدْ ۔

(۳) تَبْدِیْلُ الْحَرَکَةِ بِالْحَرَکَةِ وَبِالسُّکُوْنِ : یا زبر، زیر، پیش، جزم میں ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ دیا جیسے اِیَّاكَ کے کاف کا زیر پڑھ دیا، یا اِهْدِنَا میں ھاء سے پہلے اس طرح زبر پڑھ دیا، اَهْدِنَا یا اَنْعَمْتَ کی میم پر اس طرح حرکت پڑھ دیا، اَنْعَمَتَ یا اور اسی طرح سے کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھ دیا ۔

تَبْدِيْلُ الْمُثَقَّلِ بِالْمُخَفَّفِ وَالْمُخَفَّفِ بِالْمُثَقَّلِ : یا اسی طرح سے کچھ اور کر دیا، کہ مشدّد کی جگہ مخفف اور مخفف کی جگہ مشدّد پڑھ دیا جیسے مُسْتَمِرٌّ جگہ مُسْتَمِرُ اور مُزْدَجَرٌ کی جگہ مُزْدَجَرٌّ ایسی غلطیوں میں اچھے خاصے لکھے پڑھے لوگ مبتلا ہیں، ان غلطیوں کو لحن جلی کہتے ہیں ۔

لحن جلی کا حکم : اور یہ غلطیاں حرام ہیں، بعض دفعہ ان سے معنیٰ بگڑ کر نماز بھی جاتی رہتی ہے یعنی ہر لحن جلی سے نماز فاسد نہیں ہوتی (حقیقۃ التجوید) مگر معنیٰ بگڑنے اور فساد نماز کا تعلق لحن جلی پر ہے

(۲) لحن خفی : ((پوشیدہ اور ہلکی غلطی)) دوسری غلطی یہ ہے، کہ ایسی غلطی تو نہیں کی، جو بیان ہوئی لیکن حرفوں کے حسین وخوبصورت ہونے کے جو قاعدے مقرر ہیں ان کے خلاف پڑھا جائے جیسے راء پر جب زبر یا پیش ہو تو اسے پُر یعنی منہ بھر کر پڑھا جاتا ہے، مثلاً صِرَاطَ کی راء کے جو آٹھویں لمعہ میں آئے گا، مگر اس کو باریک پڑھ دیا، اُسے لحن خفی کہتے ہیں ۔

لحن خفی کا حکم : یہ غلطی پہلی غلطی سے ہلکی ہے، یعنی مکروہ ہے (حقیقۃ التجوید) لیکن بچنا اس سے بھی ضروری ہے، کہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا خوف ہے ۔

تیسرا لمعہ

آداب تلاوت : **تَعَوُّذ** : قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ضروری ہے ((اس لیے کہ قرآن مجید میں اس کا حکم ہے، فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اور جب قرآن پڑھنا شروع کرو، تو شیطان مردود سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو ، قرآت اونچی آواز سے ہو، تو تعوذ یعنی اعوذ باللّٰہ بھی بلند ہونی چاہیے، اور قرأت آہستہ دل میں ہو، تو اَعُوْذُ بھی دل میں آہستہ پڑھی جائے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں یہ تفصیل ہے۔

(۱) ابتدائے قرأت ابتدائے سورۃ : یعنی سورۃ سے شروع کرے تو بِسْمِ اللّٰه ضروری ہے))

(۲) ابتدائے سورت درمیان قرأت : اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے کوئی سورۃ بیچ میں شروع ہو جائے، تب بھی بِسْمِ اللّٰه ضروری ہے، مگر اس دسری صورت میں سورۃ برأۃ کے شروع میں نہ پڑھے، اور بعض علماء نے کہا ہے، کہ پہلی صورت یعنی ابتدائے قرأۃ میں بھی سورۃ برأۃ کے شروع میں نہ پڑھے، اس لئے کہ سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللّٰه لکھی ہوئی نہیں، نیز یہ سورۃ اللہ تعالیٰ کے غصہ کے ساتھ نازل ہوئی ہے اور بسم اللّٰه رحمت کی آیت ہے ۔

(۳) ابتدائے قرأت درمیان سورۃ : یعنی اگر کسی سورۃ کے بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا، تو بسم اللّٰه پڑھ لینا بہتر ہے، ضروری نہیں لیکن اَعُوْذُ اس حالت میں بھی ضروری ہے ۔ ((اس لیے کہ بِسْمِ اللّٰه کا محل تو ابتدائے سورۃ ہے، اور یہاں سورۃ کا درمیان ہے، اور اَعُوْذُ بِاللّٰه کا محل ابتدائے قرأت ہے، چاہے وہ سورۃ کی ابتداء میں ہو ، یا سورۃ کے درمیان سے پڑھنا شروع کیا جائے۔

نوٹ : اعوذ ، بسم اللّٰه سورۃ وآیت کو ملا کر یا جدا کر کے پڑھنے میں چار صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) وصل کل (۲) فصل کل (۳) وصل اول فصل ثانی (۴) فصل اول وصل ثانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اول صورت (ابتدائے قرأت ابتدائے سورۃ) میں چاروں جائز ہیں، دوسری صورت (ابتدائے سورت درمیان قرأت) میں وصل اول فصل ثانی ناجائز ہے، باقی تین جائز ہیں۔

تیسری صورت (ابتدائے قرأت درمیان سورۃ) میں اگر بسم اللہ پڑھیں، تو وصل کل اور فصل اول وصل ثانی ناجائز ہیں بقیہ دو جائز ہیں اور اگر بسم اللہ نہ پڑھیں تو وصل وفصل دونوں جائز ہیں البتہ اگر آیت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی یا صفاتی نام ہو، تو پھر وصل ناجائز ہے، اساتذہ کرام عمل کر کے جائز وناجائز صورتوں کی طلباء کو مشق کرادیں))۔

فائدہ : ((جب سورۃ انفال ختم کر کے سورۃ توبہ شروع کی جائے، تو بلا بسم اللہ وصل، فصل اور سکتہ صرف تین صورتیں جائز ہیں))۔

چوتھا لمعہ (مخارج حروف)

جن موقعوں سے حروف اداء ہوتے ہیں، ان کو مخارج کہتے ہیں ۔

((مخرج کے لغوی معنٰی جائے خروج (نکلنے کی جگہ) اس کی جمع مخارج ہے، یعنی منہ کے جس حصہ سے حروف اداء ہوتے ہیں، وہ حصہ مخارج کہلاتا ہے))۔

((اور یہ مخارج سترہ ۱۷ ہیں، پندرہ ۱۵ محقق ہیں، اور دو ۲ مقدر))

مخرج نمبر(۱) جوف دہن یعنی منہ کے اندر کا خلا، اس سے حروف مدہ نکلتے ہیں۔

(واؤ ، یاء ، الف) واؤ جب کہ ساکن ہو، اور اس سے پہلے پیش ہو، جیسے اَلْمَغْضُوْبِ ۔ یاء جب کہ ساکن ہو، اور اس سے پہلے زیر ہو، جیسے نَسْتَعِیْنُ ، الف جبکہ ساکن بے جھٹکے ہو اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے زبر ہو، جیسے صِرَاط ۔

نوٹ : ساکن بے جھٹکے اس لئے کہا، کہ زبر، زیر، پیش والا اور اسی طرح ساکن جھٹکے والا ہمزہ ہوتا ہے، اگر چہ عام لوگ اسے الف ہی کہتے ہیں، جیسے اَلْحَمْدُ کے شروع میں جو الف ہے، یا بَأْسٌ کے بیچ میں جو الف ہے، یہ واقع میں ہمزہ ہے، اور یاد رکھنا اس تمام کتاب میں ایسے دونوں الفوں کو ہمزہ ہی کہا جائے گا، اور جس الف، واؤ، یاء کا اوپر ذکر ہوا ہے ((یعنی ساکن ماقبل حرکت موافق)) ان کو حروف مدہ یا حروف ہوائیہ کہتے ہیں، کہ ان پر مد بھی ہوتا ہے، اور یہ ہوا پر ختم ہوتے ہیں، گیارھویں لمعہ میں اس کا بیان ہوگا ۔

حروف لین : جس واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو، اس کو واؤ لین کہتے ہیں، جیسے مِنْ خَوْفٍ اور جس یاء ساکن سے پہلے زبر ہو، اس کو یاء لین کہتے ہیں، جیسے وَالصَّيْفِ اور جس واؤ اور یاء پر زبر، زیر پیش ہو، اُسے متحرک کہتے ہیں اور واؤ غیر مدہ کا مخرج سولہویں مخرج میں بیان ہوگا، اور یاء غیر مدہ کا مخرج آگے ساتویں مخرج کے بیان میں آئے گا ۔

((نوٹ : جب واؤ، یاء غیر مدہ کہیں گے تو اس سے واؤ، یاء متحرک اور لین دونوں مراد ہونگے))۔

مخرج نمبر (۲) اقصٰی حلق یعنی حلق کا پچھلا حصہ سینہ کی طرف والا، اس سے یہ دونوں حروف نکلتے ہیں، ہمزہ، ھاء (ء ، ہ)۔

مخرج نمبر (۳) وسط حلق، حلق کا درمیان والا حصہ اس سے عین، حاء (ع، ح) بے نقطے والے نکلتے ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخرج نمبر(۴) ادنٰی حلق، حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف والا ہے، اس سے غین ، خاء (غ خ) نقطہ والے اداء ہوتے ہیں، ان چھ حرفوں کو حروف حلقی کہتے ہیں ۔

((فائدہ : اقصٰی کے معنٰی دور کے ہیں، یعنی منہ سے دور سینہ سے جو حصہ ملا ہوا ہے، ادنٰی کے معنٰی قریب یعنی منہ کے قریب والا حصہ))۔

مخرج (۵) لہات، یعنی کوے کے متصل زبان کی جڑ جبکہ اوپر کے تالو سے ٹکر کھائے اس سے قاف (ق) اداء ہوتا ہے ۔

مخرج نمبر(۶) قاف کے مخرج کے متصل ہی منہ کی جانب ذرہ نیچے ہٹ کر اور اس سے کاف اداء ہوتا ہے، ان دونوں حرفوں کو لہاتیہ یا لھویہ کہتے ہیں ((لہات گوشت کا وہ ٹکڑا جو زبان کی جڑ میں اوپر سے نیچے کو لٹکتا ہے، یعنی کوّا))۔

مخرج نمبر(۷) وسط زبان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو ، اور اس سے جیم ، شین یاء (ج ، ش ، ی) غیر مدہ (یاء لین ، یاء متحرک) اداء ہوتے ہیں ، مدہ ولین مخرج نمبرا کے ذیل میں بیان ہو چکے ہیں، ان تین حروف کو شجریہ کہتے ہیں ((شَجر بسکون جیم زبان کے جس حصہ سے یہ اداء ہوتے ہیں، اس کو عربی میں شجر کہتے ہیں))۔

دانتوں کے نام اور تعداد وترتیب : آگے کو جو مخارج آتے ہیں، ان کا تعلق دانتوں سے بھی ہے، بعضے دانتوں کے نام عربی میں ہیں اس لئے پہلے ان کی وضاحت کئے دیتا ہوں، ان کو خوب یاد کریں، تاکہ آگے سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دانتوں کی تعداد (کل دانت ۳۲ ہیں)

ثنایا۴ رباعیات۴ انیاب۴ ضواحک۴ طواحن۱۲ نواجذ۴

جاننا چاہیے، کہ بتیس ۳۲ میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں، دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلیٰ اور ان ثنایا کے پہلو میں جو چار دانت ان سے ملے ہوئے ہیں، ان کو رَباعیات اور قواطع کہتے ہیں، پھر ان رباعیات سے ملے ہوئے چار دانت نوکدار ہیں، ان کو انیاب اور کو اسر کہتے ہیں، پھر ان انیاب کے پاس چار دانت ہوتے ہیں ان کو ضواحك کہتے ہیں، پھر ان ضواحک کے پہلو میں بارہ ۱۲ دانت اور ہیں یعنی تین اوپر داہنی طرف اور تین اوپر بائیں طرف اور تین نیچے دائیں طرف اور تین نیچے بائیں طرف ان کو طواحن کہتے ہیں، پھر ان طواحن کے بغل میں بالکل اخیر میں ہر جانب ایک ایک دانت اور ہوتا ہے، ان چار کو نواجذ کہتے ہیں اور ان سب ضواحک، طواحن، اور نواجذ کو اضراس (جمع ضرس) کہتے ہیں، اردو میں ان کو ڈاڑھ کہتے ہیں، یاد کی آسانی کے لئے کسی نے ان سب ناموں کو نظم کر دیا ہے۔

دانتوں کی نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو

ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قرآ اضراس انہیں کو

ضواحک ہیں چار اور طواحن ہے بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے بازوں میں دو دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دانتوں کا نقشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخرج نمبر(۸) ضاد کا ہے، اور وہ حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ جب اضراس علیا یعنی اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگا دیں، داہنی طرف سے ہو، یا بائیں طرف سے، اور بائیں طرف سے آسان ہے، اور دونوں طرف سے ایک دفعہ نکالنا بھی صحیح ہے، مگر بہت مشکل ہے، اس کو حافیہ کہتے ہیں ضاد کی آدائیگی میں اکثر لوگ بہت غلطی کرتے ہیں، اس لئے کسی مشاق قاری سے اس کی مشق کرنا ضروری ہے، اس حرف کو دال پُر یا باریک یا دال کے مشابہ جیسا کہ آج کل اکثر لوگوں کو پڑھنے کی عادت ہے، ایسا ہرگز نہیں پڑھنا چاہیے، یہ بالکل غلط ہے، اسی طرح خالص ظاء (ظ) پڑھنا بھی غلط ہے ۔البتہ اگر ضاد کو اس کے صحیح مخرج سے صحیح طور پر نرمی کے ساتھ آواز کو جاری رکھ کر اور تمام صفات کا لحاظ کر کے اداء کیا جائے، تو اس کی آواز سننے میں ظاء (ظ) کی آواز کے ساتھ بہت زیادہ مشابہ ہوتی ہے، دال کے مشابہ بالکل نہیں ہوتی، علم تجوید و قرأت کی کتابوں میں اسی طرح لکھا ہے۔

((ضاد و ظاء استطالت کے بغیر تمام لازمہ صفات میں مشترک ہے، جیسا کہ صفات کی بحث میں آئے گا، اس لئے اس کی آواز میں مشابہت ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں، شیخنا شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد شریف صاحب نوراللہ مرقدہ کی ضاد پر مایہ ناز تصنیف سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد (علوی))۔

مخرج نمبر(۹) لام کا ہے، کہ زبان کا کنارہ مع کچھ حصہ حافہ جب ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے کسی قدر تالو کی طرف مائل ہو کر ٹکر کھائے خواہ دائیں طرف سے خواہ بائیں طرف سے، اور داہنی طرف سے آسان ہے، اور دونوں طرف سے بیک وقت نکالنا بھی صحیح ہے ۔

مخرج نمبر(۱۰) نون کا ہے، اور وہ بھی زبان کا کنارہ مگر لام کے مخرج سے کم ہو کر یعنی ضواحک کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس میں دخل نہیں ((صرف ثنایا، رباعی، انیاب کے مسوڑھوں کو دخل ہے))۔

مخرج نمبر(۱۱) راء کا ہے، جو نون کے مخرج کے قریب ہے، مگر اس میں پشت زبان کو بھی دخل ہے، ان تینوں حرفوں لام ، نون ، راء کو حروف طرفیہ یا ذلقیہ کہتے ہیں ((طرف، ذلق کنارے کو کہتے ہیں، اور یہ حروف زبان کے کنارے سے اداء ہوتے ہیں، نیز راء کے مخرج میں زبان کی نوک اور پشت دونوں لگتی ہے))۔

مخرج نمبر(۱۲) طاء ، دال ، تاء کا ہے، یعنی زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ، اوران تینوں حرفوں کو نِطعیّه کہتے ہیں ((مسوڑھوں کے بیچ کے گڑھے کو نِطع کہتے ہیں))۔

مخرج نمبر(۱۳) ظاء ، ذال، ثاء کا ہے، یعنی زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی سرا اوران تینوں حرفوں کو لثویہ کہتے ہیں، ((لثہ مسوڑھے کو کہتے ہیں، اور دانتوں کا اندر والا کنارہ ان کا مخرج ہے دانتوں کی نوک نہیں، جیسا کہ بعض لوگ زبان کی نوک کو باہر کی طرف بڑھا دیتے ہیں، یہ غلط ہے))۔

مخرج نمبر(۱۴) صاد ، زاء ، سین کا ہے، اور یہ زبان کا سرا اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کے اوران کو حروف صفیریہ کہتے ہیں، ((سیٹی کی یا چڑیا کی باریک تیز آواز کو صفیر کہا جاتا ہے، جو ان کی صفت ہے، اور مخرج کی وجہ سے یہ اسلیہ کہلاتے ہیں نیز ثنایا علیا کا اتصال ثنایا سفلی کے ساتھ ہوتا ہے، زبان کی نوک کے ساتھ نہیں))۔

مخرج نمبر(۱۵) فاء کا ہے، نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ ہے((یعنی ثنایا علیا کی نوکیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مخرج نمبر(۱۶) دونوں ہونٹ، ان سے باء ، میم ، واؤ غیر مدہ اداء ہوتے ہیں یعنی واؤلین اور واؤ متحرک، مدہ ولین مخرج نمبرایک میں بیان ہو چکے ہیں، ان تینوں کے احوال اداء میں اتنافرق ہے، کہ باء ہونٹوں کی تری سے اور میم ہونٹوں کی خشکی سے نکلتی ہے اس لئے باء کو بحری اور میم کو بری کہتے ہیں، اور واؤ دونوں ہونٹوں کے ناتمام ملنے سے نکلتا ہے، ان چار حرفوں فا، با، میم واؤ کو شفویہ کہتے ہیں، اور شفت کے معنٰی ہونٹوں کے ہیں ((واؤ کی ادائیگی میں ہونٹوں کے کنارے مل کر گول ہوجائیں گے اور بیچ کھلا رہے گا، غنچہ کی شکل بن جائے گی))۔

مخرج نمبر(۱۷) خیشوم یعنی ناک کا بانسہ ہے، اس سے غنہ نکلتا ہے، غنہ کا بیان آگے نویں دسویں لمعہ میں نون اور میم کے قاعدوں میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا، ((بانسہ سے مراد جڑ ہے، یعنی ہڈی والا حصہ اور غنہ سے مراد اخفاء والا نون اور ادغام ناقص والا نون ہے))۔

(تفصیل معلم التجوید اور فوائد مکیہ میں آئے گی)، علوی۔

حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

اور جاننا چاہیئے ، کہ ہر حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے، کہ حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لے آئیں، جس جگہ آواز ختم ہورہی ہو، وہی اس کا مخرج ہے، ((یعنی جو مخارج حروف کے بیان کیئے گئے ہیں، وہیں پر آواز رکنا چاہیئے ، اگر وہیں رُکے، تو مخرج درست ہے، ورنہ کوشش جاری رکھی جائے، اور کسی مشاق ماہر قاری سے اصلاح بھی لیتے رہیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبتدی طلباء کو مخارج مندرجہ ذیل ترتیب سے زبانی یاد کرائیں

(((۱) الف ، واؤ ، یاء ، مدہ کا مخرج، جوف دہن، لقب جوفیہ ، ہوائیہ ، مدہ ۔

(۲) ہمزہ ، ھاء کا مخرج، اقصیٰ حلق ۔

(۳) عین ، حاء کا مخرج وسط حلق ۔

(۴) غین ، خاء کا مخرج ادنیٰ حلق، لقب حلقیہ ۔

(۵) قاف کا مخرج اقصیٰ لسان، زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو ۔

(۶) کاف کا مخرج اسفل لسان، قاف کے مخرج سے ذرا نیچے منہ کی طرف، لقب لہاتیہ یا لہویہ

(۷) جیم ، شین ، یاء غیر مدہ کا مخرج وسط لسان و تالو ، لقب شجریہ ۔

(۸) ضاد کا مخرج، حافہ لسان اور داڑھوں کی جڑیں ، لقب حافیہ ۔

(۹) لام کا مخرج ادنیٰ حافہ مع طرف لسان ثنایا، رباعی، انیاب، ضواحک کے مسوڑھے ۔

(۱۰) نون کا مخرج، زبان کی نوک ثنایا، رباعی، انیاب کے مسوڑھے ۔

(۱۱) راء کا مخرج، نوک اور پشت زبان، ثنایا، رباعی کے مسوڑھے، لقب طرفیہ یا ذلقیہ۔

(۱۲) طاء، دال، تاء، کا مخرج، زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑیں اندر کے، لقب نطعیّہ

(۱۳) ظاء ، ذال ، ثاء کا مخرج، زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے اندر کے کنارے، لقب لثویہ۔

(۱۴) صاد ، سین ، زاء کا مخرج، زبان کی نوک ثنایا علیا و سفلی کے اندر کے کنارے، لقب اسلیہ ، صفیرہ

(۱۵) فاء کا مخرج، نیچے کے ہونٹ کا اندر ثنایا علیا کی نوکیں ۔

(۱۶) باء ، میم ، واؤ غیر مدہ کا مخرج، دونوں ہونٹ، باء تری والے، میم خشکی والے حصہ سے اور واؤ دونوں کے گول ہونے سے، لقب شفویہ ۔

(۱۷) غنہ ، نون اخفاء و ادغام ناقص والا کا مخرج، خیشوم))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچواں لمعہ (صفات حروف)

((صفت کے لغوی معنٰی: مَا قَامَ بِالشَّیْءِ مِنَ الْمَعَانِیْ کَالْعِلْمِ وَالسَّوَادِ، یعنی معنوی لحاظ سے کسی چیز کا دوسری چیز کے سہارے قائم ہونا، جیسے علم اور سیاہی، صفت کی جمع صفات ہے))۔

صفات کی اصطلاحی تعریف: جن کیفیتوں سے حروف اداء ہوتے ہیں، ان کیفیتوں کو صفات کہتے ہیں، یعنی حرف کے مخرج سے نکلتے وقت اسے جو حالتیں اور کیفیتیں پیش آتی ہیں مثلاً آواز کا بلند ہونا، پست ہونا، سانس کا جاری ہونا، بند ہونا، پُر ہونا، باریک ہونا وغیرہ صفات کہلاتا ہے، اور یہ صفات دو طرح کی ہیں۔

(۱) صفات لازمہ (۲) صفات عارضہ

(۱) صفات لازمہ: وہ صفات جو اگر اداء نہ ہو، تو وہ حرف ((جس میں وہ پائی جاتی ہے حرف ہی نہ رہے، یا دوسرے حرف سے بدل جائے، یا ناقص اداء ہو، یا عجمی حرف بن جائے، جیسے طَالُوتَ کی جگہ تَالُوتَ، مَسْجِدٌ کی جگہ مَسْجِدٌ)) ایسی صفات کو لازمہ ((ضروری)) ذاتیہ ((حروف کی ذات میں پائی جانے والی)) ممیّزہ ((ایک مخرج کے حرفوں میں جُدائی کرنے والی)) مقوّمہ ((ہر حال میں قائم رہنے والی)) کہتے ہیں۔

(۲) صفات عارضہ: دوسری صفات وہ ہیں، کہ اگر وہ اداء نہ ہو، تو حرف تو وہی رہے ((یعنی اس میں کوئی نقص و کمی نہ ہو)) مگر اس کا حسن و زینت نہ رہے، ایسی صفات کو عارضہ ((کبھی ہو کبھی نہ ہو)) محسنہ ((حسن والی)) مزیّنہ ((زینت والی)) محلّیہ ((زیور والی)) کہتے ہیں ((مثال مَنْ یَّقُوْلُ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غنہ، صِرَاط کے راء کی تفخیم)) ۔

صفات لازمہ سترہ ۱۷ ہیں (۱) ہمس (۲) جہر (۳) شدت ، توسط (۴) رخوت (۵) استعلاء (۶) استفال (۷) اطباق (۸) انفتاح (۹) ازلاق (۱۰) اصمات (۱۱) صفیر (۱۲) قلقلہ (۱۳) لین (۱۴) انحراف (۱۵) تکریر (۱۶) تفشی (۱۷) استطالت ۔

((اور دو صفات مزید بھی مشہور ہیں، مد اور غنہ)) اب ذیل میں ترتیب وار ان صفات کی تعریف اور حروف اور ان حروف پر ان کے اثرات کا بیان ہوگا))۔

یاد رکھو کہ پہلی دس صفات کو متضادہ کہتے ہیں، یعنی دو دو صفات کا جوڑا آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں، جس حرف میں ایک ہوگی، اس میں اس کی ضد نہیں پائی جائے گی۔

صفات لازمہ متضادہ کا پہلا جوڑا

اور ایسے حروف دس ۱۰ ہیں، جن کا مجموعہ فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ ہے۔

(۲) صفت جہر: (یعنی بلندی وقوت) اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروف مجہورہ کہتے ہیں، مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ حروف مجہورہ کے اداء کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی بلندی، وقوت کے ساتھ ٹھہرے، کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جائے، اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو اور مہموسہ کے سوا باقی انیس ۱۹ حروف مجہورہ ہیں، جن کا مجموعہ اَجِدْ قَطِبْ عُمَرَ نَلْ غَازِيَ ذُوْ ضَظْ، اور جہر و ہمس دونوں صفتیں ایک دوسری کی ضد اور مقابل ہیں، پستی اور بلندی کا ضد ہونا واضح ہے ((غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جہر کے حروف ہمس میں نہیں اور ہمس کے جہر میں نہیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفات لازمہ متضادہ کا دوسرا جوڑا

شدت ، توسط ، رخوت

(۳) صفت شدت: اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو شدیدہ (شدت والے) کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ ان حرفوں کے اداء کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی سختی اور قوت کے ساتھ ٹھہرے، کہ آواز بند ہوجائے، اور آواز میں ایک قسم کی سختی ہو، اور حروف شدیدہ آٹھ ۸ ہیں، جن کا مجموعہ اَجِدُكَ قَطَبْتَ ہے۔

(۴) رخوت : رخوت یا رخاوت کے معنٰی نرمی کے ہیں، اس کے حروف کو رخوہ، رخاوت والے کہتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ حروف رخوہ کے اداء کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسے ضعف ونرمی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہ سکے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو، ان دونوں صفات کے درمیان ایک صفت توسط ہے، ہمس و جہر کی طرح یہ دونوں صفتیں شدت ورخوت بھی ایک دوسرے کی مقابل وضد ہیں۔

صفت توسط : (یعنی درمیان) اس کے پانچ حروف کا مجموعہ لِنْ عُمَر ہے، ان کو حروف متوسطہ اور بینیہ کہتے ہیں، مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ حروفِ متوسطہ میں آواز نہ تو پوری طرح بند ہو جیسے شدیدہ میں ہوتی ہے، اور نہ پوری طرح جاری ہو، جیسے حروفِ رخوہ میں ہوتی ہے، بلکہ دونوں کے درمیان رہے، اس لئے اسے الگ صفت شمار نہیں کیا جاتا اس لئے کہ اس میں کچھ اثر شدت کا ہے اور کچھ رخوت کا، پس یہ ان دونوں سے الگ نہ ہوئی، حروف شدیدہ اور متوسطہ کے سوا باقی سولہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حروف رخوہ ہیں، جن کا مجموعہ فَحَثَّه شَخْصٌ سَغَازِئ ذُوْ ضَظٍّ ہے۔

ایک شبہ کا جواب: اس مقام پر ایک شبہ ہے، وہ یہ کہ حرف تاء اور کاف کو مہموسہ میں بھی شمار کیا ہے حالانکہ ان میں آواز بند ہو جاتی ہے، اسی واسطے ان کو شدیدہ میں بھی شمار کیا ہے۔

جواب شبہ : اس کا جواب یہ ہے، کہ ان حرفوں میں ہمس ضعیف ہے اور شدت قوی ہے، سو شدت کے قوی ہونے سے تو آواز بند ہو جاتی ہے، لیکن ہمس کے کسی قدر ہونے کی وجہ سے بعد بند ہونے کے کچھ تھوڑا سا سانس بھی جاری ہوتا ہے، مگر سانس کے جاری ہونے میں یہ احتیاط رکھنی چاہیئے، کہ آواز جاری نہ ہو، اگر آواز جاری ہو جائے گی، تو تاء اور کاف شدیدہ نہیں رہیں گے، بلکہ رخوہ ہو جائیں گے ((نیز سانس کے جاری ہونے کا احساس خود قاری کو تو ہوتا ہے مگر دوسرا انہیں سنتا، جو چیز سنی جائے وہ آواز ہوتی ہے سانس نہیں، اور آواز ان میں بند ہوتا ہے))۔

مزید یہ کہ ان میں ھاء کی یا سین کی یا (تھ) کی آواز پیدا نہ کی جائے، جو بہت غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نفسِ صوت کے جریان وانحباس کے اعتبار سے حروف کی پانچ قسمیں

((پہلے جوڑے کی صفات ہمس وجہر کا تعلق نفس یعنی سانس کے جاری رہنے اور بند ہونے سے ہے، جبکہ شدت ورخاوت کا تعلق آواز کے حبس وجریان سے ہے، ان دونوں کے حروف کی اداء پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ پانچ قسم پر ہیں۔

(۱) وہ حروف جن میں سانس وآواز دونوں جاری ہیں۔ مہموسہ، رخوہ فَحثّه شَخْصٌ سَ۔

(۲) وہ حروف جن میں سانس جاری اور آواز بند ہے۔ مہموسہ، شدیدہ کاف، تاء۔

(۳) وہ حروف جس میں سانس وآواز دونوں بند ہیں۔ مجہورہ، شدیدہ اَجِدْ قَطٍ بَ۔

(۴) وہ حروف جن میں سانس بند اور آواز نہ بند نہ جاری ہے۔ مجہورہ، متوسطہ لِنْ عُمَرَ۔

(۵) وہ حروف جن میں سانس بند اور آواز جاری ہے۔ مجہورہ، رخوہ غَازٍیْ ذُوْ ضَظٌ))۔

صفات لازمہ متضادہ کا تیسرا جوڑا صفت استعلاء واستفال

(۵) صفت استعلاء: (یعنی بلندی چاہنا) اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروف مستعلیہ (استعلاء والے حروف) کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ حروف مستعلیہ کے اداء کرتے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اُٹھ جاتی ہے، جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے ہوجاتے ہیں، اور یہ سات حروف ہیں، جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔

(۶) صفت استفال: (پستی چاہنا) جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے، انکو حروف مستفلہ (استفال والے حروف) کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ ان حروف کے اداء کرتے وقت (زبان کی جڑ نیچے رہتی ہے) اوپر تالو کی طرف نہیں اُٹھتی، جس کی وجہ سے یہ حروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باریک رہتے ہیں، اور مستعلیہ کے سوا باقی سب حروف مستفلہ ہیں، اور یہ دونوں صفتیں استعلاء اور استفال بھی ایک دوسری کی ضد و مقابل ہیں۔

صفات لازمہ متضادہ کا چوتھا جوڑا صفت اطباق وانفتاح

(۷) صفت اطباق: (یعنی لپٹ جانا) اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروف مطبقہ (یعنی اطباق والے حروف) کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ حروف مطبقہ کے اداء کرتے وقت زبان کا بیچ اوپر کے تالو کے ساتھ ملصق ہو جاتا ہے، یعنی لپٹ جاتا ہے اور ایسے حروف چار ہیں صَطْ ضَظْ۔

(۸) صفت انفتاح: (جدا رہنا) اور جن حرفوں میں یہ صفت ہے، ان کو حروف منفتحہ کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ ان حروف کے اداء کرتے وقت زبان کا بیچ اوپر تالو سے جدا رہتا ہے، خواہ زبان کی جڑ تالو سے لگ جائے، جیسے قاف میں لگ جاتی ہے خواہ نہ لگے (جہد المقل مع الشرح)۔
اور مطبقہ کے سوا باقی تمام حروف منفتحہ ہیں، اور یہ دونوں صفتیں اطباق وانفتاح بھی ایک دوسرے کے مقابل اور ضد ہیں۔

ان چار صفات کے اعتبار سے حروف کی اقسام

(۱) مستعلیہ، مطبقہ: صَطْ، ضَظْ ان میں زبان کی جڑ بھی تالو کی طرف بلند ہوتی ہے، اور بیچ بھی تالو سے لپٹ جاتا ہے، ان میں دو درجہ کی تفخیم ہے۔

(۲) مستعلیہ، منفتحہ: زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے، اور بیچ جدا رہتا ہے، اور یہ خاء، غین قاف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) مستفلہ منفتحہ: باقی تمام حروف، کہ ان میں زبان کی جڑ بھی نہیں اُٹھتی، اور بیچ بھی جدا رہتا ہے۔

(۴) شبہ مستعلیہ: الف ، لام ، راء ، بعض حالتوں میں صفت استعلاء ان میں عارض ہوجاتی ہے، اور یہ مستعلیہ کی طرح پُر پڑھے جاتے ہیں))۔

صفات لازمہ متضادہ کا پانچواں جوڑا صفت اذلاق و اصمات

(۹) صفت اذلاق: (یعنی پھسلنا) اس کے حروف کو مذلقہ کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ یہ حروف زبان اور ہونٹوں کے کنارہ سے بہت سہولت کے ساتھ جلدی سے اداء ہوتے ہیں، اور ایسے حروف چھ ہیں، جن کا مجموعہ فَـرَّمِنْ لُـبٍّ ہے، یعنی ان میں جو حروف شفویہ ہیں، وہ ہونٹ کے کنارہ سے اداء ہوتے ہیں، اور شفویہ کا مطلب مخرج نمبر ۱۲ میں گذرا ہے، اور جو شفویہ نہیں وہ زبان کے کنارہ سے اداء ہوتے ہیں (درۃ الفرید للشیخ الدھلوی)

(۱۰) صفت اصمات: (یعنی مضبوطی و جماؤ) اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو مصمتہ کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ اس کے حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ اداء ہوتے ہیں آسانی اور جلدی سے اداء نہیں ہوتے، اور مذلقہ کے سوا باقی حروف مصمتہ ہیں، اور یہ دونوں صفتیں اذلاق و اصمات بھی آپس میں ایک دوسرے کے مقابل ہیں اور ان دس صفات کو صفات متضادہ کہتے ہیں، کیونکہ ایک دوسرے کی ضد یعنی مقابل ہیں جیسا کہ اوپر بتلاتا گیا ہوں۔

آگے جو صفات آتی ہیں، وہ غیر متضادہ کہلاتی ہیں، اور جاننا چاہیے کہ صفات متضادہ سے کوئی حرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچا ہوا نہیں رہتا بلکہ جتنے حروف ہیں ہر حرف میں مقابل والی صفتوں میں سے کوئی نہ کوئی صفت صادق آوے گی، اور صفات غیر متضادہ بعض حروف میں ہوں گی اور بعض میں نہیں، اور صفات غیر متضادہ یہ ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

(۱۱) **صفت صفیر:** جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو صفیریہ کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ اس حروف کے اداء کرتے وقت ایک تیز آواز مثل سیٹی کے نکلتی ہے، اور ایسے حروف تین ہیں۔صاد ، زاء ، سین۔

(۱۲) **صفت قلقلہ:** اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ حروف قلقلہ کی ادائیگی کے وقت حالت سکون میں مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے، ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍ ہے۔

(۱۳) **صفت لین:** اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف لین کہتے ہیں، اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ ان کو مخرج سے اتنی نرمی کے ساتھ اداء کیا جاتا ہے، کہ اگر ان پر کوئی مد کرنا چاہے تو کر سکے، اور ایسے حروف دو ہیں، واؤ ساکن اور یاء ساکن جبکہ ان کے پہلے حرف پر فتحہ یعنی زبر ہو جیسے خَوْفٍ صَيْفٍ۔

(۱۴) **صفت انحراف:** اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو منحرفہ کہتے ہیں اور وہ دو حروف ہیں، لام ، راء اور مطلب اس صفت کا یہ ہے، کہ ان حروف کے اداء کرتے وقت لام میں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زبان کے کنارہ کی طرف، اور راء میں کچھ زبان کی پشت کی طرف اور کچھ لام کے مخرج کی طرف میلان پایا جائے ۔ (درۃ الفرید)

(۱۵) صفت تکریر یا تکرار: یہ صرف راء میں پائی جاتی ہے، مطلب اس کا یہ ہے، کہ چونکہ راء کے اداء کرتے وقت زبان میں ایک رعشہ یعنی لرزہ ہوتا ہے، اس وقت آواز میں تکرار کی مشابہت ہو جاتی ہے، اور یہ مطلب نہیں کہ اس میں تکرار ظاہر کیا جائے بلکہ حقیقی تکرار سے بچنا چاہیے اگر چہ اس میں تشدید بھی ہو، کیونکہ وہ پھر بھی ایک ہی حرف ہے کئی حرف تو نہیں ۔ (درۃ الفرید ملخصا)

((نتیجہ یہ کہ تکرار حقیقی کہ راء کے مخرج میں زبان بار بار لگے یہ تو ناجائز اور غلط ہے، البتہ ایسا لرزہ کہ زبان مخرج میں ایک ہی بار لگے اور تکرار کی مشابہت محسوس ہو، یہ درست ہے، یعنی راء کی صفت مشابہت تکرار ہے حقیقی تکرار نہیں اور تشدید میں اس کا امکان زیادہ ہے اس لئے احتیاط برتی جائے))۔

(۱۶) صفت تفشی: اور یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ شین کی اداء میں آواز منہ میں پھیل جاتی ہے (درۃ الفرید) اور اس صفت کی وجہ سے شین کو متفشی یا حرف تفشی کہتے ہیں

(۱۷) صفت استطالت:: اور یہ صفت صرف ضاد کی ہے، مطلب اس کا یہ ہے کہ اس کی اداء میں شروع مخرج سے آخر تک یعنی حافہ زبان کے شروع سے حافہ زبان کے آخر تک آواز میں امتداد (درازی) ہوتی ہے، یعنی اس کا مخرج جتنا طویل ہے، پورے مخرج میں آواز جاری رہنے سے آواز بھی طویل ہو جاتی ہے (جہد المقل) ((یعنی ظاء کی آواز کی طرح قصیر اور مختصر نہیں ہوتی، ضاد اور ظاء میں صفات لازمہ میں سے صرف اسی ایک صفت استطالت کا فرق ہے باقی تمام صفات میں دونوں شریک ہیں، اس لئے ان دونوں میں فرق کرنے کے لئے دونوں کے مخارج اور ضاد میں صفت استطالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا بہت خیال رکھا جائے، تاکہ ضاد کی جگہ ظاء ادا نہ ہو جائے))۔

((صفت غنہ : یہ صفت نون اور میم میں ہر حالت میں پائی جاتی ہے، کہ ان کی ادائیگی کے وقت ناک میں آواز جاتی ہے، اور اس غنہ کو غنۂ اصلی اور غنہ آنی کہتے ہیں، جو بغیر ارادہ کے خود بخود ادا ہوتا ہے۔

صفت مد: (کھینچنا) حروف مدہ میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ ان کو ایک الف دو حرکتوں کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے، اسے مد اصلی، ذاتی اور طبعی کہتے ہیں ان دو صفات کو شہرت اور عام ہونے کی وجہ سے اکثر کتب تجوید میں بیان نہیں کیا جاتا))۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

فائدہ (ا) اگر کسی کو شبہ ہو کہ یہ سات صفات جو اخیر کے ہیں، جن حروف میں یہ صفات نہ ہو تو ان میں ان کی ضد ضرور ہو گی مثلاً ضاد میں استطالت ہے، تو باقی سب حروف میں عدم استطالت ہو گی تو یہ دونوں ضد مل کر بھی سب کو شامل ہو گئیں ((یعنی یہ بھی تو جوڑا ہو کر تمام حروف میں پائی گئیں)) تو پھر صفات متضادہ اور غیر متضادہ میں کیا فرق رہا ؟

جواب شبہ: جواب اس کا یہ ہے، کہ یہ تو صحیح ہے مگر صفات متضادہ میں ہر صفت کی ضد کا کچھ نہ کچھ نام بھی تھا، اور ان دونوں ناموں میں سے ہر حرف پر کوئی نہ کوئی صادق آتا تھا ((جیسے مہموسہ، مجہورہ شدیدہ، رخوہ، وغیرہ)) اور چونکہ یہاں ضد کا نام نہیں، اس لئے اس ضد کے صادق آنے کا اعتبار نہیں کیا گیا، دونوں صفات ((متضادہ اور غیر متضادہ میں یہ فرق ہوا))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ (۲): محض مخارج وصفات حروف کے دیکھ کر اپنی اداء کے صحیح ہونے کا یقین نہ کر بیٹھے اس میں ماہر مشاق استاذ کی ضرورت ہے، البتہ جب تک استاذ میسر نہ ہو، بالکل کورا ہونے سے کتابوں ہی سے کام چلانا غنیمت ہے، تاکہ اگر عمل نہیں تو علم سے محروم نہ ہو۔

فائدہ (۳): اس لمعہ کے شروع میں صفت لازمہ ذاتیہ کی تعریف میں لکھا گیا ہے، کہ اگر وہ صفت اداء نہ ہو، تو وہ حرف حرف ہی نہ رہے ((یعنی جو حروف اداء کرنا چاہتا ہے، وہ اداء نہ ہو)) تو یہ حرف نہ رہنا ((اور اداء نہ ہونا کئی طرح سے ہوتا ہے)) ایک یہ کہ دوسرا حرف ہو جائے ((جیسے عَصٰی میں استعلاء واطباق اداء نہ کرنے سے عَسٰی ہو جاتا ہے)) دوسرے یہ کہ رہے تو وہی حرف جو کرنا چاہتا ہے، مگر اس میں کچھ کمی اور نقصان آجاوے ((جیسے قاف غین، خاء میں اگر استعلاء اداء نہ کی جائے تو یہ نہایت ناقص اداء ہوں گے)) تیسرے یہ کہ کوئی عربی حرف نہ رہے، بلکہ حرف مخترع ((بناوٹی عجمی حرف ہو جائے، جیسے ب کی جگہ فارسی کا پ ج کی جگہ چ رَبَّكَ کی جگہ رَپَّكَ، مَسْجِد کی جگہ مَسْچِد وغیرہ)) اور یہی حال ہے، صحیح مخارج سے اداء نہ کرنے کا، کہ کبھی تو دوسرا حرف ہو جاتا ہے، ((جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ)) اور کبھی اس میں کچھ کمی ہو جاتی ہے کبھی بالکل حرف مخترع یعنی ((غیر عربی)) بن جاتا ہے ((جیسے حَجّ کی جگہ حَجّ وغیرہ)) چونکہ ایسے غلطی سے بعض دفعہ نماز جاتی رہتی ہے جیسے لحن جلی کہتے ہیں اس لیے اگر ایسی غلطی ہو جائے، تو خاص اس موقعہ سے اطلاع دیکر کسی عالم ((فقیہ و مفتی سے پوچھ لینا ضروری ہے وہ کہے کہ معنی میں ایسی تبدیلی ہوئی ہے، کہ نماز فاسد ہوگئی، تو پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیے اسی طرح زیر، زبر، گھٹاؤ بڑھاؤ کی غلطیوں کا بھی یہی حکم ہے)) جس کی مثالیں دوسرے لمعہ میں لحن جلی کے تحت مذکور ہے ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگراس طرح کی غلطی کہیں ہوجائے تواس کوبھی کسی عالم سے پوچھ لیا کریں۔

فائدہ (۴) : حروف کی مخارج اور صفات لازمہ میں کوتاہی ہونے سے جو غلطیاں ہوتی ہیں ،یعنی لحن جلی تو فن تجوید کا اصلی مقصود انہی غلطیوں سے بچنا ہے ،اسی واسطے مخارج وصفات کا بیان سب قاعدوں سے مقدم کیا گیا ہے،اب آگے جو صفات محسنہ عارضہ کے متعلق قاعدے آئیں گے،وہ اس مقصود مذکور سے دوسرے درجہ پر ہیں ((کہ ان غلطیوں سے نہ تو معنٰی میں تبدیلی آتی ہے اور نہ ہی لفظ متاثر ہوتا ہے اور نہ ہی نماز ٹوٹتی ہے)) لیکن عام طور پر ان دوسرے درجے کے قاعدوں کی رعایت اس اصلی مقصود سے زیادہ کی جاتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان قاعدوں سے نغمہ وترنم ولہجہ خوشنما ہوتا ہے،اور لوگ نغمہ ترنم ولہجہ اور خوش آوازی ہی کا زیادہ خیال کرتے ہیں اور مخارج وصفات لازمہ کو نغمہ، لہجہ وترنم میں کوئی دخل نہیں اس لئے اس کی طرف توجہ کم کرتے ہیں۔

((نوٹ: لہجہ وترنم اور خوش آوازی سے پڑھنا اگر چہ جائز اور مستحسن ہے مگر قواعد تجوید کے تحت ہونا ضروری ہے،اس لئے طلباء سب سے پہلے مخارج اور صفات لازمہ کی آدائیگی کی مشق کریں اوراس کے بعد لہجہ سیکھیں، بہت سے طلباء اچھے لہجہ سے پڑھتے ہیں اور غنہ اور مدفرعی کو خوب اداء کرتے ہیں مگر تمام عمر مخارج اور صفات لازمہ میں کوتاہی برتتے ہیں،اساتذہ کرام کی توجہ کی ضرورت ہے))۔

فائدہ (۵): جس طرح یہ بے پروائی کی بات ہے، کہ تجوید میں کوشش نہ کرے،اس طرح یہ بھی زیادتی ہے، کہ تھوڑے سے قواعد یاد کر کے اپنے کو کامل سمجھنے لگے،اور دوسروں کو حقیر اور ان کی نماز کو فاسد جاننے لگے، یا کسی کے پیچھے نماز ہی نہ پڑھے،محقق علماء نے عام مسلمانوں کے گناہ گار ہونے کا اور ان کی نمازوں کے درست نہ ہونے کا حکم نہیں کیا،اس میں اعتدال کا درجہ قائم کرنا ان علماء کا کام ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرأت کوضروری قرار دینے کے ساتھ فقہ وحدیث پر نظر رکھتے ہیں، اس مسئلہ کی تحقیق دوسرے لمعہ میں دیکھ لو، ((کہ وہاں پر بھاری اور ہلکی غلطیوں کی مکمل تفصیل موجود ہے، خلاصہ یہ کہ تجوید کے قواعد کو بھی لازمی سیکھنا چاہئے، کوتاہی نہ برتنی چاہیے، اور مکمل علم حاصل کیے بغیر چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر فساد نماز کے فتوے دینا اور جماعت کا تارک ہو جانا قاریوں میں عُجب پسندی اور تکبر کی علامت ہے، ہاں اگر کوئی امام ایسا غلط پڑھتا ہو کہ واضح لحن جلی کا ارتکاب کرتا ہو، تو اس کی غلطیوں سے کسی بڑے عالم کو مطلع کر کے حکم معلوم کرنا چاہیے)) اور عامۃ المسلمین کی نمازوں کے بارے میں نہ ہونے کے فتوے جاری نہیں کرنے چاہئیں ۔

چھٹا لمعہ (صفات مُحَسِّنَہ مُحَلِّیَہ عَارِضَہ کے بیان میں)

جاننا چاہیے ، کہ یہ صفات عارضہ سب حرفوں میں نہیں ہوتیں ، صرف آٹھ حرف ہیں جن میں مختلف حالتوں میں مختلف صفات کی رعایت ہوتی ہے ((یعنی ان کی بعض حالتوں میں پائی جاتی ہیں اور بعض حالتوں میں نہیں پائی جاتیں)) وہ حروف یہ ہیں لام ، راء ، میم ساکن ومشدد، نون ساکن ومشدد ، اور نون ساکن میں تنوین بھی داخل ہے، کیونکہ وہ اگر چہ لکھنے میں نون نہیں ہے، مگر پڑھنے میں نون ہے، جیسے (باء) پر اگر دو زبر پڑھو تو ایسا ہوگا، جیسے بَنْ پڑھو ، الف جس سے پہلے ہمیشہ زبر ہی ہوتا ہے، واؤ ساکن جس سے پہلے پیش یا زبر ہو، یاء ساکن جس سے پہلے زیر یا زبر ہو دیکھو لمعہ نمبر ۲ مخرج نمبر ا ہمزہ اور ہمزہ کی حقیقت مخرج نمبر ا میں بیان کی گئی ہے پھر دیکھ لو، اور ان حرفوں میں جو ایسی صفات ہوتی ہیں، ان میں بعض صفات تو خود استاذ کے پڑھانے ہی سے اداء ہو جاتی ہیں، ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثلاً الف ، واؤ ، یاء اور ہمزہ کا کہیں حذف ہونا، کہیں ثابت رہنا، صرف ان صفات کو بیان کیا جاتا ہے، جو پڑھانے سے سمجھ میں نہیں آتیں، خود ارادہ کرنا پڑتا ہے، جیسے پُر پڑھنا اور باریک پڑھنا، اور غنہ کرنا یا نہ کرنا، ان آٹھ حرفوں کا مجموعہ اُوْيَــرُمَلَانُ ہے، ان میں واؤ ، یاء نون میم جب متحرک ہوں تو ان میں صفات عارضہ نہیں پائی جاتیں، اسی طرح الف ، لام ، راء کی بعض حالتوں میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں نہیں، اب ان آٹھوں حرفوں کے قاعدے (صفات عارضہ) الگ الگ مذکور ہوتے ہیں ۔

چند مشہور صفات عارضہ کے نام جو اس کتاب میں بیان ہوں گی

((۱) تفخیم (۲) ترقیق (۳) غنہ (۴) اخفاء (۵) ادغام (۶) اقلاب (۷) مد (۸) تسہیل (۹) ابدال (۱۰) حذف ۔ اظہار تحقیق اور قصر اگرچہ یہ تینوں صفات لازمہ ہیں، مگر اپنے متعلقہ قاعدوں کی مناسبت کی وجہ سے ان کو بھی بیان کیا جائے گا)) ۔

ساتواں لمعہ لام کے قاعدوں میں

((یعنی صفات عارضہ میں سے لام میں تفخیم پُر پڑھنا، اور ترقیق باریک پڑھنا یہ دو صفات پائی جاتی ہیں تفصیل یہ ہے))۔

قاعدہ نمبر (۱) لام کی تفخیم : لفظ اللہ کا جو لام ہے، اس سے پہلے اگر زبر والا یا پیش والا حرف ہو تو اس لام کو پُر کر کے پڑھیں گے ((یعنی منہ بھر کے کہ زبان کو اندر سے اوپر کے تالو کی طرف بلند کر کے پڑھا جائے گا)) جیسے اَرَادَاللّٰهُ ، رَفَعَهُ اللّٰهُ ، اور اس پُر کرنے کو تفخیم کہتے ہیں ۔

قاعدہ نمبر (۲) لام کی ترقیق : اور اگر لفظ اللہ سے پہلے زیر ہو تو اسے باریک پڑھیں گے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے بِسْمِ اللّٰہِ اوراس باریک پڑھنے کوترقیق کہتے ہیں ، اور لفظ اللہ کے لام کے سوا جتنے لام ہیں سب باریک پڑھے جائیں گے، جیسے مَاوَلّٰهُمْ اور كُلَّه ۔

تنبیہ: اَللّٰهُمَّ میں بھی یہی قاعدہ ہے، جولفظ اللہ میں ہے کیونکہ اس کے اول میں بھی یہی لفظ اللہ ہے (جیسے مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ اور قَالُوااللّٰهُمَّ میں پُر اور قُلِ اللّٰهُمَّ میں باریک ہے۔

((نوٹ بعض طلباء مَاوَلّٰهُمْ کوپُر پڑھ دیتے ہیں،جبکہ یہ وَلّٰى يُوَلّٰى فعل ہے لفظ اللہ کالام نہیں رسم میں بھی غور کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے))۔

فائدہ: الف کی تفخیم اورترقیق: ((الف چونکہ اپنی اداءاور پڑھنے میں ماقبل کے تابع ہوتا ہے اس لئے تفخیم اورترقیق میں بھی ماقبل ہی کے تابع ہوگا، یعنی الف سے پہلے پُرحرف ہوگا تو الف پُر پڑھا جائے گا، جیسے قَالَ ، طَالَ ضَالَ وغیرہ ،اوراگرالف سے قبل باریک حرف ہوگا تو الف بھی باریک پڑھاجائیگا، جیسے جَاءَ شَاءَ نیزیادرہے کہ جتناالف سے پہلے والاحرف پُر ہوگا، اتنا ہی الف بھی پُر ہوگا نیز مدوالے حرف مفخم کے بعدالف کوآخر تک پُر پڑھنا چاہیے بعض لوگ شروع میں توپُر کرکے مد کے آخر میں باریک پڑھ دیتے ہیں جوغلط ہے جیسے وَلَاالضَّآلِّيْنَ))۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں لمعہ (راء کے قاعدوں میں (یعنی راء کی صفات عارضہ تفخیم و ترقیق کے قاعدے)

قاعدہ نمبر (۱) راء متحرک کی تفخیم و ترقیق

(۱) اگر راء پر زبر یا پیش ہو تو اس کو تفخیم سے یعنی پُر پڑھیں گے جیسے رَبِّكَ ، رُبَمَا۔

(۲) اگر راء پر زیر ہو، تو اسے ترقیق سے یعنی باریک پڑھیں گے جیسے رِجَالٌ۔

تنبیہ: راء مشدد بھی ایک راء ہے پس خود اس کی حرکت کا اعتبار کر کے اس کو پُر یا باریک پڑھیں گے جیسے سِرًّا کی راء کو پُر اور دُرِّيٌّ کی راء کو باریک پڑھیں گے، اور اس کو اگلے قاعدہ نمبر ۲ (راء ساکنہ) میں داخل نہ کہیں گے، جیسے بعض ناواقف اس کو دو راء سمجھتے ہیں پہلی ساکن اور دوسری متحرک یہ غلطی ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) راء ساکنہ کی تفخیم و ترقیق

(۳) اگر راء ساکن ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو کہ اس پر کیا حرکت ہے اگر زبر یا پیش ہو تو اس راء کو پُر پڑھیں گے جیسے بَرْقٌ ، يُرْزَقُوْنَ۔

(۴) اور اگر زیر ہے، تو اس راء کو باریک پڑھیں گے جیسے (اَنْذِرْهُمْ) لیکن ایسی راء کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

راء ساکنہ ماقبل مکسور کے باریک ہونے کی تین شرائط

پہلی شرط: ایک شرط یہ ہے کہ یہ کسرہ اصلی ہو عارضی نہ ہو کیونکہ عارضی ہوگا تو پھر راء باریک نہ ہوگی (بلکہ پُر ہوگی) جیسے اِرْجِعُوْا دیکھو راء ساکن بھی ہے اور اس سے پہلے حرف یعنی ہمزہ (وصلی) پر زیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے مگر چونکہ یہ زیر عارضی ہے ((ہمزہ وصلی خود بھی عارضی ہوتا ہے اور اس کی حرکت بھی عارضی ہوتی ہے)) اس لئے اس راء کو پُر پڑھیں گے ۔

((نوٹ: کسرہ عارضی ہمزہ وصلی اور اجتماع ساکنین کا ہوتا ہے)) لیکن بدون عربی پڑھے ہوئے اس کی پہچان نہیں ہو سکتی کہ زیر اصلی کہاں ہے اور عارضی کہاں ہے، جہاں جہاں شبہ ہو کسی عربی دان ((جو عربی گرائمر سے واقف ہو)) سے پوچھ کر اس قاعدے پر عمل کرے ۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ یہ کسرہ اور راء دونوں ایک کلمہ میں ہوا گر دو کلموں میں ہونگے تو بھی راء باریک نہ ہوگی (بلکہ پُر ہوگی) جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ ، اَمِ ارْتَابُوْا ۔ (درۃ الفرید)

اور اس شرط کا پہچاننا بہ نسبت پہلی شرط کے آسان ہے، کیونکہ کلموں کا ایک یا دو ہونا اکثر ہر شخص کو معلوم ہو جاتا ہے ((غور کریں تو معلوم ہوگا کہ رَبِّ جدا کلمہ ہے اور اِرْجِعُوْا جدا، اور اَمْ جدا ہے اور اِرْتَـــابُـوْا جدا، البتہ دوسری مثال میں کسرہ دوسرے کلمہ میں بھی ہے اور عارضی بھی ہے، کہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے اَمْ کے میم کو کسرہ عارضی دیا گیا ہے))۔

تیسری شرط : یہ ہے، کہ اس راء ساکنہ کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو اگر ایسا ہوگا ((یعنی مستعلیہ حروف راء ساکنہ کے بعد اسی کلمہ میں ہوگا تو پھر اس راء کو باریک نہیں بلکہ پُر پڑھیں گے)) اور ایسے حروف (مستعلیہ) سات ہیں جن کا بیان پانچویں لمعہ نمبر ۵ میں آچکا ہے۔

(راء ساکنہ کے بعد حروف مستعلیہ کی مثالیں) جیسے قِـــرْطَـــاسٍ ، اِرْصَـــادًا ، فِـــرْقَةٍ لَبِـالْمِرْصَاد ان سب کی راء ساکنہ کو پُر پڑھیں گے، اور اس قاعدے کے سارے قرآن مجید میں یہی چار لفظ پائے جاتے ہیں، اور ویسے بھی ان کا پہچاننا آسان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ (۱) تیسری شرط کے موافق لفظ کُلُّ فِرْقٍ کی راء میں بھی تفخیم ہوگی ((کہ راء ساکنہ کے بعد مستعلیہ حرف اسی کلمہ میں ہے)) لیکن چونکہ قاف پر بھی زیر ہے اس لئے بعض قاریوں کے نزدیک اس میں ترقیق ہے، اور دونوں امر (تفخیم اور ترقیق) جائز ہیں، ((اور اسے خُلف فی الحالین کہتے ہیں، کہ قاف پر وقف کریں یا وصل تفخیم و ترقیق دونوں حالتوں میں جائز ہے))۔

تنبیہ (۲) تیسری شرط میں جو یہ لکھا ہے اگر ایسی راء کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں کوئی حرف ہوگا، تو اس کو پُر پڑھیں گے، تو اسی کلمہ کی قید اس لئے لگائی، کہ دوسرے کلمہ میں حروف مستعلیہ کے ہونے کا اعتبار نہ کریں گے جیسے اَنْذِرْقَوْمَكَ ، فَاصْبِرْ صَبْرًا ، وَلَاتُصَعِّرْخَدَّكَ میں راء کو باریک پڑھیں گے۔

قاعدہ نمبر (۳) راء ساکن ماقبل بھی ساکن کی تفخیم و ترقیق

اور اگر راء ساکن سے پہلے والے حرف پر حرکت نہ ہو، وہ بھی ساکن ہو، اور ایسا حالت وقف میں ہوتا ہے، کہ وصل میں اس طرح دو ساکن جمع ہوتے جیسا کہ ابھی مثالوں میں دیکھیں گے، تو پھر اس ساکن حرف سے پہلے والے حرف کو دیکھو، اگر اس پر زبر یا پیش ہو، تو راء ساکنہ کو پُر پڑھو گے، جیسے لَيْـلَةُ الْقَدْرِ ، مَعَ الْعُسْرِ ۔ پہلی مثال میں راء بھی ساکن ہے وقف کی وجہ سے، اور اس سے پہلے دال بھی ساکن ہے، اور اس سے پہلے قاف پر زبر ہے، اور دوسری مثال میں راء ساکن ہے وقف کی وجہ سے، اور اس سے قبل سین بھی ساکن ہے، اور اس سے پہلے عین پر پیش ہے، اس لئے ان دونوں کلموں کی راء کو پُر پڑھیں گے ((البتہ وصل کرتے ہوئے راء متحرک ہوجائے گی اس لئے پہلی مثال میں کسرہ کی وجہ سے باریک اور دوسری میں زبر کی وجہ سے پُر ہوگی)) اور اگر اس تیسرے حرف پر زیر ہے، تو راء ساکنہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باریک پڑھو، جیسے ذِی الذِّکْرِ کہ راء بھی ساکن اور کاف بھی ساکن اور اس سے پہلے ذال پر زیر ہے، اس لئے اس راء کو باریک پڑھیں گے۔

تنبیہ (۱) لیکن اس راء ساکن سے پہلے یاء ساکنہ ہو تو پھر اس سے پہلے والے حرف کو مت دیکھو پس راء کو ہر حال میں باریک پڑھو، خواہ یاء ساکنہ سے پہلے کچھ ہی حرکت ہو، جیسے خَیْرٌ خَبِیْرٌ کہ ان دونوں راء کو باریک ہی پڑھیں گے۔

تنبیہ (۲) اس قاعدہ نمبر ۳ راء ساکنہ ماقبل ساکن کے موافق لفظ مِصْرَ اور عَیْنَ الْقِطْرِ پر جب وقف کیا جائے، تو راء کو باریک ہونا چاہیئے ((کہ راء ساکن ماقبل ساکن کے ماقبل تیسرے حرف کا کسرہ ہے)) مگر قاریوں نے ان دونوں لفظوں کی راء کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھا ہے اور اسی لئے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے، کہ خود راء پر جو حرکت ہو، اس کا اعتبار کیا جائے، پس مِصْرَ میں تفخیم اولی بہتر ہے، کہ راء پر زبر ہے، اور عَیْنَ الْقِطْرِ میں ترقیق اولی ہے، کہ راء پر زیر ہے ((اور اسے خُلف فی الوقف کہتے ہیں، کہ حالت وقف میں دونوں وجہیں جائز ہیں وصل میں ان کی اپنی حرکت کا اعتبار ہوگا))۔

تنبیہ (۳) اس قاعدہ نمبر ۳ کی بناء پر سورۃ والفجر میں اِذَا یَسْرِ پر جب وقف ہو، تو اس کی راء کو تفخیم ہونا چاہیئے، کہ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہے، لیکن بعض قاریوں نے اس کے باریک پڑھنے کو اولی لکھا ہے ((کہ یہ اصل میں یَسْــرِیْ ہے)) مگر یہ روایت ضعیف ہے ((یعنی محققین حضرات نے اس کے پُر پڑھنے کی تصدیق کی ہے، اس لئے اس راء کو قاعدہ مذکورہ کے موافق پُر ہی پڑھنا چاہیئے))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ نمبر(۴) امالہ والی راء کی تفخیم وترقیق

راء کے بعد قرآن مجید میں ایک جگہ امالہ ہے ((امالہ زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں)) تو راء کی اس حرکت کو زیر سمجھ کر راء کو باریک پڑھیں، اور وہ جگہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا (سورۃ ھود) اس راء کو ایسا پڑھیں گے جیسے لفظ قطرے کی راء کو باریک پڑھتے ہیں، امالہ اسی کو کہتے ہیں جس کو فارسی والے یائے مجہول کہتے ہیں، پس مَـجْـرٖيهَـا کی راء کو باریک پڑھیں گے۔

قاعدہ نمبر(۵) راء مرامہ روم والی راء کی تفخیم وترقیق

جو راء وقف کے سبب ساکن ہو تو ظاہر بات ہے کہ اس میں قاعدہ نمبر۲ کے موافق اس سے پہلے والے حرف کو ((اور قاعدہ نمبر۳ کے موافق راء ساکن کے پہلے ساکن سے پہلے والے تیسرے حرف)) کو دیکھ کر پُر یا باریک پڑھیں گے، تو اس میں اتنی بات اور سمجھو کہ یہ پہلے والے حرفوں کو دیکھنا اس وقت ہے جب وقف میں راء کو بالکل ساکن پڑھا جائے ((اور اس طرح کے وقف کو بالاسکان کہتے ہیں)) جیسا کہ وقف کرنے کا عام طریقہ ہے، لیکن وقف کا ایک اور طریقہ بھی ہے کہ جس میں وہ حرف جس پر وقف کیا جائے بالکل ساکن نہیں کیا جاتا، بلکہ اس پر جو حرکت ہو اس کو بھی بہت خفیف سا ادا کیا جاتا ہے اور اس کو روم کہتے ہیں، اور یہ صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

اس کا مفصل بیان لمعہ تیرہ میں انشاء اللہ آئے گا، سو یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ اگر ایسی راء پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے تو پھر پہلے والے حرف کو نہ دیکھیں گے بلکہ خود اس راء پر جو حرکت ہو گی اس کے موافق پُر یا باریک پڑھیں گے، جیسے وَالْفَجْرِ پر اگر اس طرح (روم) سے وقف کریں تو راء کو باریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں گے، اس لیے کہ یہ راء مکمل ساکن نہیں ہوگی بلکہ اس کے کسرہ کا تہائی حصہ اداء ہوگا، اور اگر مُنْتَصِرٌ پر اس طرح روم سے وقف کریں، تو راء کو اس کی پیش کی وجہ سے پُر پڑھیں گے۔

نواں لمعہ (میم ساکن اور مشدد کے قاعدوں میں)

قاعدہ نمبر(۱) میم مشدد کی صفت عارضہ غنہ فرعی کا بیان

میم اگر مشدد ہے تو اس میں غنہ ضروری ہے اور غنہ کہتے ہیں ناک میں آواز لے جانے کو، جیسے لَمَّا اور اس حالت میں کہ مشدد ہو تو اس کو حرف غنہ کہتے ہیں۔

فائدہ : غنہ کی مقدار ایک الف ہے اور الف کی مقدار دریافت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کھلی ہوئی انگلی کو بند کرلے یا بند انگلی کو کھول لے، اور یہ محض ایک اندازہ ہے، باقی اصل دارومدار استاذ مشاق سے سننے پر ہے۔

قاعدہ نمبر۲ : میم ساکن کی صفات عارضہ ادغام اور اخفاء کا بیان

(۱) میم اگر ساکن ہو تو اس کے بعد دیکھنا چاہیئے کہ کیا حرف ہے، اگر اس کے بعد بھی میم ہے، تو وہاں پہلی میم کا دوسری میم میں ادغام ہوگا، یعنی دونوں میم ایک ہوجائیں گے اور مثل ایک میم مشدد کے اس میں غنہ کرکے پڑھیں گے (حقیقۃ التجوید) جیسے اِلَيْكُمْ مُرْسَلُوْنَ اور اس کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں ((جیسے قرآن مجید میں اِذْ ذَّهَبَ ۔ قَدْ دَّخَلُوْا کی طرح اس ادغام کی اور بھی مثالیں ہیں (تفصیل معلم التجوید، فوائد مکیہ اور الوجیزہ وغیرہ آئے گی))۔

(۲) اور اگر میم ساکن کے بعد باء ہے تو وہاں غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخفاء شفوی کے اداء کرنے کا طریقہ: اس اخفاء کا مطلب یہ ہے کہ اس میم کو اداء کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو بہت نرمی سے ملا کر خیشوم سے صفت غنہ کو بقدر ایک الف بڑھا کر ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ کو سختی سے ملا کر باء کو اداء کیا جائے (جہدالمقل) اور اس اخفاء کو اخفاء شفوی کہتے ہیں، جیسے وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔

اظہار شفوی : اور اگر میم ساکن کے بعد میم اور باء کے سوا کوئی اور حرف ہو تو وہاں میم ساکن کا اظہار ہوگا، یعنی میم اپنے مخرج سے بلا غنہ فرعی کے ظاہر کی جائے گی، جیسے اَنْعَمْتَ۔

((کہ غنہ اصلی تو میم میں صفت لازمہ ہے، بغیر ارادہ کے اداء ہو رہا ہے مگر ایک الف بڑھا کر جو غنہ اخفاء یا ادغام میں کیا جاتا ہے وہ اس میں نہیں ہوتا)) اسے اظہار شفوی کہتے ہیں۔

تنبیہ: بعض حفاظ اس اخفاء و اظہار میں باء، واؤ اور فاء کا ایک ہی قاعدہ سمجھتے ہیں اور اس قاعدہ کا نام بُوْفْ کا قاعدہ رکھا ہے، یعنی بعض تو میم ساکن کے بعد تینوں حروف میں اخفاء کرتے ہیں اور بعض تینوں میں اظہار کرتے ہیں، اور بعض میم ساکن کو ان حروف سے پہلے ایک گُنا حرکت دیتے ہیں جیسے عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ، وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ فِيْ ، یہ سب خلاف اصل ہیں ((کہ تینوں حروف کا ایک ہی قاعدہ بنا لیا ہے حالانکہ میم ساکن کے بعد باء کا قاعدہ جدا ہے)) پہلا اور تیسرا قول تو بالکل غلط ہے کہ تینوں میں اخفاء اور اظہار میں حرکت کا پیدا کرنا البتہ دوسرا قول ضعیف ہے (درۃ الفرید) ((اس لئے کہ باء سے قبل میم ساکن میں اظہار جائز ہے مگر غیر اولی ہے، اور عمل اخفاء پر ہی ہے))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دسواں لمعہ (نون ساکن اور مشدد کے قاعدوں میں)

چھٹے لمعہ کے شروع میں لکھ چکا ہوں کہ تنوین بھی نون ساکن میں داخل ہے، مگر ان قاعدوں میں نون ساکن کے ساتھ تنوین کا نام بھی آسانی کے لئے لیا جائیگا۔

قاعدہ نمبر(۱) نون مشدد کا غنہ فرعی: نون اگر مشدد ہو تو اس میں ایک الف کے برابر غنہ ضروری ہے، اور اسے بھی میم مشدد کی طرح حرف غنہ کہیں گے، مثال اِنَّ ، کَاَنَّ ، لٰكِنَّ۔

قاعدہ نمبر ۲ : اظہار حلقی نون ساکن وتنوین کے بعد اگر حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں نون ساکن وتنوین کا اظہار کریں گے، یعنی ناک میں آواز لے جاویں گے، یعنی غنہ زمانی وفرعی جو ایک الف ہوتا ہے نہیں کریں گے جیسے اَنْعَمْتَ ،سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ، اور اس اظہار کو اظہار حلقی کہتے ہیں، حروف حلقی چھ ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں۔

حرف حلقی چھ سمجھائے نور عین : ہمزہ ھاؤ حاؤ خاؤ عین وغین

قاعدہ نمبر(۳) نون ساکن وتنوین کا ادغام

نون ساکن وتنوین کے بعد اگر ان چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے جن کا مجموعہ یَرْمَلُوْن ہے تو ادغام ہوگا، یعنی نون ساکن بعد والے حرف سے بدل کر ایک مشدد حرف کی طرح ہو جائیں گے جیسے مِنْ لَّدُنْهُ ، دیکھو، نون کو لام بنا کر لام میں ملا کر ایک کر دیا اور لام مشدد پڑھا، چنانچہ پڑھنے میں صرف لام آتا ہے، نون نہیں پڑھا جاتا، اگر چہ لکھنے میں نون بھی باقی ہے، مگر ان چھ حرفوں میں اتنا فرق ہے کہ ان میں سے چار حرفوں میں تو غنہ باقی رہتا ہے، اور یہ غنہ مثل نون مشدد کے بڑھا کر پڑھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہےاوران چار حرفوں کا مجموعہ یَنْمُوْ ہے،اوراسے ادغام مع الغنہ کہتے ہیں۔

ادغام مع الغنہ کی مثالیں : مَنْ يُّؤْمِنُ ، بَرْقٌ يَّجْعَلُوْنَ ، مِنْ وَّالٍ ، مِنْ مَّاءٍ مِنْ نَّاصِرِيْنَ۔

ادغام بلا غنہ: اور بقایا دو حروف لَرْ یعنی لام،راء میں غنہ نہیں ہوتا ہے جیسے مِنْ لَّدُنْهُ ، مِنْ رَّبِّهِمْ ، ان میں ناک میں آواز ذرا بھی نہیں جاتی،خالص لام اور راء پڑھتے ہیں،اس کوادغام بلاغنہ کہتے ہیں۔

نون ساکن کے ادغام کی شرط : اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ نون اور حروف یرملون میں سے مدغم فیہ حرف ایک کلمہ میں نہ ہو،دوکلموں میں ہو،ورنہ اگر ایک کلمہ میں ہوں گے،توادغام نہ کریں گے بلکہ اظہار کریں گے۔

اظہار مطلق : جیسے دُنْيَا ، قِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ ، تمام قرآن مجید میں اس قاعدہ کے یہی چار الفاظ پائے جاتے ہیں،اوران میں جواظہار ہوتا ہےاسے اظہار مطلق کہتے ہیں،یعنی بلا قید اظہار۔

قاعدہ نمبر (۴) قلب یا اقلاب نون ساکن وتنوین کے بعد اگر باء آئے تو اس نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے،جیسے سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ اور بعض قرآنوں میں آسانی کے لئے ایسے نون اور تنوین کے بعد ننھی سی میم بھی لکھ دیتے ہیں،جیسے مِنْ بَعْدِ تاکہ پڑھنے والے نون نہ پڑھیں ((حالانکہ یہ میم اصل رسم عثمانی میں نہیں)) اور اس بدلنے کو اقلاب اور قلب کہتے ہیں اور اس میم کے اخفاء کا مطلب اور اداء کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو کہ اخفاء شفوی کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ نمبر (۵) اخفاءِ حقیقی نون ساکن وتنوین کے بعد اگران تیرہ حرفوں ((چھ حلقی چھ یرملون ایک باء اورالف ساکن کے بعد آتا نہیں)) کے سوا کوئی اور حرف بقایا پندرہ میں سے آئے تو نون ساکن وتنوین کو اخفاء وغنہ کے ساتھ پڑھیں گے، وہ پندرہ حروف یہ ہیں، تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، فاء، قاف، کاف ۔اورالف کو اس لئے شمار نہیں کیا کہ وہ نون ساکن کے بعد نہیں آسکتا ((الف ہمیشہ متحرک کے بعد آتا ہے اوراس سے پہلے زبر ہوتا ہے ساکن کے بعد اداء نہیں ہوسکتا ۔ (درۃ الفرید))

اخفاءِ حقیقی کی ادائیگی کا طریقہ : اوراس اخفاء کا مطلب یہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کو اس کے مخرج اصلی کنارہ زبان اورتالو سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز خیشوم میں چھپا کر اس طرح پڑھیں کہ نہ تو ادغام ہو، اورنہ اظہار، بلکہ دونوں کی درمیانی حالت ہو، یعنی نہ تو اظہار کی طرح اس کی اداء میں سرازبان تالو سے لگے، اورنہ ادغام کی طرح بعد والے حرف کے مخرج سے نکلے بلکہ بدون دخل زبان کے اور بدون تشدید کے صرف خیشوم سے غنہ کی صفت کو بقدر ایک الف کے باقی رکھ کر اداء کیا جائے۔

اورجب تک اخفاء کی مشق کسی ماہر استاذ سے میسر نہ ہو، اس وقت تک صرف غنہ ہی کے ساتھ پڑھتا رہے، کہ دونوں سننے میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں، جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ ،قَوْمًا ظَلَمُوْا ۔ مگر پھر بھی آسانی کے لئے اس اخفاء کی ایک دو مثال اپنی بول چال کے لفظوں میں بتلائے دیتا ہوں تاکہ کچھ توسمجھ میں آجائے، وہ مثالیں یہ ہیں، کنواں، کنول، منہ، اونٹ، بانس، سینگ۔

دیکھوان لفظوں میں نون نہ تو اپنے مخرج سے نکلا، اورنہ بعد والے حرف میں ادغام ہوا، اوراس نون ساکن وتنوین کے اخفاء کو اخفاءِ حقیقی کہتے ہیں، اورنون ساکن کے اظہار کو جس کا بیان قاعدہ نمبر ا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے، اظہار حلقی کہتے ہیں، اور جس اظہار کا بیان قاعدہ نمبر ۳ میں ہوا ہے، اسے اظہار مطلق کہتے ہیں، جس طرح میم ساکن کے اظہار واخفاء کو اظہار شفوی اور اخفاء شفوی کہتے ہیں، جس کا بیان نویں لمعے قاعدہ نمبر ۳ میں گذرا ہے۔

نوٹ: ((نون ساکن کے اخفاء کی جو مثالیں اردو زبان میں دی گئی ہیں، یہ اس صورت میں ہیں کہ زبان کا دخل مخرج نون کے ساتھ بالکل تسلیم نہ کیا جائے، اگر معمولی دخل کو تسلیم کیا جائے، تو پھر یہ مثالیں اخفاء کی نہیں بنتیں، تفصیل فوائد مکیہ میں آئے گی۔ (ایضاح البیان)

گیارھواں لمعہ (الف، واؤ، یاء کے قاعدوں میں)

((الف، واؤ، اور یاء کی صفات عارضہ، مد فرعی اور ابدال وحذف ہیں، نیز الف میں تفخیم وترقیق بھی ہے، ذیل میں مد فرعی کے جملہ قواعد کو بیان کیا جاتا ہے))

حروف مدہ : الف، واؤ، یاء جبکہ یہ ساکن ہو، اور الف سے پہلے زبر ہو، اور واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو، اور یاء ساکن سے پہلے زیر ہو، تو ان کو مدہ کہتے ہیں۔

دیکھو لمعہ نمبر ۴ مخرج نمبر ا۔ اور کھڑا زبر اور کھڑی زیر اور اُلٹا پیش بھی حروف مدہ میں داخل ہیں، کیونکہ کھڑا زبر الف مدہ کی آواز دیتا ہے، اور کھڑی زیر یاء مدہ کی آواز دیتی ہے اور الٹا پیش واؤ مدہ کی، اور ان کو ایک الف کھینچ کر پڑھا جاتا ہے ((جیسے قصر کہتے ہیں، جو ان حروف کی صفت لازمہ ہے اور اس مد کو مد طبعی ذاتی اور اصلی کہتے ہیں، جو حروف مدہ کی ذات میں بغیر کسی سبب کے ہوتی ہے، اور یہ مد فرعی کے لئے شرط ہے، مد فرعی کے لئے شرط اور سبب مد دونوں ضروری ہیں اور مد فرعی اصلی سے متجاوز ہوتی ہے، مد فرعی کے دو سبب ہیں، ہمزہ اور سکون، اب مد فرعی کے قواعد کے بیان میں ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرط مدکو)) فقط لفظ مدہ لکھیں گے، ہر جگہ اتنے لمبے نام کون لکھے۔

مدفرعی کی اجمالی چار قسمیں

مدمتصل ، مدمنفصل ، مدلازم ، مدعارض

اور تفصیلی نو قسمیں ہیں: (۱) مدمتصل (۲) مدمنفصل (۳) لازم کلمی مثقل (۴) لازم کلمی مخفف (۵) لازم حرفی مثقل (۶) لازم حرفی مخفف (۷) لین لازم (۸) عارض (۹) لین عارض

قاعدہ نمبر (۱) مدمتصل یا واجب کی تعریف

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ ہو، اور یہ حرف مدہ اور ہمزہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہو، تو وہاں اس حرف مدہ کو اس کی اصلی مقدار سے بڑھا کر پڑھیں گے، اور اس بڑھا کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں جیسے سُوْٓءٌ، سَوَآءٌ سِيْٓئَتْ اور اس مدکا نام مدمتصل ہے، اور اس مدکو واجب بھی کہتے ہیں، اور اس کی مقدار تین یا چار الف ہے، اور الف کا اندازہ کرنے کا طریقہ نویں لمعہ کے قاعدہ نمبر ا کے فائدہ میں لکھا گیا ہے پس اس طریقہ کے موافق تین یا چار انگلیوں کو آگے پیچھے بند کر لینے سے اندازہ حاصل ہو جائے گا، مگر یہ مقدار اس مقدار کے علاوہ ہے جو حروف مدہ کی اصلی مقدار ہے، مثلاً جَـآءَ میں اگر مدنہ ہوتا، تو آخر الف کی بھی تو کچھ مقدار ہے، سو اس مقدار کے علاوہ مد کرنے کی مقدار ہوگی۔

((فائدہ : مدمتصل کو واجب اس لئے کہتے ہیں، کہ تمام قرأتوں اور روایتوں میں کیا جاتا ہے، کسی ایک روایت یا قرأت میں اس کا ترک جائز نہیں، نیز اس مد میں کھینچنے کی جو مقدار ہے اسے توسط کہتے ہیں اور فن کی متعدد کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ توسط کی مقدار چار الف سے زیادہ نہیں، لہٰذا اصلی مقدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک الف کے ہمراہ توسط کی مقدار کو چار الف سے نہ بڑھایا جائے جیسا کہ فوائد مکیہ میں تین قول توسط کے بیان ہوتے ہیں، دو، اڑھائی، چار الف))۔

قاعدہ نمبر (۲) منفصل یا جائز کی تعریف

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اور حرف مدہ ایک کلمہ میں نہ ہو، بلکہ حرف مدہ پہلے کلمہ کے آخر میں ہو، اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، تو وہاں بھی اس حرف مدہ کو اصلی مقدار سے بڑھا کر مدفرعی سے پڑھیں گے، جیسے إِنَّآ أَعْطَيْنَا ، ٱلَّذِيٓ أَطْعَمَهُمْ ۔ مگر یہ مد اس وقت ہوگا، جب دونوں کلموں کو ملا کر پڑھیں، اور اگر کسی وجہ سے پہلے کلمے پر وقف کر دیا جائے تو پھر یہ مد نہ ہوگا اور اس مد کو مد منفصل یا مد جائز بھی کہتے ہیں، اور اس کی مقدار بھی تین یا چار الف ہے، جیسے متصل کی ہے (اور اس مقدار کو توسط کہتے ہیں) اگر دونوں کی الگ الگ کسی کو پہچان نہ ہو، تو فکر نہ کریں کیونکہ دونوں ایک ہی طرح پڑھے جاتے ہیں (یعنی دونوں کی مقدار توسط ہے))۔

قاعدہ نمبر (۳) مد لازم کلمی مخفف کی تعریف

اگر ایک کلمہ میں مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی ہو یعنی اس پر وقف کرنے کے سبب سے سکون نہ ہوا ہو، جیسے آلْـٰٔنَ ۔ اس میں اول حرف ہمزہ ہے، دوسرا حرف الف ہے، اور وہ مدہ ہے اور تیسرا حرف لام ساکن ہے اور اس کا ساکن ہونا ظاہر ہے، کہ وقف کے سبب نہیں ہے چنانچہ اس پر وقف نہ کریں تب بھی لام ساکن پڑھیں گے، کہ ایسے مدہ پر بھی مدفرعی ہوتا ہے، اور اس کا نام مد لازم ہے اور اس کی مقدار تین الف ہے، اور اسے طول کہتے ہیں، دوسرے قول میں طول کی مقدار پانچ الف ہے اور ایسے مد کو مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں ((اس لئے کہ حرف مدہ کے بعد سکون لازم کلمہ میں ہے))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ نمبر(۴) مدلازم کلمی مثقل کی تعریف

اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی حرف مشدد ہو جیسے ضَآلِّیْنَ تو اس میں الف مدہ ہے اور اس کے بعد لام مشدد ہے، اس مدہ پر بھی مدفرعی ہوتا ہے، اور اس کی مقدار بھی ((ایک قول میں)) تین الف ہے ((اور دوسرے قول میں پانچ الف ہے مع مقدار اصلی کے)) اور اس کو مدلازم کلمی مثقل کہتے ہیں ((تشدید کی وجہ سے مثقل کہا جاتا ہے))۔

مدلازم حرفی مثقل ومخفف کی تعریف

حرف مدہ کے بعد تشدید حروف مقطعات میں ہو، تو اسے مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں، اور اگر حرف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں صرف سکون ہو تو اسے مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں ((اس کی تشریح یوں سمجھیں))۔

قاعدہ نمبر(۵) : بعض سورتوں کے اول میں جو بعضے حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں جیسے سورۃ البقرہ کے شروع میں (الٓمٓ) الف، لام، میم ان کو حروف مقطعہ کہتے ہیں ((یعنی الگ الگ پڑھے جانے والے حروف)) ان میں ایک تو الف ہے اس کے متعلق کوئی قاعدہ نہیں ((اس لئے کہ الف کے اندر مد نہیں)) اوراس کے سوا جو اور حروف رہ گئے ہیں ((ان کا مجموعہ كَمْ عَسَلٍ نَقَصَ حَيٌّ طَهُرَ ہے)) یہ حروف دو طرح کے ہیں، ایک تو وہ جن میں تین حروف ہیں جیسے کاف، میم، نون ،قاف، لام، وغیرہ ، اور دوسرے وہ حروف ہیں، جن میں دو دو حرف آتے ہیں جیسے طٰهٰ سو جن میں دو حرف ہیں ان کے متعلق بھی یہاں کوئی قاعدہ نہیں ((اس لئے کہ ان میں صرف مد اصلی ہے جس میں ایک الف قصر ہوتا ہے اور یہاں مدفرعی کو صفات عارضہ میں سے بیان کرنا مقصود ہے)) لہٰذا جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقطعات میں تین حروف ہیں ان پر مد فرعی ہوتا ہے، اوراس کو بھی مدلازم کہتے ہیں، اوراس کی بھی مقدار تین الف ہے ((جبکہ دوسرے قول میں پانچ الف ہے)) اور ایسے مد کو مدلازم حرفی کہتے ہیں، پھر ان میں سے بھی جس حرف مقطعہ کے آخر حرف پر تشدید ہے اس کے مد کو مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے الٓمٓ میں لام کو میم کے ساتھ پڑھتے ہیں، تو اس کے آخر میں ((میم دوسرے میم کے شروع والے میم میں مدغم ہو جاتا ہے)) اور تشدید پیدا ہوتی ہے، جیسے لَامْ مِّیْمْ اور جن حروف مقطعات میں تشدید نہیں ہے ان کے مد کو حرفی مخفف کہتے ہیں، جیسے الٓمٓ میں میم کا مد، کہ اس کے آخر میں تشدید نہیں ہے، اسی طرح صٓ، قٓ، نٓ، یٰسٓ ((کہ ان سب کے مد، مدلازم حرفی مخفف ہیں))۔

مدلین لازم: تنبیہ نمبر(۱) تین حرفی مقطعات میں جن میں مد پڑھنا بتلایا گیا ہے ((یعنی سہ حرفی مقطعات)) اکثر میں تو بیچ کا حرف مدہ ہی ہے ((بلکہ عَیْنِ مَرْیَمْ وَعَیْنِ شُوْرٰی کے سوا تمام کے درمیان کا حرف مدہ ہی ہے)) جس کے بعد کہیں تو حرف ساکن ہے جیسے میم میں یاء مدہ ہے اس کے بعد میم ساکن ہے، اور کہیں حرف مشدد ہے جیسے لام میں الف مدہ ہے اور اس کے بعد میم مشدد ہے اور مدہ پر ایسے مواقع میں ہمیشہ مد ہی ہوتا ہے، تو ان میں مد ہونا مدلازم کے عام قاعدہ کے موافق ہے، البتہ جن مقطعات میں بیچ کا حرف مدہ نہیں، جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ میں عین ہے اور حٰمٓ عٓسٓقٓ میں عین ہے)) ان میں مد ہونا اس عام قاعدہ کے موافق نہیں ((کہ سکون حرف مدہ کے بعد نہیں بلکہ حرف لین کے بعد ہے)) اور اسی واسطے اگر مد نہ کریں تب بھی درست ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ مد کریں اور اس کو مدلازم لین کہتے ہیں۔

تنبیہ نمبر(۲): جو حروف مقطعات اخیر میں ہیں ان پر مد اس وقت ہوگا، جب اس پر وقف کریں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اگر مابعد سے ملا کر پڑھیں، تو پھر مد کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہیں، جیسے سورۃ آل عمران میں الٓمّٓ اللّٰہُ کہ میم کو اگر اللہ سے ملا کر (زبر سے) پڑھیں تو مد کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے ((چونکہ اس سورۃ کی ابتداء میں اللہ کا ہمزہ وصل ملانے کی وجہ سے گر جاتا ہے، اور دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں پہلا ساکن میم کا آخری میم ہے، اس کو زبر دے کر متحرک کر دیا جاتا ہے، اب اصل حالت کا اعتبار کر کے اس میں طول اور موجودہ حالت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر جائز ہے، یہ صورت باقی کہیں بھی حروف مقطعات کو وصل و وقف میں پیش نہیں آتی، لہٰذا باقی تمام جگہوں میں مد ہی ہوگا))۔

قاعدہ نمبر (۵) : مد عارض وقفی

اگر حروف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی و لازمی نہ ہو یعنی اس وقف کرنے کے سبب سکون ہو گیا ہے، اور یہ ساکن مقابل ہے، اس ساکن کے، جو قاعدہ نمبر ۳ کے شروع میں مذکور ہوا ہے ((یعنی سکون اصلی کے)) تو اس پر مد کرنا جائز ہے، اور نہ کرنا بھی درست ہے، لیکن کرنا بہتر ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر اس کو مد وقفی اور مد عارض بھی کہتے ہیں، اور یہ مد تین الف کے برابر ہوتا ہے، اور اس کو طول کہتے ہیں، اور یہ بھی جائز ہے کہ دو الف مد کریں اور اس کو توسط کہتے ہیں، اور یہ بھی جائز ہے کہ بالکل مد نہ کریں ((یعنی مد فرعی نہ کریں)) اور ایک ہی الف کے برابر پڑھیں، کہ اس سے کم میں حرف ہی نہیں رہتا، اور اس کو قصر کہتے ہیں، اور اس میں افضل طول ہے، پھر توسط ہے پھر قصر ہے، اور یہ بھی یاد رکھو کہ ان تینوں میں سے جو طریقہ اختیار کرو، ختم تلاوت تک اسی کے موافق کرتے چلے جاؤ ایسا نہ کرو کہ کہیں طول کہیں قصر، یہ بدنما ہے، اور یہ مد عارض وقفی بھی مد جائز کی ایک قسم ہے، اور جہاں خود مدہ پر وقف ہو وہاں ((سبب کے نہ پائے جانے کی وجہ سے)) یہ مد نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتا، جیسے بعض لوگ غَفُوْرًا شَكُوْرًا پر وقف کر کے مد کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔

تنبیہ نمبر(۱) : مدلین عارض

مد عارض جس طرح مدہ پر جائز ہے، اسی طرح لین پر بھی جائز ہے، یعنی واؤ ساکن جس سے پہلے زبر ہو، اور یاء ساکن جس سے پہلے زبر ہو، جیسے وَالصَّيْفِ پر یا مِنْ خَوْفٍ پر وقف کریں، اور جس طرح طول جائز ہے، اسی طرح توسط اور قصر بھی، مگر اس میں افضل قصر ہے، پھر توسط اور پھر طول، اور اس کو مد عارض لین کہتے ہیں ((البتہ لین عارض کی قصر کی مقدار عارض وقفی کے قصر سے کم ہے یعنی ایک الف نہیں))۔

تنبیہ نمبر(۲) : حرف لین کے متعلق ایک قاعدہ لمعہ نمبر ۱۱ قاعدہ نمبر ۵ تنبیہ نمبر ۱ میں گذرا ہے دیکھ لو، کیونکہ وہاں حروف مقطعہ میں جو عین ہے، اس کی یاء بھی حرف لین ہے ((اور اس کا مد لین لازم ہے، اور اس میں طول افضل ہے، پھر توسط اور پھر قصر))۔

تنبیہ نمبر(۳) : یہاں تک جتنی قسمیں مد کی مذکور ہوئیں، یہ سب مد فرعی کہلاتی ہیں، یعنی اصل حرف مد سے زائد ہیں اور ایک مد اصلی ہے، اور اس کو ذاتی اور طبعی بھی کہتے ہیں، یعنی الف، واؤ اور یاء مدہ کی اتنی مقدار کہ اگر اس سے کم پڑھیں، تو وہ حرف مد ہی نہ رہے، بلکہ زبر زیر یا پیش بن جائے، اور اس کے متعلق یہاں مد فرعی کا کوئی قاعدہ نہیں۔

الف کی تفخیم میں مراتب

الف خود باریک پڑھا جاتا ہے، لیکن اس سے پہلے اگر کوئی حرف پُر ہو، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے یعنی حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو، جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ بیان ہو چکا ہے، یا حرف راء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو، جو مفتوح ہونے سے پُر ہوجائے یا پھر لام ہو، جیسے لفظ اللہ کا لام ہے، جبکہ اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو ان صورتوں میں بھی الف کو موٹا پڑھتے ہیں، اور جاننا چاہیئے، کہ ان حرفوں کے پُر ہونے میں تفاوت و درجات ہیں، تو ویسا ہی تفاوت اس الف کے پُر ہونے میں بھی ہوگا، جو ان حرفوں کے بعد آیا ہو، سو سب سے زیادہ پُر تو لفظ اللہ کا لام ہے، اس کے بعد طاء اس کے بعد صاد اور پھر ضاد، ان کے بعد ظاء اور اس کے بعد قاف اور اس کے بعد غین اور خاء، ان کے بعد راء ۔ (حقیقۃ التجوید)

بارھواں لمعہ ہمزہ کے قاعدوں میں

ہمزہ کی تخفیف کے قاعدے یا ہمزہ کی صفات عارضہ تین ہیں

((۱) تسہیل (۲) ابدال (۳) حذف مبتدی طلباء کے لئے اتنی بات سمجھ لینا کافی ہے، کہ ہمزہ کی اصل صفت جو صفت لازمہ ہے، وہ تحقیق اور صاف و واضح پڑھنا ہے۔

تسہیل : ہمزہ کو ہمزہ اور حروف مدہ کے مابین نرم کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

ابدال : ہمزہ کو حرف مدہ سے بدلنے کو کہتے ہیں۔

حذف : ہمزہ کو ساقط کردینے یا گرادینے کو کہتے ہیں ((معلم التجوید، فوائد مکیہ، الوجیزہ میں ان مسائل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے)) چونکہ ہمزہ کے بعض قاعدے تو بدون عربی پڑھے سمجھ میں نہیں آسکتے اس لئے صرف دو ہی موقع کے قاعدے لکھ دیتا ہوں کہ سب قرآن مجید پڑھنے والوں کو اس کی ضرورت ہے((اور قاعدہ سمجھے بغیر پڑھنا مشکل ہے))۔

قاعدہ نمبر (۱) **تسہیل**: چوبیسویں پارے کے ختم کے قریب ایک آیت میں آیا ہے، ءَاَعْجَمِيٌّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سو اس کا دوسرا ہمزہ ذرا نرم کر کے پڑھو، اس کو تسہیل کہتے ہیں۔

فائدہ : ابدال آٰلْـئٰنَ ،آٰلذَّكَرَيْنِ ،آٰاللّٰهُ ۔ اصل میں ءَاَلْـئٰنَ ،ءَاَلذَّكَرَيْنِ ،ءَاَللّٰهُ ہیں ان میں بھی دوسرے ہمزہ کی تسہیل یا حروف مدہ سے ابدال جائز ہے، البتہ ابدال بہتر ہے))۔

قاعدہ نمبر(۲) حذف: سورۃ حجرات کے دوسرے رکوع میں آیا ہے بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ سو اس کو اس طرح سے پڑھو بِئْسَ کے سین پر توزبر پڑھو، اور اس کے بعد کے کسی حرف سے نہ ملاؤ پھر لام جو اس کے بعد لکھا ہے اس کو زیر دے کر بعد کے سین سے ملا دو، پھر میم کو اگلے لام سے ملا دو خلاصہ یہ کہ اَلِاسْم کے لام سے آگے پیچھے دو ہمزہ بشکل الف لکھے ہیں، ان کو بالکل مت پڑھو، بلکہ حذف کر دو، اور یوں پڑھوں بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ ۔

تیرھواں لمعہ وقف کرنے یعنی کسی کلمہ پر ٹھہرنے کے قواعد میں

اصل فن تجوید تو مخارج اور صفات کی بحث ہے جو بفضلہ تعالیٰ بقدر ضرورت اوپر لکھی گئی ہے باقی اور تین علم اس فن کی تکمیل ہیں

(۱)علم اوقاف (۲)علم قرأت (۳)علم رسم خط

چنانچہ علم اوقاف کی ایک بحث وقف کرنے کے قواعد ہیں

وقف کی لغوی و اصطلاحی تعریف : ((وقف کے لغوی معنٰی ٹھہرنے اور رو کنے کے ہیں، اور اصطلاح میں وقف کہتے ہیں، قَطْعُ الصَّوْتِ مَعَ النَّفَسِ وَاِسْكَانُ الْمُتَحَرِّكِ اِنْ كَانَ مُتَحَرِّكًا ۔ آواز کو مع سانس توڑ دینا، اور کلمہ کے آخر کو اگر متحرک ہو، تو ساکن کر دینا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقف [illegible] (۱) محل وقف [illegible] (۲) کیفیت وقف [illegible]

[illegible]

قاعدہ نمبر (۱) محل وقف : [illegible]

[illegible]

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible]

[illegible] مجبوری ہے [illegible] ہو تو [illegible]

[illegible] وقف [illegible] سے لوٹا کر [illegible] پڑھیں،

[illegible] پڑھوں یا اوپر سے، بدون معنی سمجھے ہوئے

[illegible] کسی عالم سے پوچھ لیں ((اور بہتر یہ

[illegible] اعادہ بھی کرے))۔

کلمہ کے درمیان وقف کرنا ناجائز ہے : اور ایسے مجبوری کے وقت میں ایک اس بات کا خیال رہے، کہ کلمہ کے بیچ میں وقف نہ کرے ((نہ اضطراری وقف اور نہ ہی اختیاری وقف، کہ کلمہ کے درمیان وقف کسی حالت میں بھی جائز نہیں)) بلکہ کلمہ کے ختم پر ٹھہرے۔

قاعدہ نمبر (۲) کیفیت وقف : حرکت کے ساتھ وقف جائز نہیں، اور یہ بھی جان لو کہ حرکت پر وقف کرنا غلط ہے، جبکہ اکثر لوگ کرتے ہیں، مثلاً کسی شخص کا سانس سورۃ البقرۃ کے شروع میں بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کے کاف پر ٹوٹ گیا، تو اس وقت کاف کو ساکن کر دینا چاہیے، زبر کے ساتھ وقف نہ کریں وقف میں آواز کے ساتھ سانس کا توڑنا بھی ضروری ہے، اسی طرح بے سانس توڑے وقف نہیں ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ بعض لوگ آیت کے ختم پر ساکن تو پڑھتے ہیں، مگر بغیر سانس توڑنے کے دوسری آیت شروع کر دیتے ہیں، یہ بھی بے قاعدہ ہے۔

وقف رسم خط کے تابع ہوتا ہے : اور یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی مجبوری سے جب کسی کلمہ پر وقف کرو، تو وہ کلمہ جس طرح لکھا ہوا ہے، اسی کے موافق وقف کرو، اگر چہ وہ دوسری طرح پڑھا جاتا ہو، پڑھنے کے موافق وقف نہ کریں، مثلاً اَنَا میں جو الف نون کے بعد ہے، وہ ویسے تو پڑھنے میں نہیں آتا، لیکن اس کلمہ پر وقف کرے تو پھر اس الف کو بھی پڑھیں گے، اور پھر جب اس کلمہ کو لوٹا دیں اور اعادہ کریں گے تو اس وقت چونکہ مابعد سے ملا کر وصل کر کے پڑھیں گے اس لئے یہ الف نہیں پڑھا جائیگا ان باتوں کو خوب سمجھ لو، اور یاد رکھو، اس میں بڑے بڑے حافظ بھی غلطی کرتے ہیں۔

تنبیہ : قاعدہ مذکورہ کے اخیر میں جو لکھا ہے، کہ وہ کلمہ جس طرح لکھا ہے، اسّ کے موافق وقف کرو، اس قاعدے سے مندرجہ ذیل الفاظ مستثنیٰ ہیں۔

مستثنیٰ کلمات (جن میں وقف رسم کے تابع نہیں ہوتا)

(۱) اَوْيَعْفُوَا (سورۃ البقرہ ۳۱ ع)۔ (۲) اَنْ تَبُوْٓءَا (سورۃ المائدہ ۵ ع)۔ (۳) لِتَتْلُوَا (سورۃ رعد ۴ ع)۔ (۴) لَنْ نَّدْعُوَا (سورۃ الکهف ۲ ع)۔ (۵) لِيَرْبُوَا (سورۃ روم ۴ ع)۔ (۶) لِيَبْلُوَا (سورۃ محمد ﷺ ۱ ع) (۷) نَبْلُوَا (سورۃ محمد ﷺ ۴ ع)۔ (۸ ۹ ۱۰ ۱۱) چار جگہ اِنَّ ثَمُوْدَا۔ (سورۃ هود سورۃ فرقان سورۃ عنکبوت۔ سورۃ النجم)۔ (۱۲) دوسرا قَوَارِيْرَا (سورۃ دھر ۱ ع)۔ ان تمام کلمات میں الف کسی حال میں بھی نہیں پڑھا جاتا، نہ وقف میں نہ وصل میں۔ وہ کلمات جن کا الف وصل میں نہیں پڑھا جاتا، وقف میں پڑھا جاتا ہے۔ (۱) لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ (صرف سورۃ کهف میں)۔ (۲) اَلرَّسُوْلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) الظُّنُوْنَا (۴) السَّبِيْلَا (تینوں سورۃ الاحزاب میں)۔ (۵) سَلٰسِلَا ۔ (۶) پہلا قَوَارِیْرَا (دونوں سورۃ دھر میں)۔ (۷) اور اَنَا جہاں کہیں بھی آوے، تمام قرآن میں ان تمام لفظوں میں بحالت وصل الف نہیں پڑھا جاتا، اور حالت وقف میں الف پڑھا جاتا ہے، مگر خاص لفظ سَلٰسِلَا کو حالت وقف میں الف کے بغیر پڑھنا بھی مروی ہے، یعنی سَلٰسِلْ ۔

کیفیت وقف کی پانچ اقسام

وقف بالسکون، وقف بالاسکان، وقف بالروم، وقف بالاشمام، وقف بالابدال

قاعدہ نمبر (۲) وقف بالسکون : جس کلمہ پر وقف کیا ہے، اگر وہ ساکن ہے، تب تو اس میں کوئی بات بتانے کی نہیں ((اس پر صرف سانس وآواز توڑ دیں گے، اور اس کو وقف بالسکون کہتے ہیں))

وقف بالاسکان : اور اگر (موقوف علیہ) متحرک ہے، تو اس پر وقف کرنے کے تین طریقے ہیں ایک تو یہی جو آپ جانتے ہیں، کہ اس کو ساکن کر دیا جائیگا، اور سانس وآواز کو توڑ دیا جائے گا، اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔

وقف بالروم : دوسرا طریقہ یہ ہے، کہ اس (موقوف علیہ پر) جو حرکت ہے، اس کو بہت خفیف سا ظاہر کیا جائے، اس کو روم کہتے ہیں، اور اس اندازہ تہائی حصہ ہے، اور یہ زبر میں نہیں ہوتا، صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ کے ختم پر بہت ذرا سا زیر میم کا پڑھ دیا جائے، کہ جس کو بہت پاس والا سن سکے، یا نَسْتَعِيْنُ کے نون پر ایسا ہی ذرا سا پیش پڑھ دیا جائے، اور رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کے نون پر چونکہ زبر ہے، اس لئے یہاں روم نہیں کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقف بالاشمام : تیسرا طریقہ یہ ہے، کہ (موقوف علیہ کی) حرکت کا ہونٹوں سے اشارہ کردیا جائے، یعنی پڑھا بالکل نہ جائے بلکہ اس حرکت کے ظاہر پڑھنے کے وقت جس طرح پیش میں ہونٹ گول ہوجاتے، اسی طرح ہونٹوں کو گول کردیا جائے، اور اس حرف کو بالکل ساکن پڑھا جائے، اور یہ وقف بالاشمام کہلاتا ہے، اور اس کو پاس والا بھی نہیں سن سکتا، اس لئے کہ ایسی حرکت تو زبان سے اداء نہیں ہوتی، البتہ آنکھوں والا پڑھنے والے کے ہونٹوں کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے، کہ اس نے اشمام کیا ہے اور یہ اشمام صرف پیش ہی میں ہوتا ہے، اور زبر وزیر میں نہیں ہوتا مثلاً نَسْتَعِيْنُ کے نون پر پیش ہے اس پیش کو پڑھا تو بالکل نہیں، نون کو بالکل ساکن پڑھا، مگر ہونٹوں کو نون اداء کرنے کے وقت ((فوراً بعد میں)) ایسا گول) بنادیا، جیسے پیش پڑھنے کے وقت بن جاتے ہیں، ذرا چونچ سی بنادی۔

قاعدہ نمبر (۳) : جس کلمہ کے آخر میں تنوین ہو، وہاں بھی روم جائز ہے، مگر حرکت ظاہر کرنے کے وقت تنوین کا کوئی حصہ ظاہر نہ کیا جائے ((یعنی جس طرح ایک زیر اور ایک پیش پر روم کیا جاتا ہے اسی طرح دو زیر اور دو پیش پر بھی روم کیا جاتا ہے، مگر تنوین وقف میں حذف ہوجاتی ہے، نیز دو پیش میں اشمام بھی جائز ہے، (تعلیم الوقف حضرت قاری عبداللہ صاحب مکیؒ) آپ حضرت تھانویؒ کے اور برصغیر کے اکثر بڑے بڑے قرأ کے شیخ ہیں، مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے شیخ القرأ تھے))۔ (ایضاح البیان)

قاعدہ نمبر (۴) وقف بالابدال : تاء جو کہ ھاء کی شکل میں گول (ۃ) لکھی جاتی ہے جیسے رَحْمَةٌ ، اَلْقَارِعَةُ مگر اس پر نقطے بھی دیئے جاتے ہیں، اگر ایسے ۃ پر وقف ہو تو دو باتوں کا خیال رکھیں، ایک تو یہ کہ اس کو ھاء ساکنہ کے طور پر پڑھو، دوسرے یہ کہ وہاں پر روم و اشمام مت کرو (تعلیم الوقف) نیز جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کے آخر میں دو زبر کا تنوین ہو، تو حالت وقف میں اس تنوین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوالف سے بدل دیں گے، جیسے فَـاِنْ كُنَّ نِسَآءً پروقف کیا، توپڑھیں گے ،نِسَآءً ، اوران دونوں تائے مدورہ کوھاء ساکنہ سے بدلنے اوردوزبر کے تنوین کوالف سے بدلنےکووقف بالابدال کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر۵ : عارضی حرکت پرروم اوراشام جائزنہیں

روم اوراشام حرکت عارضی پرنہیں ہوتے، جیسے وَلَـقَـدِ اسْتُهْـزِ ئَ میں اگرکوئی شخص وَلَـقَـدْ پر (اضطرارًا) وقف کرنے لگے، تودال کوساکن پڑھنا چاہئیے، اس کے زیرمیں روم نہ کرے ((کیونکہ یہ زیراجتماع ساکنین کی وجہ سے عارضی طورپرآئی ہے،)) (تعلیم الوقف) اوراس کوعربی پڑھے جان سکتے ہیں، تم کوجہاں جہاں شبہ ہو، کسی عالم سے پوچھ لو۔

قاعدہ نمبر(٦) : جس کلمہ پروقف کرو، اگراس کے آخرمیں تشدید ہو، توروم واشام میں تشدید بدستور باقی رہی گی (تعلیم الوقف) ((جیسے عَـدُوٌّ ، مُسْتَمِرٌّ ، وَلَا جَآنٌّ اگرتشدیدادانہ ہوگی توایک حرف کی کمی واقع ہوکرلحن جلی ہوگی)) ۔

قاعدہ نمبر(٧) دوزبرکی تنوین وقف میں الف سے بدل جائے گی، اوراس الف میں صرف قصریعنی ایک الف مدہوگی، یہ قاعدہ وقف بالابدال کے قاعدہ نمبر۴ کے ذیل میں بیان کردیاہے۔

قاعدہ نمبر(٨) : جس مدوقفی کابیان لمعہ نمبر۱۱ قاعدہ نمبر٦ میں ہواہے، اگرروم کے ساتھ وقف کیا جائے، اس وقت وہ مد(عارض وقفی) نہ ہوگا ((یعنی اس میں صرف قصرکریں گے)) مثلًا اَلرَّحِيْمُ ، نَسْتَعِيْنُ ، میں اگرزیریاپیش کاذراساحصہ ظاہرکرے، توپھرمدنہ کریں گے ((یعنی طول وتوسط روم کے ساتھ نہ ہوگا)) ۔ (تعلیم الوقف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چودھواں (لمعہ فوائد متفرقہ ضروریہ کے بیان میں)

اور گوان میں سے بعض بعض فوائد او پر بھی معلوم ہو گئے ہیں ((گزشتہ لمعات کے ذیل میں)) مگر چونکہ دوسرے مضامین کے ذیل میں بیان ہوئے تھے، شائد خیال نہ رہے، اس لئے ان کو پھر لکھ دیا اور زیادہ تر نئے فائدے ہیں۔

وہ کلمات جن کا الف وصلاً نہیں پڑھا جاتا، اور وقفاً پڑھا جاتا ہے

فائدہ نمبر (۱) : سورہ کہف کے پانچویں رکوع میں لٰكِنَّا هُوَاللّٰه ہے، یعنی لٰكِنَّا میں الف لکھا تو ہے، مگر یہ پڑھا نہیں جاتا، البتہ اگر اس پر کوئی وقف کردے، تو اس وقت پڑھا جائے گا۔

فائدہ نمبر (۲) : سورہ دھر کے شروع میں سَلَا سِلَا یعنی دوسرے لام کے بعد میں الف لکھا تو ہے، مگر یہ بھی نہیں پڑھا جاتا، البتہ وقف کی حالت میں الف کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں طرح درست ہے، اور پہلے لام کے بعد جو الف لکھا ہے، وہ ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔

فائدہ نمبر (۳) : اسی سورۃ دھر میں وسط کے قریب قَوَارِيْـرَا قَوَارِيْرَا دو دفعہ ہے، اور دونوں کے اخیر میں الف لکھا ہے، سو ان کا قاعدہ یہ ہے، کہ دوسرے قَوَارِيْرَا میں تو کسی حال میں الف نہیں پڑھا جاتا، ((نہ وقف میں نہ وصل میں، اسی طرح کے کلمات جن میں رسم کے خلاف وقف ہوتا ہے، تیرھویں لمعہ میں بیان ہو چکے ہیں)) اور پہلی جگہ اگر وقف کرو تو الف پڑھا جائے گا، اور وصل میں نہیں پڑھا جائے گا، اور زیادہ عادت یہ ہے کہ پہلی جگہ (آیت ہونے کی وجہ سے) وقف کرتے ہیں اور دوسری جگہ نہیں کرتے، تو وقف میں پہلی جگہ الف پڑھو، اور دوسری جگہ مت پڑھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فائدہ نمبر(۴) : قرآن میں ایک جگہ امالہ ہے، یعنی سورۃ ھود میں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا کی (راء) میں اس کا بیان لمعہ نمبر ۸ قاعدہ نمبر ۴ میں دیکھ لو۔

فائدہ نمبر(۵) : سورۃ حٰمٓ سجدہ میں ایک جگہ تسہیل ہے، ءَاَعْجَمِیٌّ ((کے دوسرے ہمزہ میں)) اس کا بیان بارھویں لمعہ کے قاعدہ نمبر ۱ میں گزرا ہے، دیکھ لو۔

فائدہ نمبر(٦) : سورۃ حجرات میں بِئْسَ الِاسْمُ میں اَلْاِسْمُ کے ہمزے نہیں پڑھے جاتے، بلکہ اس کے لام کو زیر دے کر سین سے ملا دیتے ہیں، اس کا بیان بھی بارھویں لمعہ کے قاعدہ نمبر ۲ میں گزرا ہے۔

فائدہ نمبر(۷) : لَئِنْ بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ اور فَرَّطْتُّمْ اور مَا فَرَّطْتُّ میں ادغام ناتمام ((یعنی ادغام ناقص ہوگا)) یعنی طاء کو تاء کے ساتھ ملا کر مشدد کر کے اس طرح پڑھا جائے گا کہ طاء اپنی صفت استعلاء و اطباق کے ساتھ بدون قلقلہ کے پُر اداء ہو، اور تاء باریک اداء ہو ۔ اور اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں بہتر یہی ہے، کہ پورا ادغام ((یعنی ادغام تام)) کیا جائے ،یعنی قاف بالکل نہ پڑھا جائے بلکہ قاف کو کاف سے بدل کر دونوں کو ملا کر مشدد کر کے پڑھا جائے ((اور ادغام ناقص کہ قاف کی صفت استعلاء کو باقی رکھ کر پُر اور کاف کو باریک پڑھا جانا اگر چہ جائز ہے مگر غیر اولی ہے)) ۔

فائدہ نمبر(۸) : نٓ وَالْقَلَمِ اور یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ میں نون اور سین کے بعد جو واؤ ہے، یَرْمَلُوْن کے قاعدہ کے موافق جس کا ذکر دسویں لمعہ کے قاعدہ نمبر ۳ میں آچکا ہے، اس واؤ میں ادغام ہونا چاہیے، مگر ادغام نہیں کیا جاتا ((البتہ جب شاطبیہ کے طریق پر نہ پڑھیں، بلکہ طیبہ کے طریق پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں، تو ادغام بھی درست ہے)) ۔

فائدہ نمبر(۹) : سورۃ یوسف کے دوسرے رکوع میں لَا تَأْمَنَّا ہے، اس میں ((ادغام کرتے ہوئے یعنی)) نون کی تشدید اور غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو پیش کے اداء کرنے کی طرح گول کر کے اشمام کیا کرو((یا اظہار کرتے ہوئے روم کیا کرو))۔

فائدہ نمبر(۱۰) : قرآن مجید میں کہیں کہیں سکتہ لکھا ہوا پاؤ گے، اس کا مطلب یہ ہے، کہ وہاں ذرا ٹھہر جاؤ، مگر سانس مت توڑو، اور باقی سب قاعدے اس میں وقف کے جاری ہوں گے((یعنی متحرک ساکن ہو جائے گا، آواز ٹوٹ جائے گی وغیرہ صرف سانس نہیں ٹوٹے گا))۔

مثلاً سورۃ قیامہ میں مَنْ سکتہ رَاقٍ تو یرملون کے قاعدہ کے مطابق نون، راء میں مدغم نہیں ہوگا کیونکہ سکتہ جب حکم میں وقف کے سمجھا، تو گویا نون اور راء میں اتصال نہ رہا، اس لئے ادغام نہیں ہوا اسی طرح سورۃ کہف میں ہے عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا تو اگرچہ عِوَجًا پر وقف نہ کریں، اور مابعد سے ملا کر پڑھیں تو اخفاء نہیں ہوگا، بلکہ زبر کی تنوین کو الف سے بدل کر(الف پر) سکتہ کیا جائے گا، اور تمام قرآن میں حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں کل چار سکتے ہیں ((اور انہیں معنوی سکتے کہتے ہیں ، البتہ طیبہ جزری کے طریق پر لفظی سکتے بھی ہیں جیسے قَدْ اَفْلَحَ کے دال پر مگر شاطبیہ کے طریق پر لفظی سکتے نہیں ہیں، صرف چار معنوی سکتے ہیں)) ایک سورۃ قیامہ میں اور دوسرا سورۃ کہف میں جو مذکور ہوئے ہیں، اور تیسرا سورۃ یٰس میں مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ کے الف پر، جبکہ مابعد سے ملا کر وصل کر کے پڑھا جائے ((اور اگر وقف کیا جائے، تو پھر سکتہ کی ضرورت نہیں رہتی)) اور چوتھا سکتہ سورۃ مُطَفِّفِين میں كَلَّا بَلْ سکتہ کے لام ساکن پر ہے، باقی ان کے سوا سورۃ فاتحہ وغیرہ میں سکتہ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب کہ بعض جہلا اَلْحَمْدُ کے دال پر لِلّٰهِ کی ہاء پر مٰلِكِ، اِیَّاكَ ،وَاِیَّاكَ کے کاف پر اَنْعَمْتَ کے تاء پر اور اَلْمَغْضُوْبِ کی باء پر سکتہ کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر سکتہ نہ کیا گیا، تو شیطان کے نام بن جائیں گے، یہ بالکل غلط بات ہے، اور اس کی کوئی اصل نہیں ۔ (ایضاح البیان)

فائدہ نمبر(۱۱) : قرآن مجید میں جہاں پیش آئے ، اسے واؤ معروف کی سی بو دے کر پڑھو ((یعنی باریک اور لطیف پڑھو)) اور جہاں زیر آئے اس کو یاء معروف کی سی بو دے کر پڑھو، ہمارے ملک میں پیش کو ایسا پڑھتے ہیں، کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے ،تو واؤ مجہول پیدا ہوتی ہے، اور زیر کو ایسا پڑھتے ہیں کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے ،تو یائے مجہول پیدا ہوتی ہے، یہ بات عربی زبان کے خلاف ہے، ایسا مت کرو، بلکہ پیش کو ایسا پڑھو، کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے ،تو واؤ معروف پیدا ہو، اور زیر کو ایسا پڑھو، کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے تو یاء معروف پیدا ہو ((اور زبر کے اداء کرنے میں بعض لوگ منہ زیادہ کھول دیتے ہیں، اور ان حرکتوں کو ڈھیلا پڑھتے ہیں، لہٰذا زیر، پیش، زبر کے صحیح اداء کرنے کو ماہر استاذ سے سن کر سیکھ لو، صرف لکھا ہوا دیکھنے سے شاید سمجھ میں نہ آئے، واؤ، یاء معروف کی مثالیں نُوْرٌ اور جَمِیْلٌ ہیں، اور مجہول کی مثالیں مَوْرُ اور دَرْوَیْشْ ہیں)) ۔(ایضاح البیان)

فائدہ نمبر(۱۲) : جب واؤ یا یاء مشدد پر وقف ہو تو ذرا سختی سے تشدید کو بڑھانا چاہیئے، تا کہ تشدید باقی رہے ((کہ دو حرفوں جتنی دیر لگا کر اداء کیا جائے ، تا کہ حروف مدہ کی طرح اشباع اور مخفف ہونے سے بچ جائے)) جیسے عَدُوٌّ اور عَلَى النَّبِیِّ ۔

فائدہ نمبر(۱۳) : سورۃ یوسف میں ہے، لَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ اور سورۃ علق میں ہے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ اگر لَیَكُوْنًا اور لَنَسْفَعًا پر وقف کرو، تو الف سے پڑھو، یعنی تنوین مت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھو ((کہ ان دونوں میں نون خفیفہ ہے جو فعل کے ساتھ ہوتا ہے، لیکن لکھنے میں نہیں آتا، لہٰذا رسم کے مطابق دوزبر کے تنوین کو الف سے بدل کر پڑھا جائے گا)) ۔

فائدہ نمبر (۱۴) : چار لفظ قرآن مجید میں ایسے ہیں، کہ لکھے تو صاد سے جاتے ہیں، مگر اس پر چھوٹا سا سین لکھ دیتے ہیں، اس کا قاعدہ سمجھ لو، ایک سورۃ بقرہ میں ہے، يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۔
دوسرا سورہ اعراف میں فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ان دونوں جگہوں میں (صاد کی بجائے) سین پڑھو تیسرا سورۃ طور میں ہے، أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ اس میں چاہے سین پڑھو، چاہے صاد پڑھو، چوتھا سورۃ غاشیہ میں بِمُصَيْطِرٍ اس میں صاد پڑھو۔

فائدہ نمبر (۱۵) : کئی مواقع قرآن مجید میں ایسے ہیں، کہ لکھا ہوا ہے، لَا اور پڑھا جاتا ہے لَ پڑھتے وقت اس کا بہت خیال رکھو ، یعنی الف نہ پڑھو ، ایک سورۃ آل عمران میں لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ، دوسرا سورۃ توبہ میں وَلَا اَوْضَعُوْا ، تیسرا سورۃ نمل میں اَوْلَا اَذْبَحَنَّهٗ چوتھا وَ الصّٰٓفّٰتِ میں لَاِلَى الْجَحِيْمِ ، پانچویں سورۃ حشر میں لَاَنْتُمْ اَشَدُّ ، اسی طرح سورۃ آل عمران میں پندرھویں رکوع میں لکھا ہے، اَفَـائِنْ اور پڑھا جاتا ہے اَفَـئِنْ ، اور چند مقامات میں لکھا ہوا ہے، مَلَائِـهٖ اور پڑھا جاتا ہے، مَلَـئِـهٖ، اور سورۃ کہف کے چوتھے رکوع میں لکھا ہوا لِشَاىْءٍ اور پڑھا جاتا ہے لِشَيْءٍ، اور بعض جگہ لکھا ہوا نَبَاىٔ ،اور پڑھا جاتا نَبَئٖ ۔

تنبیہ : مذکورۃ قاعدے اکثر تو وہ ہیں جن میں کسی کا اختلاف نہیں، اور جن میں اختلاف ہے میں نے ان میں سے امام حفص رحمۃ اللّٰہ علیہ کے قواعد لکھے ہیں، جن کی روایت کے موافق ہم لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں ((مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے بعض کلمات کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جناب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے کئی کئی طرح پڑھنے کی اجازت فرمائی ہے مثلاً عَلَيْهِمْ کو عَلَيْهُمْ، مٰلِكِ کو مَلِكِ ، وَمَا يَخْدَعُوْنَ کو وَمَا يُخَادِعُوْنَ وغیرہ، اسی طرح کے اختلاف کو اختلاف قرأت کہتے ہیں اور یہ قرأتیں جو صحابہ کرام ﷺ اور ان کے شاگردوں سے ثابت ہیں، مشہور سات قرأتیں جو سات مشہور قرأ وائمہ قرأت سے منسوب ہیں (۱) امام نافع مدنی (۲) امام ابن کثیر مکی (۳) امام ابوعمر بصری (۴) امام ابن عامر شامی (۵) امام عاصم کوفی (۶) امام حمزہ کوفی (۷) امام کسائی، پھران قرأ میں سے ہر ایک امام کے دو دو راوی ہیں، امام عاصم کوفی کے دو راوی امام ابوبکر شعبہ اور امام حفص ہیں، اسی کتاب میں قرأت کے اختلاف کے موقعوں میں حفص کی روایت کے مطابق قاعدے لکھے گئے ہیں، جن کی روایت ساری دنیا میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے، اور ہم بھی اسی کے مطابق پڑھتے ہیں)) ۔

امام حفص کی سند رسول پاک ﷺ تک تین واسطوں سے پہنچتی ہے

اور حفص نے قرآن مجید حاصل کیا ہے، امام عاصم کوفی تابعی سے، اور انہوں نے زر بن حبیش اسدی اور عبداللہ بن حبیب سلمی ان دونوں نے حضرت عثمان ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت زید بن ثابت ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ اور حضرت ابی بن کعب ﷺ ان پانچ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے قرآن مجید حاصل کیا اور ان سب حضرات نے حضرت رسول مقبول ﷺ سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

چاند کا پورا لمعہ (روشنی) بھی چودھویں رات کو ہوتا ہے، اور یہاں بھی چودھویں لمعہ کے ختم پر سب مضامین پورے ہوگئے ہیں، اس لئے یہاں پہنچ کر رسالہ ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو نافع اور مقبول فرمائے، طالب علموں سے خصوصاً بچوں سے خصوصی قدردیبوں سے ((یعنی حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین جن کی فرمائش پر یہ رسالہ لکھا ہے، رضائے مولیٰ کی دعا کا طالب ہوں۔

اشرف علی تھانوی عفی عنہ ۵ صفر ۱۳۳۴ھ

((بندہ پُرتقصیر فیاض الرحمٰن علوی بھی جملہ معلمین و متعلمین سے فلاح دارین اور حسن خاتمہ کی دعا کا طلبگار ہے، اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے، کہ تسہیلات کی اس سعی کو اپنی رضاء کے لئے مقبول فرمائیں، جس طرح اس کتاب کو شرف قبول بخشا، اسی طرح اس کی تسہیل کو بھی فائدہ مند بنائیں، اور میرے اساتذہ کرام اور جملہ ناقلین قرآن وعلوم قرآن وتجوید وقرأت کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول بخشیں، اور جنت کے اعلیٰ درجات پر سرفراز فرمائیں)) اٰمین یا ربّ العلمین۔

وأخر دعوانا بتوفيق ربنا ان الحمد لله رب العٰلمين والصلواة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين وعلى اٰله وصحبه الطاهرين الطيبين وارحمنا معهم برحمتك يا ارحم الراحمين -

تمت بالخیر

مرتب تسہیلات

فیاض الرحمٰن علوی ۲۴ ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات

کمپوزنگ : قاری سید جمال الدین الترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد مکیہ

متن

امام فن حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن مکیؒ رحمہ اللہ تعالیٰ

تسہیلات

الاستاذ المقری فیاض الرحمٰن علوی

بانی ومہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآ نمک منڈی پشاور

مکتبہ علویہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

فون نمبر 2210650 -091

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین فوائد مکیہ

1	پیش لفظ			3
2	مقدمۃ الکتاب			6
3	باب اول	فصل اول	استعاذہ ، بسملہ	8
4		دوسری فصل مخارج		12
5		تیسری فصل	صفات لازمہ کی تشریح وتفصیل	16
6		چوتھی فصل	جدول ہر حرف کی صفات لازمہ	22
7		پانچویں فصل	صفات ممیزہ بحث تمایز بین الحرفین	23
8	دوسرا باب	پہلی فصل	تفخیم وترقیق	26
9		دوسری فصل	نون ساکن وتنوین کے احکام	30
10		تیسری فصل	میم ساکن کے احکام	31
11		چوتھی فصل	حروف غنہ	32
12		پانچویں فصل	ھاء ضمیر	33
13		چھٹی فصل	ادغام کی تفصیلی بحث	34
14		ساتویں فصل	ہمزہ کے قواعد	38
15		آٹھویں فصل	حرکات کی اداء کا طریقہ	42
16	تیسرا باب	پہلی فصل	اجتماع ساکنین	45
17		دوسری فصل	مد کی بحث	48
18		تیسری فصل	مقدار اور اوجہ مد	51
19		چوتھی فصل	وقف	62
20	خاتمہ	پہلی فصل	علوم چہارگانہ	71
21		دوسری فصل	لہجہ	77
22			جدول، تعوذ، بسملہ، رب العٰلمین	81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد: کتاب فوائد مکیہ حضرت استاذ الاساتذہ شیخ العرب والعجم امام القرأۃ والمجودین مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی ثم آلہ آبادیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، جو برصغیر پاک وہند اور افغانستان وغیرہ مدارس دینیہ وتجویدیہ کے نصاب تعلیم میں سالہا سال سے شامل ہے، جس کی واضح وجہ قراء پاک وہند کی اکثریت کا کتاب کے مؤلف کی بالواسطہ شاگردی کے ساتھ ساتھ کتاب کی افادیت اور انتہائی اہم اور دقیق وضروری مسائل تجوید وقرأت پر مشتمل ہونا بھی ہے، کتاب کی عبارت اردو میں ہونے کے باوجود مختصر ہونے کی وجہ سے عام طلبہ کی استعداد اور سمجھ سے بالاتر ہونے کے پیش نظر حضرت مؤلفؒ کے قابل فخر تلامذہ اور ماہرین قرأت نے اس کتاب کو آسان اور سہل کرنے کی غرض سے حواشی لکھے ہیں۔ حضرت شیخ القرأت المقری عبدالمالکؒ متوفی ۱۳۷۹ء نے تعلیقات مالکیہ کے نام سے اور حضرت شیخ القرأت مولانا محب الدین احمد صاحب آلہ آبادیؒ نے حواشی مرضیہ کے نام سے اور حضرت شیخ المقرئین استاذ الاساتذہ واستاذی مولانا محمد شریف صاحب نور اللہ مرقدہ نے توضیحات مرضیہ کے نام سے حواشی رقم فرمائے ہیں، آخرالذکر حواشی نے کتاب کو مکمل حل کر دیا ہے، تاہم بندہ ناچیز عرصہ تیس برس سے تجوید وقرأت کی تدریس کے دوران آج کے طلباء کی سہل نگاری کو دیکھتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچا ہے، کہ طلباء اب حواشی وشروح کو دیکھنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زحمت نہیں اٹھاتے، لہٰذا باقی اسلامی ممالک کے تعلیمی نظام اور یونیورسٹیوں کی نصابی کتب کی طرح کتاب کے متن کی مغلق عبارتوں کو سہل کردیا جائے، اور اساتذہ کرام کی تعلیمات اور شروح وحواشی کی روشنی میں اگر چہ اصل کتاب میں قدرطوالت ہوجائے، عبارت کو سلیس اور سہل کردیا جائے، تاکہ طلباء دوران درس تمام کی تمام عبارت اساتذہ کے سامنے پڑھیں، اور اسے سمجھتے جائیں، اور طلباء کو زیادہ کاوش بھی نہ کرنی پڑے، البتہ تسہیلات کی عبارت کو قوسین ((ـ)) میں لکھا ہے، تاکہ مصنفؒ کی اصل عبارت واضح رہے، اللہ تعالیٰ میری اس سعی ناچیز کو خیر عام کا سبب بنائے، اور شرف قبول سے نوازیں اور توشہ آخرت بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

فیاض الرحمٰن العلوی

اصطلاحات

(((۱) نام کتاب فوائد مکیہ کی وجہ تسمیہ (۲) مقدمہ (۳) باب وفصل (۴) مخرج (۵) صفت

(۱) فوائد مکیہ کے نام کی وجہ تسمیہ: اس کتاب کے مصنف امام فن استاذ الاساتذہ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی ثم آلہ آبادیؒ نے تجوید وقرأت کا علم وفیض مکہ مکرمہ مدرسہ صولتیہ میں حاصل کیا ہے، اس لئے اسی مناسبت سے اس کا نام فوائد مکیہ یعنی مکۃ المکرمہ کے فوائد رکھ دیا گیا ہے

(۲) مقدمہ: دال کے زیر وزبر دونوں سے درست ہے، کسی علم وفن کے وہ مسائل جو اس کے مبادی کہلاتے ہیں، مثلاً علم کی تعریف، موضوع، غرض وغایت، فائدہ اور حکم انہیں اصل مسائل سے پہلے بیان کیا جاتا ہے، اور اس کے لئے اکثر مقدمہ کا عنوان تحریر کیا جاتا ہے، نیز مقدمہ کی دو قسمیں ہیں، ایک مقدمۃ العلم اور دوسری مقدمۃ الکتاب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ الکتاب میں مبادیات کے ساتھ ساتھ کتاب سے متعلق ضروری ھدایات اور رموز بیان کی جاتی ہے، اس اعتبار سے مقدمۃ العلم کو مستلزم ہے۔

(۳) باب، فصل: کسی علم کے وہ مسائل جن میں آپس میں تعلق وربط ہوتا ہے، باب کے تحت اور پھر طلباء کے سہولت کے لئے یا ان مسائل میں بعض چیزوں کے فرق کو سامنے رکھتے ہوئے فصل کے عنوان کے تحت تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

(۴) مخرج بروزن مفعل اسم ظرف ہے، جس کے معنٰی جائے خروج، نکلنے کی جگہ کے ہیں، منہ جس حصے سے حروف نکلتے ہیں، اس کو مخرج کہتے ہیں۔

مخارج کی جملہ تفصیل جمال القرآن، معلم التجوید، تجوید القرآن، اور الوجیزہ وغیرہ میں آئی ہے۔

(۵) صفت: مَاقَامَ بِالشَّیْءِ مِنَ الْمَعَانِیْ کَالْعِلْمِ وَالسَّوَادِ (وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے سہارے قائم ہو، جیسے علم اور سیاہی)۔

اصطلاحی تعریف: حروف کے مخرج سے اداء ہوتے وقت جو کیفیات انہیں لاحق ہوا کرتے ہیں، ان کو صفات کہتے ہیں، تفصیل معلم التجوید اور الوجیزہ، میں ہیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِ نَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

جاننا چاہیئے ، کہ قرآن کو قواعد تجوید سے پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے ((تجوید کے مطابق قرآن کا پڑھنا فرض عین ، اور تجوید کا علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، اس لئے)) اگر تجوید سے قرآن نہ پڑھا گیا، تو پڑھنے والا خطاوار یعنی گنہگار کہلائے گا ((اس لئے کہ فرض کے ترک سے حرام کا اور مستحب کے ترک سے مکروہ کا مرتکب ہوگا ، جبکہ مخارج اور صفات لازمہ شرعاً فرض ہے، اور صفات عارضہ اور بعض دوسرے قواعد مستحب ہیں)) پھر اگر ایسی غلطی ہوئی ، کہ ایک حرف دوسرے حرف سے بدل گیا، جیسے (۱) اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْھَمْدُ پڑھ لیا (۲) یا کوئی حرف بڑھا یا ، گھٹا دیا ، یا حرکت کو لمبا کر کے مدہ بنا دیا ، مدہ کو کم کر کے حرکت بنا دیا (۳) یا حرکت میں غلطی کی ، زبر کی جگہ زیر ، پیش ، یا پیش کی جگہ زبر زیر وغیرہ پڑھ لیا (۴) یا ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن پڑھ لیا (۵) مشدد کو مخفف یا مخفف کو مشدد کر دیا ، تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا ((یہ پانچ قسم کی غلطیاں لحن جلی کہلاتی ہیں ، جن سے معنٰی بدل جاتے ہیں ، اور لفظ کی عربیت فوت ہوجاتی ہے اس لئے اس کا ارتکاب حرام ہے)) اور اگر لفظ کا ہر حرف مع حرکت وسکون کے ثابت رہے ((یعنی مندرجہ بالا پانچ قسم کی غلطیوں میں سے کسی کا ارتکاب نہ ہو)) البتہ صرف ایسی غلطی ہو، جس سے بعض صفات جو تحسین حرف سے تعلق رکھتی ہیں ، اور غیر ممیزہ ہیں ، اگر یہ ادا نہ ہو، تو خوف عقاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وتھدید کا ہے پہلی قسم کی غلطیوں کو لحن جلی اور دوسری قسم کی غلطیوں کو لحن خفی کہتے ہیں ((چونکہ صفات عارضہ کا تعلق حروف کی خوبصورتی سے ہے، نیز ایک مخرج کے دوحرفوں میں جدائی کرنے میں ان کا کوئی دخل نہیں ہوتا اس لئے یہ غیر ممیزہ ہوتی ہیں اگر یہ اداء نہ ہوتو حروف کا حسن وخوبصورتی فوت ہوجاتی ہے جومطلوب ومستحب اور آداب قرآن میں سے ہے، جس سے لحن خفی لازم آتی ہے جس پر اللہ تعالی کی ناراضگی غصہ اور سزا کا خطرہ ہے لھذا لحن خفی کے ارتکاب سے بھی بچنا ضروری ہے))۔

مبادیات تجوید

تجوید کی لغوی تعریف: تجوید کے معنی عمدہ کرنا، سنوارنا۔

اصطلاحی تعریف: ہر حرف کو اپنے مخرج سے مع جمیع صفات کے اداء کرنا ((یعنی اس میں جو صفات لازمہ وعارضہ پائی جاتی ہے، ان کو اداء کرنا تجوید کہلاتا ہے))۔

موضوع: تجوید کا موضوع حروف تہجی (یعنی الف سے یاء تک انتیس حروف ہیں)۔

غرض وغایت: تجوید کی غرض وغایت تصحیح حروف (یعنی قرآن مجید کے حروف وکلمات کی صحیح اداء حاصل کرنا) لہجہ وخوش آوازی سے پڑھنا امر زائد مستحسن ہے ((یعنی ایک ایسا کام ہے جو تجوید کا جزو تو نہیں، مگر ایسا زائد بھی نہیں جو ناپسندیدہ ہو، بلکہ مستحب اور مستحسن کام ہے، جو احادیث مبارکہ آثار صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم اور ارشادات اکابر امت سے ثابت ہے)) شرط یہ ہے، کہ اگر تجوید کے قواعد کے خلاف نہ ہو، اور اگر خلاف ہوتو پھر لحن خفی اگر لازم آئے، تو ایسا لہجہ مکروہ، اور اگر لحن جلی لازم آئے تو حرام وممنوع ہے، اور پڑھنے اور سننے دونوں کا ایک ہی حکم ہے جس طرح غلط پڑھنا ناجائز ہے، اسی طرح غلط سننا بھی ناجائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول ، فصل اول

استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں

قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے استعاذہ ((یعنی اَعُــوْذُ بِــاللّٰــهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) کا پڑھنا نہایت ضروری ہے ((اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے، فَـإِذَا قَـرَأْتَ الْـقُـرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، یعنی جب آپ قرآن مجید پڑھنے کا ارادہ کریں ،تو شیطان مردود سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگ لیا کریں) پھر استعاذہ کے واجب یا مستحب ہونے میں علماء کا مختلف رائے ہے، بہر حال عملاً وعرفاً استعاذہ ضروری اور تلاوت کا شعار ہے))اور اس کے الفاظ یہ ہیں، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ،گو اور طرح سے ((یعنی اَعُوْذُ بِا للّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یا اَعُوْذُ بِا للّٰهِ الْقَادِرِ مِنَ الشَّيْـطٰـنِ الْـغَــادِرِ وغیرہ)) کے الفاظ سے بھی ثابت ہے، مگر بہتر یہ ہے، کہ انہی الفاظ سے استعاذہ کیا جائے ((اس لئے کہ یہ الفاظ مشہور اور مسنون ہونے کے ساتھ سورۃ نمل کے الفاظ سے مطابقت رکھتے ہیں اور اَسْتَعِيْذُ کی بجائے اَعُوْذُ کے الفاظ اس لئے استعمال کئے گئے ہیں ، کہ قرآن مجید میں قُــلْ اَعُــوْذُ سے ان ہی کی تعلیم دی گئی ہے، اور ابتداء قرآت میں یا درمیان قرآت میں جب سورۃ شروع کی جائے ،تو بسم اللہ کا پڑھنا ضروری ہے، سوائے سورۃ توبہ کے ((کہ اس کی ابتداء میں قرآن مجید میں بسم اللہ لکھی ہوئی نہیں ہے، نیز یہ وجہ بھی ہے کہ سورۃ توبہ قتال کے حکم کے ساتھ نازل ہوئی ہے، یا یہ سورۃ انفال کا ہی حصہ ہے کوئی مستقل سورۃ نہیں ہے))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البتہ اوساط اور اجزاء میں اختیار ہے چاہے بسم اللہ پڑھے چاہے نہ پڑھے ((اگر کسی سورۃ کے وسط (درمیان) سے یا جزو (سیپارہ) سے تلاوت شروع کی جائے تو حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھی جائے گی، نہ کہ محل کی وجہ سے، اس لئے کہ بسم اللہ کا محل ابتداء سورۃ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ (ہر وہ کام جو عزت والا ہو، اور اگر اس کی شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے، تو اس میں برکت نہیں ہوتی))۔

تعوذ و بسملہ کے فصل و وصل کی چار صورتیں

اعوذ اور بسم اللہ پڑھنے کی چار صورتیں ہیں (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی ۔

(۱) ابتداء قرأت از ابتداء سورۃ میں مندرجہ بالا چاروں صورتیں جائز ہیں ((البتہ فصل اول وصل ثانی بہتر ہے، اس سے تعوذ کا غیر قرآن ہونا اور بسم اللہ کا جزو سورۃ واضح ہو جاتا ہے، فن کی معتبر کتابوں میں تعوذ کو قرأت سے قطع کرنے کو مستحب کر دیا گیا ہے (دیکھو منار الھدیٰ فی الوقف والابتداء صفحہ نمبر

(۲) ابتداء قرأت درمیان سورۃ سے ہو، تو دو صورتیں جائز "یعنی فصل کل اور وصل اول فصل ثانی اور دو نا جائز ہیں، یعنی وصل کل اور فصل اول وصل ثانی" البتہ بعض کے نزدیک ان کو جائز قرار دیا گیا ہے، مگر پہلا قول ہی معتبر ہے، اور قرأ کا عمل بھی اسی پر ہے، اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، تو وصل اور فصل دونوں صورتیں جائز ہیں، ہاں اگر آیت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو، تو پھر وصل جائز نہیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) ''ابتداء سورت درمیان قرأت'': یعنی جب ایک سورۃ کو ختم کر کے دوسری شروع کرے، تو تین صورتیں جائز ہیں، اور چوتھی صورت جائز نہیں۔

یعنی (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی یہ تینوں تو جائز ہیں، اور وصل اول فصل ثانی جائز نہیں ((کہ اس سے بسم اللہ کا تعلق اوائل سورۃ سے نہیں، بلکہ ختم سورۃ سے ہوتا ہے جو کہ غلط ہے))۔

فائدہ : امام عاصمؒ کے نزدیک جن کی روایت حفص تمام جہاں میں پڑھی جاتی ہے، ان کے ہاں بسم اللہ ہر سورۃ کا جزء ہے، تو اس لحاظ سے جس سورۃ کو قاری بلا بسم اللہ پڑھے گا، تو وہ سورۃ امام عاصمؒ کے نزدیک ناقص (یعنی نامکمل ہوگی) ایسے ہی اگر سارا قرآن پڑھا جائے، تو جتنی سورتوں میں بسم اللہ نہیں پڑھی ہے، اتنی آیتیں قرآن مجید میں کم ہوں گی ((مگر یہ امر ظاہر ہے کہ بسم اللہ کا جزء ہر سورۃ ہونا امر قطعی نہیں، کیونکہ مجتہدین وفقہاء کا اختلاف ہے، احناف جزء قرآن کے قائل ہیں، اور شوافع جزء ہر سورۃ کے قائل، ایسے ہی ابن کثیر مکیؒ، عاصم کوفی ؒ، اور کسائی کوفی ؒ، وغیرہ قرأ مبسملین کی طرف نسبت اعتقاد جزء ہر سورۃ کا ہونا امر ظنی ہے، قطعی نہیں، کیونکہ کتب تجوید وقرأت اور تفسیر میں جن کے مؤلف شافع المذھب ہیں، ان کا قول ہے کہ یہ قرأ جزء ہر سورۃ کے قائل ہیں، اور ان قرأ سے روایت جزئیت ہر سورۃ کے نظر سے نہیں گذری البتہ بسم اللہ پڑھنے کی روایت ان قرأ سے قطعی ہے، اور اعتقاد جزئیت مسئلہ فقہی ہے، علم قرأت سے اس کو اعتقادی حیثیت سے کوئی تعلق نہیں، نیز قرأ مبسملین جو قائل نہیں ہیں، یہ تمام قرأ عشرہ جب سورۃ کے آخر پر وقف کر دیا جائے، اور نئے سانس سے دوسری سورۃ شروع کی جائے، تو بسم اللہ پڑھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، قراُ کا اختلاف صرف اور صرف وصلاً بین السورتین ہے۔

فائدہ : ساری دنیا میں زیادہ تر روایت حفص ؒ کے پڑھنے کا رواج ہونے کی وجہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور مقبولیت ہے، ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ، اسباب کے طور پر زیادہ ممکن ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کا امام عاصم کوفی ؒ کا شاگرد ہونا ہے بلکہ امام اعظم ؒ اور امام حفص ؒ دونوں ہم سبق بھی ہیں، اس لئے ممکن ہے، کہ احناف میں فقہی مسائل میں امام ابوحنیفہ ؒ کی تقلید کے ساتھ ساتھ قرأت قرآن میں اپنے امام کے رفیق درس حضرت حفص ؒ کی تقلید کی ہو، اور ان کی قرأت کو اختیار کرلیا ہو، اور احناف بھی دنیا میں زیادہ ہے اور پھر حرکات اور نقطے بھی اس کے موافق لگائے گئے ہو، اور شوافع اور دوسرے آئمہ ھدیٰ کے مقلدین نے بھی سہولت کی وجہ سے اسی کو اختیار کرلیا ہو، واللہ اعلم))۔

فائدہ : اگر درمیان قرأت کوئی کلام اجنبی ہوگیا ہو، یعنی جس کا تعلق قرأت قرآن سے نہ ہو، گو کہ سلام کا جواب کسی کو دیا ہو، تو پھر استعاذہ کو دہرانا چاہیئے۔

((**فائدہ :** قرآن ختم کرنے کے بعد دوبارہ شروع کرنے اور درمیان تلاوت وقف کی نسبت سے زیادہ سکوت وخاموش رہنے کے بعد استعاذہ کا دہرانا ضروری ہے، بلا وجہ سکوت سے اعراض عن القرأت لازم آتا ہے، ہاں اگر معنیٰ کے افہام وتفہیم کی غرض سے یہ سکوت ہو، تو استعاذہ کی ضرورت نہیں))۔

فائدہ : قرأت جہریہ میں استعاذہ جہر کے ساتھ ہونا چاہیئے، اور اگر آہستہ سے یا دل میں استعاذہ کرلیا جائے، تو بھی کوئی حرج نہیں، بعض کا قول ایسا ہی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((**فائدہ**: نماز میں قرأت بالجہر ہو یا بالسّر، استعاذہ آہستہ ہی ہوگا، البتہ غیر نماز میں قرأت کے تابع ہوگا، اس لئے سورۂ نحل کی آیت میں بالجہر یا بالسّر کی کوئی قید نہیں ہے))۔

دوسری فصل (مخارج کے بیان میں)

مخارج حروف کے چودہ ہیں، یہ تعداد قرّاءؒ وغیرہ کے قول پر ہے۔

پہلا مخرج: اقصٰی حلق اس سے (الف ، ہمزہ ، ھاء) نکلتے ہیں۔

دوسرا مخرج: وسط حلق، اس سے (عین ، حاء) نکلتے ہیں۔

تیسرا مخرج: ادنٰی حلق، اس سے (غین ، خاء) نکلتے ہیں ((قرّاء نے جوف کو الگ مخرج نہیں مانا، اس لئے الف جو تحقیقی طور پر ہوائی وجوفی حرف ہے اور جوف کی ابتداء بھی مبدء مخارج اقصٰی حلق سے ہوتی ہے، لہٰذا قرّاء نے اسی کو الف کا مخرج قرار دی ہے، جبکہ بعض حضرات مبردؒ وغیرہ الف اور ہمزہ کو ایک ہی حرف کہتے ہیں، مگر جمہور کے نزدیک الف جدا، اور ہمزہ جدا حرف ہے))۔

چوتھا مخرج: اقصٰی لسان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو، اس سے ''قاف'' نکلتا ہے۔

پانچواں مخرج: قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر اس سے ''کاف'' نکلتا ہے، ان دونوں حرفوں یعنی قاف اور کاف کو حروف لہویہ کہتے ہیں۔

چھٹا مخرج: وسط لسان اور اس کے مقابل کا تالو اس سے ''جیم، شین اور یاء'' نکلتے ہیں۔

((یاء خواہ مدہ ہو، یا غیر مدہ، قرّاء کے نزدیک اس کا مخرج وسط لسان اور تالو ہی ہے))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتواں مخرج: حافہ لسان اور اوپر کی داڑھوں کی جڑ، اس سے ''ضادؔ'' نکلتا ہے۔

آٹھواں مخرج: طرف لسان اور دانتوں کی جڑ، اس سے ''لام، نون اور راء'' نکلتے ہیں ((دانتوں کی جڑ سے مراد ثنایا، رباعی، اور ضواحک ہیں، فرّا نے ان تینوں کا مخرج قرب کی وجہ سے ایک ہی کہا ہے))۔

نواں مخرج: نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑ، اس سے ''طاء، دال اور تاء'' نکلتے ہیں۔

دسواں مخرج: نوک زبان اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے ''ظاء، ذال اور ثاء'' نکلتے ہیں

گیارھواں مخرج: نوک زبان اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے اس سے ''صاد، زاء اور سین'' نکلتے ہیں۔

بارھواں مخرج: نیچے کا لب اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے ''فاء'' نکلتا ہیں۔

تیرھواں مخرج: دونوں لب، اس سے ''باء، میم، اور واؤ'' نکلتے ہیں۔ ((واؤ مدہ غیر مدہ دونوں کا مخرج امام فرّا نے شفتین ہی کہا ہے، جوف کو الگ مخرج تسلیم نہیں کیا گیا

چودھواں مخرج: خیشوم، اس سے ''غنہ'' نکلتا ہے، مراد اس سے نون مخفاۃ و مدغم بادغام ناقص ہے ((یعنی وہ نون ساکن وتنوین جس میں اخفاء یا ادغام ناقص کیا جاتا ہے، اس میں نون کے اصل مخرج طرف لسان اور دانتوں کی جڑ کو کامل دخل نہیں ہوتا، اور خیشوم سے صرف غنہ ایک الف کی مقدار اداء کیا جاتا ہے، چونکہ ان حالتوں میں ذات پر صفت کا غلبہ ہوتا ہے، اس لئے یوں کہا جاتا ہے، کہ خیشوم سے غنہ نکلتا ہے، حالانکہ مخرج حرف کا بیان کیا جاتا ہے، اور غنہ صفت ہے، اس کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

برعکس غنہ نون مقلوبہ نون میم مشدد تین اور میم مخفاۃ میں بھی ہوتا ہے، نیز نون مظہرہ میں بھی آنی غنہ ہوتا ہے، مگران حالتوں میں حرف کی ذات یعنی مخرج اصلی کو پورا دخل ہوتا ہے، غنہ صرف بطور صفت اداء ہوتا ہے، جبکہ اخفاء والے نون میں ذات غائب ہونے کے درجے میں ہوکر غنہ بمنزلہ ذات ہوجاتا ہے، اورنون کے ادغام ناقص میں بھی زبان نون کے مخرج پرنہیں لگتی، صرف غنہ باقی رہتا ہے، اس لئے اسے بھی نون مخفاۃ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے، واللہ اعلم))۔

فــائـده : ((یہ چودہ مخارج جو اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں)) یہ مذہب فرّاء کا ہے اور سیبویہ کے نزدیک سولہ مخارج ہیں، انہوں نے لام کا مخرج حافۂ لسان ((یعنی ادنٰی حافہ مع طرف لسان اور ضواحک انیاب رباعی ثنایا کی جڑ بیان کیا ہے))اس کے بعد نون کا مخرج کہا ہے ((یعنی طرف لسان اور انیاب، رباعی، ثنایا کی جڑیں)) اوراس کے بعد راء کا مخرج بیان کیا ہے، اور خلیل کے نزدیک سترہ مخارج ہیں، انہوں نے سیبویہ کی طرح لام، نون، راء کا مخرج جدا جدا رکھا ہے۔ اور حروف علت یعنی الف، واؤ، یاء جب مدہ ہو، توان کا مخرج جوف کہا ہے۔

((**فــائـده :** فرّاء، سیبویہ، خلیل بن احمد یہ تینوں حضرات آئمہ تجوید ونحو ہیں، ان حضرات کی کاوشوں اور محنت کی بدولت حروف قرآنیہ کی صحیح اداء اور تلفظ محفوظ رہے، **فـجـزاهـم الله احسن الجزاء** توضیحات))۔

فائده : یہ اختلاف چودہ، سولہ اور سترہ کا حقیقی اختلاف نہیں، بلکہ اعتباری ہے ((کہ حرف کی اداء پراس سے کوئی اثر نہیں پڑھتا)) اس لئے کہ فرّاء نے لام، نون، راء میں قرب کا لحاظ اور اعتبار کرکے تینوں کا مخرج ایک کہہ دیا، جبکہ سیبویہ اور خلیل نے قرب کا لحاظ واعتبار نہ کرتے ہوئے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کا مخرج الگ الگ بیان کیا ہے، جیسا کہ محققین کا قول ہے، کہ ہر حرف کا مخرج علیحدہ ہے مگر نہایت قرب کی وجہ سے الگ الگ بیان کرنا مشکل ہے، اس لئے ایک شمار کیا جاتا ہے۔

((لام، نون، راء کا مخرج خلیل وسیبویہ نے جدا جدا بیان کرنا آسان سمجھا، تو جدا بیان کر دیا، اور فرّا نے قرب کی وجہ سے جدا بیان کرنا مشکل سمجھا، تو ایک کہہ دیا))۔

علی ھذا القیاس حروف مدہ کا مخرج خلیل نے جوف کہا ہے، جبکہ فرّاء اور سیبویہ نے مدہ اور غیر مدہ کا ایک ہی مخرج کہا ہے، مخرج جوف زائد نہیں کیا، اس میں تحقیق یہ ہے، کہ الف بالکل ہوائی حرف ہے، اس میں اعتماد صوت کسی جزو معین پر نہیں ہوتا ((یعنی آواز مخرج محقق پر نہیں رُکتی، بلکہ ہوا پر ختم ہو جاتی ہے))اس لئے فرّاء اور سیبویہ نے مبدء مخارج اقصٰی حلق اس کا مخرج کہا ہے، کہ جوف کی ابتداء بھی وہیں سے ہوتی ہے، اور واؤ اور یاء جب مدہ ہو تو اس وقت اعتماد صوت کا لسان شفتین پر نہایت ضعیف ہوتا ہے، مگر ہوتا ضرور ہے ((اگر غور تامل کیا جائے تو آواز کے ضعف کے ساتھ مخرج پر رکنے کا احساس ضرور ہوتا ہے)) تو فرّاء اور سیبویہ نے اس اعتماد ضعیف کی وجہ سے اور اس کا اعتبار کرتے ہوئے مدہ اور غیر مدہ کے مخرج میں فرق نہیں کیا، اور جدا مخرج جوف کے اضافہ کی حاجت نہیں سمجھی، جبکہ خلیلؒ نے ضعف وقوت کا لحاظ کر کے ایک مخرج جوف زائد کیا ہے ((یعنی ضعیف اعتماد صوت کا اعتبار نہیں کیا، اور اس کو کوئی اہمیت نہیں دی، للہذا الگ مخرج جوف کا اضافہ کیا ہے۔((ضعف وقوت کا فرق، قُوْلُوْا ، اور قَوْلُ اور فِيْهِ ، بَيْعٌ یاء مدہ ولین کے تلفظ میں غور کرنے سے واضح ہو سکتا ہے۔ توضیحات))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل (صفات کے بیان میں)

جھر: جہر کے معنیٰ شدت یعنی قوت اور زور سے پڑھنے کے ہیں، اور اس کی ضد ہے ہمس یعنی نرمی، ضعف اور پستی کے ساتھ پڑھنا، اور اس کے دس حروف ہیں، جن کا مجموعہ **فحثه شخص سکت** ہے، ان حروف کے ماسوا باقی سب مجہورہ ہیں۔

شدت: شدت کے معنی سختی اور قوت کے ہیں، اور شدیدہ کے آٹھ حروف ہیں، جن کا مجموعہ **اجد قط بکت** ہے، ان کے سکون کے وقت آواز رک جاتی ہے، ((یعنی شدت کی وجہ سے ان حروف میں جو آواز بند ہو جاتی ہے، اس واضح احساس سکون کے وقت ہوتا ہے جیسے **مَأْكُوْل** کے ہمزہ میں))۔

توسط: پانچ حروف متوسطہ ہیں، جن کا مجموعہ لِنْ عُمَر ہے، ان میں بالکل ((یعنی پوری طرح)) آواز بند نہیں ہوتی، بلکہ کچھ جاری رہتی ہے، باقی حروف ماسوا شدیدہ اور متوسطہ کے سب رخوہ ہیں۔

رخاوت: رخوہ حروف کی آواز جاری ہو سکتی ہے ((یعنی جتنی آواز رخوت کے اثر سے جاری ہوتی ہے، اس سے زیادہ بھی جاری ہو سکتی ہے، جیسے مَنْفُوْش کی شین وغیرہ))۔

استعلاء: **خص ضغط قظ**، یہ حروف متصف ہے، ساتھ استعلاء کے یعنی ان کو اداء کرتے وقت اکثر حصہ زبان کی جڑ کا تالو کی طرف بلند ہو جاتا ہے، اور یہ پُر پڑھے جاتے ہیں ان کے سوا باقی سب حروف استفال کے ساتھ متصف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

استفال : مستفلہ حروف کے اداء کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا بلند نہ ہوگا، جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

اطباق : صط ضظ ، یہ حروف متصف ہیں ساتھ اطباق کے، یعنی ان کے اداء کرتے وقت اکثر حصہ زبان کے درمیان کا تالو سے مل جاتا ہے، اور چونکہ ان میں صفت استعلاء بھی ہے جس کی وجہ سے ان میں زبان کی جڑ کا حصہ بھی تالو کی طرف بلند ہوجاتا ہے، اور یہ حروف خوب پُر پڑھے جاتے ہیں، یعنی ان میں دو درجے کی تفخیم ہوتی ہے، استعلاء کی وجہ سے بھی اور اطباق کی وجہ سے بھی۔

انفتاح : مطبقہ کے ان چار حرفوں کے سوا باقی حروف انفتاح سے متصف ہیں، یعنی ان کے اداء کرتے وقت اکثر زبان تالو سے ملتی ہیں ((البتہ استعلاء کے خاء، غین، قاف، ان تین حروف میں صرف زبان کی جڑ تالو کی طرف اُٹھتی ہے، اور بیچ جدا رہتا ہے، اس لئے ان میں ایک درجے کی تفخیم ہے، اطباق کو استعلاء لازم ہے، اور انفتاح کو استفال لازم نہیں، جبکہ استعلاء اور انفتاح جمع ہوسکتی ہیں، اور استفال واطباق جمع نہیں ہوسکتیں، اس لئے ان صفات کے اعتبار سے حروف کی تین قسمیں ہیں، مستعلیہ، مطبقہ، صاد، ضاد، طاء ظاء ۔ مستعلیہ منفتحہ خاء، غین، قاف مستفلہ منفتحہ باقی سب حروف، البتہ ان میں سے تین حروف الف، لام، راء، شبہ مستعلیہ کہلاتے ہیں، کہ ان مستفلہ حروف میں بعض حالتوں میں صفت استعلاء عارض ہوجاتی ہے، اور یہ پُر پڑھے جاتے ہیں)) یہ صفات جو ذکر کی گئی ہیں، متضادہ ہیں، جہر کی ضد ہمس اور رخوت کی ضد شدت ہے، اور استعلاء کی ضد استفال، اور اطباق کی ضد انفتاح ہے، تو ہر حرف چار صفتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ضرور متصف ہوتا ہے، باقی صفات غیر متضادہ ہیں، کہ ان کی ضد نہیں ہے، ان چار جوڑوں میں سے ہر حرف میں ایک صفت ضرور پائی جاتی ہے۔

صفات غیر متضادہ

قلقلہ : قلقلہ کے پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ **قطب جد** ہے، مگر قاف میں قلقلہ واجب ((یعنی اکمل)) ہے، اور باقی چار حروف میں جائز ((یعنی کامل)) ہے، قلقلہ کے معنیٰ مخرج میں جنبش دینا سختی کے ساتھ۔

((**فائدہ:** صاحب رعایہ قلقلہ کی بابت فرماتے ہیں، قَلْقَلَةُ الْقَافِ اَكْمَلُ مِنْ قَلْقَلَةِ غَيْرِهٖ لِشِدَّةِ ضَغْطِهٖ، ان حروف کی ادائیگی کے وقت الصاق عضوین سختی سے ہوتا ہے، بسبب مجہورہ شدیدہ ہونے کے، تو آواز کو مخرج میں دوسرے حروف کی طرح قرار نہیں ہوتا بلکہ جنبش پیدا ہو جاتی ہے، اور قاف کا مخرج چونکہ بالکل مقابل میں زبان کی جڑ اور تالو ہے، تو اس میں دوسرے مقلقل حروف کی نسبت آواز زیادہ قوت سے مخرج پر رُکتی ہے لھذا قاف کا قلقلہ بھی دوسرے حروف کی نسبت زیادہ اور اکمل ہوتا ہے جبکہ دوسرے حروف کا مخرج محاذات میں ہے، اور ان میں اعتماد صوت اتنی قوت سے نہیں ہوتا اس لئے ان میں قلقلہ کامل اور قاف کے مقابلہ میں کم ہے))۔

تکرار : راء میں صفت تکرار ہے ((یعنی رعشہ اور لرزہ کی استعداد ہے)) مگر اس سے جہاں تک ممکن ہو، احتراز کرنا چاہیئے ((یعنی حقیقتاً تکرار اور زبان کے مخرج پر بار بار لگنے سے بچنا چاہیے البتہ محسوس ایسا ہو، کہ تکرار ہوا ہے یعنی تکرار کی مشابہت پائی جائے مگر حقیقی تکرار نہ ہو جو ممنوع ہے))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفیر : صاد، زاء، سین، حروف صفیریہ کہلاتے ہیں ((کہ ان میں ایک تیز آواز سیٹی کی آواز کی طرح نکلتی ہے))۔

تفشی : شین میں صفت تفشی ہے، کہ اس کے اداء میں منہ میں صوت پھیلتی ہے۔

غُنہ: نون، میم میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ ناک میں آواز جاتی ہے، جیسے غنہ کہتے ہیں اور کسی حرف میں یہ صفت نہیں۔

((**فائدہ :** صفات لازمہ ان کے علاوہ بھی ہیں جو دوسری کتب میں بیان کی گئی ہیں، اکثر مصنفین بعض صفات کو شہرت کی وجہ سے اور بعض کے زیادہ واضح نہ ہونے کی وجہ سے بیان نہیں کرتے))۔

صفات قویہ وضعیفہ : اور ان صفات متضادہ میں سے چار صفتیں یعنی جہر شدت استعلاء اطباق قویہ ہیں، باقی ضعیف ہیں، اور صفات غیر متضادہ سب قویہ ہیں، تو ہر حرف میں جتنی صفتیں قوت کی ہوں گی، اتنا ہی حرف قوی ہوگا، اور جتنی صفتیں ضعف کی ہوں گی اتنا ہی حرف ضعیف ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

32781

حروف کی باعتبار قوت وضعف پانچ قسمیں ہیں

جدول پانچ اقسام

اقوی حروف	قوی حروف	متوسط حروف	ضعیف حروف	اضعف حروف
ط،ض،ظ	ج،د،ص	ز،ت،خ،ذ	س،ش،ل	ث،ح،ن
ق	غ،ر،ب	ع،ک،ء،ا	و،ی	م،ف،ھ
طضظق	صغبرجد	عكازتأخذ	ليس شو	فحثه من

((فائدہ : قوت وضعف کے اعتبار سے حروف کی جو تقسیم کی گئی ہے وہ ان صفات کو بھی سامنے رکھ کر کی گئی ہے، جو یہاں فوائد مکیہ میں بیان نہیں ہوئیں، طلباء اگر ان تمام صفات کو سامنے رکھ کر غور کریں گے، تو اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا، کہ صفات میں مہارت پیدا ہوگی، اور دوسرا یہ کہ ان حروف کے قوی ضعیف ہونے میں اشکال پیدا نہیں ہوگا، نیز طلباء کو یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ صفات قویہ میں بلحاظ قوت مراتب ہیں، یعنی بعض صفات بعض سے قوی تر ہیں، چنانچہ سب سے قوی قلقلہ ہے، اس کے بعد شدت، اس کے بعد جہر، اس کے بعد اطباق، اور پھر استعلاء کا درجہ ہے، فوائد مکیہ کے حاشیہ استاذی حضرت مولانا قاری محمد شریف صاحب نوراللہ مرقدہ توضیحات مرضیہ میں اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، اور ہر حرف کی صفات قویہ پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے، طلباء ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (ناشر)

علاوہ ازیں بعض صفات بعض حروف میں زیادہ درجہ میں پائی جاتی ہیں، اور بعض کم درجہ میں، اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لسان اس فرق کو زیادہ سمجھ سکتے ہیں))۔

فائدہ: ہمزہ میں شدت کی وجہ سے کسی قدر سختی ہے، مگر نہ اس قدر کہ ناف ہل جائے، ناف سے حروف کو کچھ علاقہ ہی نہیں کہ مخارج کی ابتداء اقصی حلق سے ہوتی ہے، اس کے نیچے کوئی مخرج نہیں، اور بعض لوگ ناسمجھی سے جو ناف پر زور لگاتے ہیں تو بہت ہی معیوب ہے۔

فائدہ: فاء اور ھاء یہ دونوں اضعف الحروف ہیں، نہایت ہی نرمی سے اداء ہونے چاہئیں ((ان کے ضعیف اور نرم اداء کرنے میں بعض لوگ فاء کو مثل واؤ کے اور ھاء کو مثل ہمزہ مسہلہ (تسہیل والا) کے اداء کرتے ہیں، یہ مبالغہ غلط ہے۔(تعلیقات مالکیہ)

فائدہ: عین، ھاء کے اداء کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے، بلکہ وسط حلق سے نہایت لطافت سے بلاتکلف نکالنا چاہئے ((خصوصاً سکون اور تشدید میں ایسا اکثر ہوتا ہے، جو معیوب ہے، اور آواز بھی اس سے کریہہ ہو جاتی ہے۔

فائدہ: عین ممکن ہے کہ قوت وضعف میں کسی قدر صفات لازمہ کی طرح ذوات حروف یعنی مخارج بھی دخیل ہوں، بہر حال حروف کی یہ تقسیم نہایت القول المفید، خلاصۃ البیان اور دیگر کتب میں بھی یہی ہے، اگر کسی کو سمجھ نہ آئے اور مصنف ؒ کے بیان کردہ اصول کے اگر چہ بعض حروف خلاف بھی نظر آئیں، تو اپنے فہم ہی کا قصور سمجھا جائے۔ از توضیحات))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل (ہر حرف کی صفات لازمہ کے بیان میں)

نمبر شمار	اشکال حروف	اسمائے صفات لازمہ	نمبر شمار	اشکال حروف	اسمائے صفات لازمہ
۱	ا	مجہور، رخو، مستفل، منفتح، مدہ، مفخم یا مرقق	۱۶	ط	مجہور، شدید، مستعلی، مطبق، مقلقل، مفخم
۲	ب	مجہور، شدید، مستفل، منفتح، قلقلہ	۱۷	ظ	مجہور، رخو، مستعلی، مطبق، مفخم
۳	ت	مہموس، شدید، مستفل، منفتح	۱۸	ع	مجہور، متوسط، مستفل، منفتح
۴	ث	مہموس، رخو، مستفل، منفتح	۱۹	غ	مجہور، رخو، مستعلی، منفتح، مفخم،
۵	ج	مجہور، شدید، مستفل، منفتح، قلقلہ	۲۰	ف	مہموس، رخو، مستفل، منفتح
۶	ح	مہموس، رخو، مستفل، منفتح	۲۱	ق	مجہور، شدید، مستعلی، منفتح، مقلقل، مفخم
۷	خ	مہموس، رخو، مستعلی، منفتح، مفخم	۲۲	ک	مہموس، شدید، مستفل، منفتح
۸	د	مجہور، شدید، مستفل، منفتح، مقلقل	۲۳	ل	مجہور، متوسط، مستفل، منفتح مرقق یا مفخم
۹	ذ	مجہور، رخو، مستفل، منفتح	۲۴	م	مجہور، متوسط، مستفل، منفتح، غنہ
۱۰	ر	مجہور، متوسط، منفتح، تکرار، مفخم یا مرقق	۲۵	ن	مجہور، متوسط، مستفل، منفتح، غنہ
۱۱	ز	مجہور، رخو، مستفل، منفتح، صفیر	۲۶	و	مجہور، رخو، مستفل، منفتح،
۱۲	س	مہموس، رخو، مستفل، منفتح، صفیر	۲۷	ھ	مہموس، رخو، مستفل، منفتح
۱۳	ش	مہموس، رخو، مستفل، منفتح، تفشی	۲۸	ء	مجہور، شدید، مستفل، منفتح
۱۴	ص	مہموس، رخو، مستعلی، مطبق، صفیر، مفخم	۲۹	ی	مجہور، رخو، مستفل، منفتح
۱۵	ض	مجہور، رخو، مستعلی، مطبق، مستطیل، مفخم			

((**فائدہ :** الف ہر حال میں مدہ ہی ہوتا ہے، جبکہ واؤ اور یاء کبھی مدہ ہوتے ہیں، اور کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غیر مدہ، اس لئے الف کے ساتھ جدول میں مدہ لکھا ہے، مگر واؤ یاء کے ساتھ نہیں لکھا۔ حروف مستعلیہ کے ساتھ مفخم لکھا ہے، کہ ان کی تفخیم مستقل ودائمی ہے، جبکہ الف، لام، راء بعض حالتوں میں پُر اور بعض حالتوں میں باریک ہوتے ہیں، اس لئے انہیں مفخم یا مرقق لکھا ہے))۔

پانچویں فصل (صفات ممیزہ کے بیان میں)

حروف اگر صفات لازمہ میں مشترک ہوں تو مخرج سے ممتاز ہوتے ہیں اور اگر مخرج میں متحد ہوں تو صفت لازمہ منفردہ ((جو حروف متجانسین میں سے ایک میں ہو، اور دوسرے میں نہ ہو)) سے ممتاز اور جدا ہوتے ہیں ((جیسے عین اور حاء کہ یہ مخرج میں متحد اور متجانس ہیں، اور بعض صفات لازمہ میں بھی مشترک ہیں، البتہ عین میں جہر اور توسط لازمہ منفردہ ممیز ہیں، اور حاء میں ہمس اور رخاوت منفرد ممیز ہیں)) جن حرفوں میں تمایز بالمخرج ہے، ان کے بیان کرنے کی حاجت نہیں، کہ مخرج کا الگ الگ ہونا آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے، البتہ متحدہ فی المخرج کے بیان کرنے کی ضرورت ہے ((اس لئے کہ ان میں لامحالہ تمایز بالصفت ہی ہوگا، اور یہ غور کرنے کے بعد ہی معلوم ہوگا، کہ ایک مخرج کے دو حرفوں میں کن کن صفتوں کی وجہ سے جدائی ہے چنانچہ حروف متحدہ فی المخرج اور مختلف الصفات کی بحث میں شہرت کی وجہ سے یا غیر واضح ہونے کی وجہ سے جن صفات کو بیان نہیں کیا گیا، بعض حروف میں ان کو بھی ذکر کیا جائے گا، نیز کہیں تو تمایز وجدائی والی صفات کا ذکر کیا جائے گا، اور باقی صفات جو اتحاد والی ہیں ان کو چھوڑ دیا جائے گا، اور کہیں اتحاد والی یعنی مشترکہ صفات کو بیان کیا جائے گا، اور باقی میں تمایز سمجھا جائے۔ فافہم وتامل))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حروف متجانسین میں تمایز بالصفات، اقصٰی حلق کے حروف

(۱) الف، ہمزہ، ھاء میں الف ممتاز ہے، مدیت یعنی صفت مد میں، ہمزہ ممتاز ہے ھاء سے جہر اور شدت میں، باقی صفات میں یہ دونوں متحد ہیں۔

(۲) عین، حاء۔ حاء میں ہمس ورخاوت ہے، عین میں جہر وتوسط، باقی میں اتحاد ہے۔

(۳) ادنٰی حلق کے حروف: غین، خاء۔ غین میں جہر ہے، اور باقی میں اتحاد ہے، قاف اور کاف میں تمایز بالمخرج واضح ہے۔

(۴) وسط لسان کے حروف شجریہ: جیم، شین، یاء۔ جیم میں شدت ہے، شین میں ہمس وتفشی ہے، باقی استفال انفتاح میں تینوں مشترک ہیں، اور جہر میں جیم، یاء، اور رخاوت میں شین، یاء مشترک ہیں، نیز یاء میں مد اور لین ہیں۔

(۵) حروف نطعیہ: طاء، دال، تاء۔ تینوں کا شدت میں اشتراک ہے، اور طاء دال جہر میں بھی مشترک ہیں، اور تاء، دال استفال وانفتاح میں بھی مشترک ہیں، طاء میں استعلاء واطباق ممیزہ منفردہ ہے، اور تاء میں ہمس ہے۔

(۶) حروف لثویہ: ظاء، ذال، ثاء۔ تینوں کا رخاوت میں اشتراک ہے، اور ظاء، ذال جہر میں اور ذال، ثاء استفال وانفتاح میں مشترک ہیں، اور ظاء میں ممیزہ صفت استعلاء واطباق ہے، اور ذال وثاء میں صفت ممیزہ جہر وہمس ہے، یعنی ذال میں جہر ہے اور ثاء میں اس کی ضد ہمس ہے

(۷) حروف صفیریہ: صاد، زاء سین۔ رخاوت وصفیر میں تینوں مشترک ہیں، اور صاد، سین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمس اور زاء، سین استفال وانفتاح میں مشترک ہیں، صاد میں صفت ممیزہ استعلاء واطباق ہے اور زاء، سین میں جہر وہمس، اور زاء میں جہر ہے، اور سین میں اس کی ضد ہمس ممیز ہے۔

(۸) حروف طرفیہ وذلقیہ : لام نون راء، جہر، توسط، استفال، انفتاح میں مشترک ہیں، اور لام، راء، انحراف میں مشترک ہیں، اور ان میں تمایز حقیقتاً مخرج سے ہے، اسی واسطے سیبویہؒ اور خلیلؒ نے ان کا مخرج الگ ترتیب وار رکھا ہے، اور فراءؒ نے قرب کا لحاظ کر کے ایک مخرج بیان کیا ہے، دوسرے یہ کہ نون میں غنہ ہے۔

(۹) حروف شفویہ : واؤ، باء، میم، جہر، استفال، انفتاح میں مشترک ہیں، اور واؤ کے اداء کرتے وقت کسی قدر شفتین میں انفتاح رہتا ہے، یعنی انضمام شفتین کہ ہونٹ گول ہوجاتے ہیں اس وجہ سے اپنے مجانسوں سے ممتاز ہوجاتا ہے، گویا اس میں بھی تمایز بالمخرج ہے، اور باء میں شدت اور قلقلہ، اور میم میں توسط اور غنہ ممیزہ ہیں۔

فــــائــدہ : ضاد اور ظاء میں جہر، رخاوت، استعلاء، اطباق صفات مشترکہ ہیں، اور ضاد میں استطالت ہے، اور ممیز مخرج ہے، یعنی صرف استطالت ہی کی وجہ سے امتیاز نہیں، بلکہ زیادہ تر دخل جدائی میں مخرج کا ہے، مگر اشتراک صفات ذاتیہ لازمہ کی وجہ سے فرق کرنا اور ایک کو دوسرے سے ممتاز کرنا ماہرین کا کام ہے ((کہ ان کی آوازیں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں، اور اس مشابہت کی وجہ سے ایک کو دوسرے سے ممتاز کر کے پڑھنا ظاہر ہے، بغیر کامل مشق کے نہیں ہوسکتا، تو ایسے کامل مشاق)) اور ماہر کے فرق کو بھی ماہر ہی خوب سمجھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

صفات عارضہ،تفخیم،ترقیق،ادغام،اقلاب،اخفاء،غنہ زمانی،صلہ،تسہیل،ابدال،حذف،اور مدفرعی وغیرہ

پہلی فصل: تفخیم اور ترقیق کے بیان میں

حروف مستعلیہ ہمیشہ ہر حال میں پُر پڑھے جائیں گے،اس لئے کہ ان کی تفخیم مستقل اور دائمی ہے یعنی اگر یہ مفتوح،مضموم،مکسور یا ساکن ہوں،پُر ہی پڑھے جاتے ہیں،اور حروف مستفلہ سب باریک پڑھے جاتے ہیں،مگر الف اور اللہ کا لام اور راء کہیں باریک اور کہیں پُر ہوتے ہیں۔

الف کی تفخیم وترقیق: الف کے پہلے اگر پُر حرف ہوگا،تو الف بھی پُر ہوگا،اور اس سے پہلے کا حرف باریک ہوگا،تو الف بھی باریک ہوگا،الف اداء میں بھی ماقبل کے تابع ہے،لہٰذا تفخیم وترقیق میں بھی ماقبل ہی کے تابع ہے۔

اسم اللہ کے لام کی تفخیم وترقیق: اور اللہ کے لام کے پہلے زبر یا پیش ہو،تو پُر ہوگا،جیسے وَاللّٰهُ ،رَفَعَهُ اللّٰهُ ،مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ ،اور اگر اس کے پہلے زیر ہوتو باریک ہوگا،مثل لِلّٰهِ اسم اللہ کی تفخیم اسم جلالہ کی تعظیم کی وجہ سے ہے،اور فتحہ وضمہ میں تفخیم کی مناسبت پائی جاتی ہے،جبکہ کسرہ میں انخفاض کی وجہ سے مناسبت نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفات لازمہ وعارضہ کا تقابلی جائزہ

صفات عارضہ	صفات لازمہ
(۱) صفات عارضہ کی غلطی لحن خفی میں داخل ہے	((۱) صفات لازمہ کی غلطی لحن جلی میں داخل ہے
(۲) صفات عارضہ سبب کی محتاج ہیں	(۲) صفات لازمہ سبب کی محتاج نہیں
(۳) صفات عارضہ بعض حرفوں میں پائی جاتی ہے))۔	(۳) صفات لازمہ سب حرفوں میں پائی جاتی ہیں

راء کی تفخیم وترقیق: راء متحرک ہوگی یا ساکن، اگر متحرک ہے، تو فتحہ اور ضمہ کی حالت میں پُر ہوگی اور کسرہ کی حالت میں باریک ہوگی مثل رَعْدٌ ،رُزِقُوا ،رِزْقًا اور اگر راء ساکن ماقبل متحرک ہے، تو فتحہ اور ضمہ کی حالت میں پُر ہوگی اور کسرہ کی حالت میں باریک ہوگی، مثل یُرْزَقُوْنَ، بَرْقٌ کی راء اور شِرْعَةً کی راء باریک ہے، مگر جب راء ساکن کے ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ یا کسرہ عارضی ہو، مثل اَمِ ارْتَابُوْا ، اِنِ ارْتَبْتُمْ ، یا راء ساکن کے بعد حرف استعلاء کا اسی کلمہ میں ہو، جس کلمہ میں راء ہے، تو یہ راء باریک نہ ہوگی ، بلکہ پُر ہوگی مثل قِرْطَاسٍ ، فِرْقَةٍ ۔ اور فِرْقٍ میں خلف ہے، اور اگر راء موقوفہ بالاسکان یا بالاشمام کے ماقبل سوائے یاء کے اور کوئی حرف ساکن ہو تو اس کا ماقبل دیکھا جائے گا، اگر مفتوح یا مضموم ہے، تو راء پُر ہوگی مثل قَدْرِ ، اُمُوْرُ اور اگر مکسور ہے، تو راء باریک ہوگی، مثل حِجْرِ کے اور اگر ماقبل ساکن یاء ہو تو راء باریک ہوگی، جیسے خَيْرٌ ضَيْرٌ خَبِيْرٌ، قَدِيْرٌ راء مرامہ یعنی موقوفہ بالروم اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی اور راء ممالہ باریک ہی پڑھی جائے گی مثل مَجْرِ يهَا۔

((فـائده : راء ساکن اور اس کا ماقبل بھی ساکن صرف وقف ہی میں ممکن ہے، وصلاً ایسا ممکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں اور وقف بالاسکان اور بالاشمام میں راء بالکل ساکن ہوتی ہے ،لھذا اس کے ماقبل کا اعتبار کیا جاتا ہے ،اور موقوفہ بالروم میں راء کی حرکت خفیف سی اداء ہوتی ہے ،اس لئے اگر مضموم ہوگی توپُر ،اور مکسور ہوگی تو باریک پڑھی جاتی ہے ،اور روم کے ساتھ وقف صرف پیش اور زیر ہی میں ہوتا ہے زبر میں نہیں))۔

فائدہ : راءِ مشدد حکم میں ایک راء کے ہوتی ہے ،جیسی حرکت ہوگی ،اسی کے موافق پڑھی جائے گی ،پہلی دوسری کے تابع ہوگی ((مشدد حرف اگر چہ دو حرفوں سے مرکب ہوتا ہے ،مگر ساکن حرف کے اداء ہونے کے بعد عضو مخرج سے الگ نہیں ہوتا ،بلکہ متحرک حصہ کے اداء ہونے کے بعد ہی جدا ہوتا ہے ،لھذا عضو کے ایک ہی بار کام کرنے کی وجہ سے دوسرے حصہ متحرک کے تابع ہی حرف کو پُر یا باریک پڑھا جاتا ہے ،جیسے بَرٌّ ، مُسْتَقِرٌّ میں پُر اور مِنْ شَرٍّ میں باریک مگر وقف کی صورت میں دوسری ساکن ہوجاتی ہے لھذا ماقبل کی حرکت کے تابع ہوکر اَلْبِرُّ اور مُسْتَقِرٌّ میں باریک اور مِنْ شَرٍّ میں پُر ہوگی ،مگر روم کے ساتھ وقف کرنے کی صورت میں راء مشددہ کی حرکت ہی کا اعتبار ہوگا))۔

فائدہ : حروف مفخمہ میں تفخیم ایسی افراط سے نہ کی جائے کہ وہ حرف مشدد سنائی دے ،یا کسرہ مشابہ فتحہ یا فتحہ مشابہ ضمہ کے یا مفخم حرف کے بعد الف ہے ،تو وہ واؤ کی طرح ہوجائے۔

مراتب تفخیم : تفخیم میں مراتب ہیں (۱) حرف مفخم مفتوح جس کے بعد الف ہو ،تو اس کی تفخیم اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے ،مثل طَالَ (۲) اس کے بعد صرف مفتوح کہ جس کے بعد الف نہ ہو ،جیسے اِنْطَلِقُوْا (۳) اس کے بعد مضموم مثل مُحِيْطٌ (۴) اس کے بعد مکسور ،مثل ظِلٍّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قِرْطَاسٍ (۵) اور ساکن مفخم ماقبل کی حرکت کے تابع ہے، مثل يَقْطَعُوْنَ، يُرْزَقُوْنَ، مِرْصَادًا

اب معلوم ہوا کہ حرف مفخم کے فتحہ کو مانند ضمہ کے اور اس کے بعد الف کو مانند واؤ کے پڑھنا بالکل خلاف اصل ہے، جیسے اَلصِّرَاطَ اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں بعض لوگ ہونٹ گول کر کے واؤ کی بو پیدا کرتے ہیں، ایسا ہی حرف مرقق کے فتحہ کو اس قدر مرقق کرنا کہ مانند امالہ صغریٰ کے ہو جائے، یہ خلاف قاعدہ ہے، یہ افراط وتفریط کلام عرب میں نہیں، یہ اہل عجم کا طریقہ ہے۔

((**فائدہ:** فتحہ کی ادائیگی میں انفتاح فم کی وجہ سے خاص قسم کی وسعت ہوتی ہے، اس وجہ سے اس کی تفخیم زیادہ ہوتی ہے، اور ضمہ میں انضمام شفتین کی وجہ سے یہ وسعت قدر کم ہوتی ہے، اور کسرہ میں انخفاض کی وجہ سے آواز نیچے کو دبی ہوتی ہے، اس لئے مکسور کی تفخیم سب سے کم ہوتی ہے۔

فائدہ: امالہ، زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یاء کی طرف جھکا کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں، جیسے مَجْرٰهَا کو مَجْرِيهَا، اگر میلان الف وزبر کی طرف زیادہ ہو، تو امالہ صغریٰ اور بین بین یا تقلیل کہتے ہیں، اور اگر میلان زیر و یاء کی طرف زیادہ ہو، تو امالہ کبریٰ اور اضجاع کہتے ہیں۔

فائدہ: حروف مفخمہ میں مبالغہ کی صورتیں افراط ہیں، اور حروف مرققہ میں مبالغہ کی صورتیں تفریط ہیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل (نون ساکن وتنوین کے بیان میں)

نون ساکن اور تنوین کے چار حال یعنی احکام ہیں

(۱) اظہار (۲) ادغام (۳) قلب (۴) اخفاء

(۱) **اظہار حلقی** : حروف حلقی نون ساکن اور تنوین کے بعد آوے، تو اظہار ہوتا ہے مثل يَنْعِقُ ،عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

(۲) **نون ساکن وتنوین کا ادغام**: اور جب نون ساکن وتنوین کے بعد یرملون کے حروف میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا، مگر لا، راء میں ادغام بلاغنہ ہوگا، اور ادغام مع الغنہ بھی نون ساکن اور تنوین میں ثابت ہے، مگر نون ساکن میں یہ شرط ہے، کہ مقطوع یعنی مرسوم ہو اور اگر موصول ہے، یعنی مرسوم نہیں ہے تو غنہ جائز نہیں ((جیسے اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا کہ پہلی مثال میں مقطوع ومرسوم ہے اور دوسری مثال میں موصول اور غیر مرسوم ہے، پہلی مثال میں تو مع الغنہ جائز ہے، اور دوسری مثال میں بلاغنہ ہی ضروری ہے)) باقی حروف يَنْمُوْا میں بالغنہ ہوگا، مثل مَنْ يَّقُوْلُ ،مِنْ وَّالٍ ،اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَ،مِنْ مَّآءٍ،مِنْ نَّاصِرِيْنَ اور بلاغنہ کی مثال هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ،مِنْ رَّبِّهِمْ ۔

اظہار مطلق : چار لفظ یعنی دُنْيَا ،قِنْوَانٌ ،بُنْيَانٌ ،صِنْوَانٌ ان میں ادغام نہ ہوگا، بلکہ اظہار ہوگا ((ان کلمات میں نون ساکن اور حروف یرملون ایک ہی کلمہ میں ہیں، جبکہ نون ساکن کے ادغام کے لئے دو کلموں کا ہونا شرط ہے، اور علامہ شاطبیؒ نے فرمایا ہے کہ ادغام کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے یہ کلمات مشابہ بالمضاعف ہوجاتے ہیں)) واللہ اعلم۔

اقلاب : جب نون ساکن اور تنوین کے بعد باء آوے، تو نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر اخفاء مع الغنہ کریں گے، مثل مِنْ بَعْدِ، سَمِيْعٌ م بَصِيْرٌ، صُمٌّ م بُكْمٌ۔

اخفاء حقیقی : نون ساکن وتنوین کے بعد باقی پندرہ حرفوں میں اخفاء مع الغنہ ہوگا، یہ پندرہ حروف، حروف حلقی، حروف یرملون اور باء اور الف کے سواہیں، مثلاً يُنْفِقُوْنَ، اَنْدَادًا وغیرہ کے ((اخفاء کے بارے میں ایک تفصیلی بحث کتاب کے آخر میں تکملہ کے زیر عنوان آرہی ہے))

تیسری فصل (میم ساکن کے بیان میں)

میم ساکن کے تین حال ہیں، ادغام، اخفاء، اظہار

ادغام : میم ساکن کے بعد دوسری میم آوے تو ادغام ہوگا، مثل اَمْ مَّنْ۔

اخفاء شفوی : اگر میم ساکن کے بعد باء آوے تو اخفاء ہوگا اور اظہار بھی جائز ہے، بشرطیکہ میم منقلب نون ساکن اور تنوین سے نہ ہو، مثل وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ((اور اگر میم نون ساکن وتنوین سے بدلا ہو جیسے مِنْ بَعْدِ میں اقلاب کے قاعدہ کے تحت نون ساکن کو میم ساکن سے بدلا گیا ہے تو ایسے میم میں اخفاء ضروری ہے))۔

اظہار شفوی : میم ساکن کے بعد میم اور باء کے سوا باقی تمام حروف میں اظہار ہوگا، مثل عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔

فائدہ : بوف کا قاعدہ جو مشہور ہے، یعنی میم ساکن کے بعد باء آوے تو اخفاء ہوگا، اور واؤ، فاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آوے، تو اظہار اس طرح کیا جائے کہ میم کے سکون میں حرکت کی بو آجائے، یہ اظہار بالکل بے اصل ہے، بلکہ میم کا سکون بالکل تام ہونا چاہئے، حرکت کی ہوا بھی نہ لگے ((جیسے میم ساکن کے بعد باء پر واؤ اور فاء کو قیاس کر کے بعض لوگوں کا اخفاء کو اختیار کرنا غلط ہے، اس طرح اخفاء سے بچنے کی غرض سے اس طرح کا اظہار کہ میم کے سکون میں حرکت پیدا ہو، بالکل غلط ہے))۔

چوتھی فصل (حروف غنہ کے بیان میں)

نون میم مشدد ہوں تو غنہ ہوگا ((چاہے ادغام کی وجہ سے یا وضعی طور پر مشدد ہوں جیسے اِنْ نَّشَاْ وَمَاهُمْ مُّنْكُمْ ،اِنَّ ،كَاَنَّ وغیرہ)) ایسی ہی نون ساکن اور تنوین کے آگے سوائے حروف حلقی اور لام راء کے جو حرف آئے غنہ ہوگا ((چاہے اخفاء حقیقی کی وجہ سے یا ادغام ناقص کی وجہ سے ہو، البتہ حروف حلقی سے قبل غنہ زمانی تو نہ ہوگا، بلکہ غنہ آنی جو صفت لازمہ ہے، اور بغیر ارادہ کے اداء ہوتا ہے، وہ اداء ہوگا)) ایسے ہی میم ساکن کے بعد باء آوے تو اخفاء کی حالت میں غنہ ہوگا، غنہ کی مقدار ایک الف ہے ((میم ساکن کے بعد باء آئے تو اظہار کی صورت میں غنہ زمانی نہیں ہوگا، البتہ اخفاء جو اولی اور بہتر ہے اور آج کل عمل بھی اسی پر ہے، اس کی صورت میں غنہ زمانی ایک الف ہوگا))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل (ھائے ضمیر کے بیان میں)

ھاء ضمیر کی حرکت: ھاء ضمیر کے ماقبل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو، تو ھاء ضمیر مکسور ہوگی، مثل بِہٖ، اِلَیْہِ کے، مگر دو جگہ مضموم ہوگی، ایک وَمَآ اَنْسٰنِیْہُ سورۃ کہف میں، دوسرے عَلَیْہُ اللّٰہَ سورۃ فتح میں ((اصل کی موافقت کی وجہ سے، کہ اصل حرکت ھاء ضمیر کی ضمہ ہی ہے)) اور دو لفظوں میں ساکن ہوگی ایک اَرْجِـهْ اور دوسرا فَاَلْقِـهْ ((کہ ان میں ھاء ضمیر کا سکون یا ساکنہ محذوفہ کی نیابت کی وجہ سے ہے کہ ان کی اصل معتل اللام اَرْجِئْهِ اور اَلْقِیْهِ تھی۔ اور امر کا صیغہ ہونے کی وجہ سے آخر سے یاء حذف ہوکر ھاء ضمیر کو اس کے قائمقام ساکن کردیا ہے)) اور جب ھائے ضمیر کے ماقبل نہ کسرہ ہو نہ یاء ساکنہ، تو مضموم ہوگی، مثل لَـهٗ، وَرَسُوْلُـهٗ، مِنْهُ، اَخَاهُ، رَاَیْتُمُوْهُ، مگر وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ میں مکسور ہوگی ((کہ اصل اس کی وَیَتَّقِیْهِ ہے، یاء کا حذف محل شرط میں واقع ہونا ہے اور قاف کو حفص تخفیفاً ساکن پڑھتے ہیں))۔

ھاء ضمیر کا صلہ وعدم صلہ: اور جب ھاء ضمیر کے ماقبل اور مابعد متحرک ہو، تو ضمیر کے حرکت اشباع ((یعنی درازی اور صلہ ومد اصلی کے ساتھ پڑھی جاوے گی)) یعنی اگر ضمیر پر ضمہ ہو، تو اس کے بعد واؤ ساکن زائد ہوگا، اگر ضمیر پر کسرہ ہو، تو اس کے مابعد یاء ساکنہ زائد ہوگی، مثل مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، رَسُوْلُهٗ اَحَقُّ، مگر ایک جگہ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ کے ھاء میں اشباع وصلہ نہ ہوگا، اس کا ضمہ غیر موصولہ پڑھا جائے گا ((کہ یہ اصل میں یَرْضَاهُ لَكُمْ ہے، محل جزاء ہے، اس لیے آخر سے الف ساکن حذف ہوگیا ہے، اصلاً ھاء کا ماقبل ساکن ہے اس لئے صلہ نہیں کیا جاتا)) اور اگر ھائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو اشباع یعنی صلہ نہ ہوگا، مثل مِنْـهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَیُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ ،مگر فِيْهٖ مُهَانًا جوسورہ فرقان میں ہے،تو اس میں اشباع ہوگا ((اس کی وجہ جمعًا بین اللغتین ہے،یعنی حفص صاحب نے دونوں لغتوں کو اپنے قرأت میں جمع کیا ہے،کہ ابن کثیر مکیؒ صاحب کی قرأت میں ھاء ضمیر کے ماقبل اگر ساکن ہو،تو صلہ کیا جاتا ہے))۔

چھٹی فصل (ادغام کے بیان میں)

ادغام تین قسم پر ہے،مثلین،متجانسین،متقاربین

ادغام مثلین : اگر حرف مکرر میں ادغام ہوا ہے،تو ادغام مثلین کہلائے گا،مثلاً اِذْهَبْ

ادغام متجانسین : اور اگر ادغام ایسے دو حرفوں میں ہو جن کا مخرج ایک گنا جاتا ہے ((کہ حقیقتًا تو ہر حرف کا مخرج جدا جدا ہے،قرب کی وجہ سے بعض حرفوں کا مخرج ایک شمار کیا جاتا ہے جیسے نطعیہ حروف،تو ایسے ادغام کو ادغام متجانسین کہتے ہیں))مثل وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ ۔

ادغام متقاربین : اور اگر ادغام ایسے دو حرفوں میں ہوا ہے،کہ نہ مثلین ہیں نہ متجانسین تو ادغام متقاربین کہلائے گا ((کہ وہ مخرج یا صفات،اور مخرج وصفات دونوں میں قریب قریب ہوگا مثل)) اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ ((کہ قاف اور کاف نہ تو حرف مکرر ہے اور نہ ہی دونوں کا مخرج ایک شمار ہوا ہے))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی قسمیں

پھر ادغام متجانسین اور متقاربین دو قسم پر ہے (۱) تام (۲) ناقص

ادغام تام : اگر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کیا جائے، کہ اس کی کوئی صفت بھی باقی نہ رہے تو ادغام تام کہلاتا ہے، مثل قُلْ رَّبِّ ،وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ ، عَمَّ۔

ادغام ناقص : اور پہلے حرف کی کوئی صفت باقی ہے تو ادغام ناقص ہوگا، متقاربین ناقص کی مثال مَنْ يَّقُوْلُ ،مِنْ يَّقُوْلُ ،مِنْ وَّالٍ ، اور متجانسین ناقص کی مثال بَسَطْتَ ،اَحَطْتُ۔

شرط ادغام: مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف جب ساکن ہو، تو ادغام واجب ہے، اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ (مثلین) وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ (متجانسین) عَبَدْتُّمْ (متجانسین) اِذْ ظَّلَمُوْا (متجانسین) اِذْهَبْ بِّـ (مثلین) قَدْ تَّبَيَّنَ (متجانسین) قَدْ دَّخَلُوْا (مثلین) قُلْ رَّبِّ (متجانسین) بَلْ رَّفَعَهُ (متجانسین) ((فراءؒ کے قول پر لام کا راء میں ادغام متجانسین ہے جب کہ خلیلؒ سیبویہؒ کے نزدیک متقاربین ہے))۔

((بطریق طیبہ اظہار و ادغام دونوں وجہیں: اور يَلْهَثْ ذَّالِكَ، يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں بطریق جزری اظہار بھی ثابت ہے البتہ شاطبیہ کے طریق پر ادغام ہی کیا جائے گا۔

موانع ادغام : اور جب دو واؤ یا دو یاء جمع ہوں اور پہلا حرف مدہ ہو تو ادغام نہ ہوگا۔ مثل قَالُوْا وَهُمْ فِيْ يَوْمٍ ((کہ مدہ کا غیر مدہ میں ادغام مانع ہے۔ نیز خلیلؒ کے مذہب پر مدہ اور غیر مدہ کا مخرج بھی جدا جدا ہے)) ایسے ہی حرف حلقی کسی غیر حلقی میں مثل لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے مجانس میں مثل فَاصْفَحْ عَنْهُمْ مدغم نہ ہوگا، اور اپنے مماثل میں مدغم ہوگا مثل يُوَجِّهْهُ مَالِيَهْ هَلَكَ ایسے ہی لام فعل، اور لام هَلْ، بَلْ کا ادغام نون میں نہ ہوگا مثل قُلْنَا ((هَلْ نَدُلُّكُمْ، بَلْ نَظُنُّكُمْ البتہ اَلْ کا ہوگا جیسے اَلنَّاسُ))۔

اظہار قمری وادغام شمسی

فائدہ : لام تعریف اگر ان چودہ حروف کے قبل آوے تو اظہار ہوگا اور چودہ حروف یہ ہیں اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ اور ان کو حروف قمریہ کہتے ہیں، اور ان کے اظہار کو اظہار قمری کہتے ہیں جیسے اَلْاٰنَ، اَلْبُخْلُ، اَلْغُرُوْرُ، اَلْحَسَنَةُ، بِالْجُنُوْدِ، اَلْكَوْثَرَ، اَلْوَاقِعَةُ، اَلْخَائِبِيْنَ اَلْفَائِزُوْنَ، اَلْاَعْلٰى، اَلْقَانِتِيْنَ، اَلْيَوْمَ، اَلْمُحْسِنَاتِ ، باقی چودہ حرفوں میں ادغام کیا جائے جن کو حروف شمسیہ کہتے ہیں، اور ان کا ادغام ادغام شمسی کہلاتا ہے جیسے وَالصّٰٓفّٰتِ، وَالذّٰرِيٰتِ، اَلثَّاقِبُ، اَلدَّاعِ، اَلتَّائِبُوْنَ، اَلزَّانِيْ، اَلسَّالِكِيْنَ اَلرَّحْمٰنُ، اَلشَّمْسُ، وَلَا الضَّآلِّيْنَ، الظّٰلِمِيْنَ، النَّجْمُ۔

فائدہ : نون ساکن اور تنوین کا ادغام یاء اور واؤ میں اور طاء کا ادغام تاء میں ناقص ہوگا اور اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ادغام ناقص بھی جائز ہے مگر تام اولیٰ ہے ((کہ اس میں تخفیف تام ہے)) نٓ والقلم اور یٰسٓ والقرآن میں اظہار ہوگا اور بطریق طیبہ ادغام بھی ثابت ہے، مگر نٓ اور سٓ دونوں حروف مقطعات میں مد لازم اظہار وادغام دونوں صورتوں میں ہوگا اظہار کی صورت میں مد لازم حرفی مخفف اور ادغام کی صورت میں مد لازم حرفی مثقل ہوگا))۔

فائدہ : عِوَجًا سے قَيِّمًا سورہ کہف میں اور مَنْ سے رَاقٍ سورہ قیامہ میں اور بَلْ سے رَانَ سورۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطففین میں اظہار ہوگا، سکتہ کی وجہ سے، اور ایک جگہ حفص کی روایت میں اور بھی سکتہ ہے، یعنی مِنْ مَرْقَدِنَا، کے الف پر سورۃ یٰسٓ میں، اور چونکہ سکتہ ایک لحاظ سے حکم وقف کا رکھتا ہے اس وجہ سے عِوَجاً کی تنوین کو الف سے بدل دیا جائے گا اور حفص کی روایت میں ترک سکتہ بھی ان مواضع میں بطریق طیبہ ثابت ہے تو اس وقت موضع اول میں اخفاء ہوگا اور ثانیین یعنی دوسرے دو موقعوں میں ادغام ہوگا ((یہ سکتے معنوی کہلاتے ہیں اور بطریق شاطبی ان جگہوں میں سکتہ ہی ضروری ہے نیز طیبہ کے طریق پر سکتہ لفظی بھی ساکن منفصل پر کیا جاتا ہے جیسے اِنَّ الْاِنْسَانَ کے لام پر ہمزہ سے قبل اور قَدْ اَفْلَحَ کی دال پر ہمزہ سے قبل))۔

فائدہ : جب دو حرف مثلین غیر مدغم ہو تو ہر ایک کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے مثل اَعْيُنِنَا شِرْكِكُمْ ،يُحْيِ، دَاوُدَ، ایسا ہی متقاربین متصل ہو یا قریب قریب ہو، اور ادغام نہ کیا جائے تو بھی خوب ہر ایک کو صاف پڑھنا چاہئے مثل قَدْ جَآءَ ، قَدْضَلُّوْا، اِذْ تَقُوْلُ، اِذْ زَيَّنَ، ایسا ہی جب دو حرف ضعیف جمع ہو، مثل جِبَاهُهُمْ یا قوی حرف کے قریب ضعیف حرف ہو، مثل اِهْدِنَا یا دو حرف مفخم متصل یا قریب ہو مثل مُضْطَرَّ ، صَلْصَالٍ یا دو حرف مشدد قریب یا متصل ہو، مثل ذُرِّيَّةَ، مُطَّهَّرِيْنَ، مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ، لُجِّيٌّ يَّغْشٰهُ، وَ عَلٰى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ایسا ہی دو حرف متشابہ الصوت جمع ہو مثل ص، س، جیسے اَلَيْسَ الصُّبْحُ، اور ط، ت، جیسے حَبِطَتْ،ض، ظ، جیسے اَنْقَضَ ظَهْرَكَ، ق، ک، جیسے خَلَقَ ، كُلَّ ، لَكَ قُصُوْراً ،تو ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے اور جو صفت جس کی ہے اس کو پورے طور سے ادا کرنا چاہئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل (ہمزہ کے بیان میں)

جب دو ہمزہ متحرک جمع ہوں اور دونوں قطعی ہوں تو تحقیق سے یعنی خوب صاف طور سے پڑھنا چاہئے مگر ءَ اَعْجَمِیٌّ جو سورۃ حٰم سجدہ میں ہے اس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہوگی اور قرآن مجید میں جہاں بھی دو ہمزہ متحرک جمع ہوتے ہیں پہلا ہمزہ استفہام کا ہوتا ہے سوائے اَئِمَّةٌ کے اس میں پہلا قطعی ہمزہ جمع کا ہے، اور اگر پہلا ہمزہ استفہام کا یعنی قطعی ہو، اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح ہو، تو جائز ہے دوسرے ہمزے میں تسہیل اور ابدال، مگر ابدال اولیٰ اور ((بہتر)) ہے۔ اور یہ چھ جگہ ہے آلْئٰنَ (سورۃ یونس میں دوجگہ) آلذَّكَرَيْنِ (سورۃ انعام میں دوجگہ) آللّٰهُ (دوجگہ ایک سورۃ یونس میں اور دوسرا سورۃ نمل میں) اور جب پہلا ہمزہ استفہام کا یعنی قطعی ہو، اور دوسرا ہمزہ وصلی اگر مفتوح نہ ہو، تو یہ دوسرا ہمزہ حذف کیا جائیگا، مثل اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ، اَصْطَفَى الْبَنَاتِ ، اَسْتَكْبَرْتَ ، اَتَّخَذْنَا، اَسْتَغْفَرْتَ، اَطَّلَعَ ((کہ یہ اصل میں اَاِفْتَرٰى، اَاِطَّلَعَ ہے، چونکہ ہمزہ وصل درمیان میں حذف ہوجاتا ہے اس لئے ان کلمات میں بھی حذف ہوگیا ہے)) البتہ فتحہ کی حالت میں جو حذف نہیں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں التباس انشاء کا خبر کے ساتھ ہوجائیگا، اور چونکہ ہمزہ وصلی وسطِ کلام میں حذف ہوجاتا ہے اس وجہ سے تغیر کیا جاتا ہے اسی وجہ سے ابدال اولیٰ بہتر ہے، کہ اس میں تغیر تام ہے ((یعنی ہمزہ مکمل حرف مدہ سے بدل جاتا ہے)) بخلاف تسہیل کے۔

فائدہ : ((انشاء کا خبر کے ساتھ التباس یعنی مشتبہ ہوجانا واضح ہے، کہ پہلا ہمزہ استفہامی میں سوال ہے اور ہے دونوں مفتوح، تو دوسرے کو حذف کردینے سے یہ پتہ نہیں چلتا، کہ موجودہ ہمزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خبر کا ہے، یا استفہام وانشاء کا، کہ حذف کی صورت میں آلْئٰنَ پڑھا جائیگا تو پتہ نہیں چلے گا، کہ کیا اب؟ ہے یا صرف اب ہے، اور زیر کی صورت میں یہ شبہ پیدا نہیں ہوتا، اس لئے اصل کے مطابق حذف ہو جاتا ہے)) اور جب دو ہمزہ جمع کا ہو، اور پہلا متحرک دوسرا ساکن ہو، تو واجب ہے ہمزہ ساکن کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدلنا مثل اٰمَنُوْا ،اِیْمَانًا، اُوْتُمِنَ اِیْتِ ((اس صورت میں پہلا ہمزہ قطعی بھی ہوتا ہے جیسے پہلی دو مثالوں میں، اور وصلی بھی، جیسے دوسرے دو مثالوں میں)) تو جب پہلا ہمزہ وصلی ہو، تو ہمزہ وصلی سے ابتدا کرنے کی حالت میں دوسرا ہمزہ ساکنہ بدلا جائیگا اور جب ماقبل کے کلمہ سے وصل کرتے ہوئے ہمزہ وصل گر جائیگا تو اب ہمزہ ساکنہ صرف اکیلا رہ جائیگا، تو اس میں ابدال نہ ہوگا، جیسے اَلَّذِی اؤْتُمِنَ ،فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ ،فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ ،ہمزہ وصلی کے ماقبل جب کوئی کلمہ ملا جائیگا، تو یہ ہمزہ حذف کیا جائیگا، ثابت رکھنا درست نہیں، البتہ ابتداء میں ثابت رہتا ہے۔

((ہمزہ وصلی کی حرکت (۱) حروف معانی جو کلمہ کی اقسام اسم فعل حرف میں تیسری قسم ہے اِنَّ اَنَّ ، اَمْ ، اِنْ ، اَلْ وغیرہ تو ان میں صرف اَلْ لام تعریف ہی کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے باقی تمام ہمزہ قطعی ہوتے ہیں)) تو لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ مفتوح ہوگا جیسے اَلَّذِیْنَ، اَلْحَمْدُ۔

(۲) اسموں میں سے صرف آٹھ اسماء کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے، سات کا سماعی اور ایک قسم کا قیاسی، تو ان اسموں کا ہمزہ مکسور ہے))۔

سات سماعی اسم: اِسْمٌ ،اِبْنٌ ،اِبْنَةٌ ،اِمْرُءٌ ،اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانِ ،اِثْنَتَانِ ،اور آٹھویں قسم قیاسی اَسْمَآءٌ ،باب انعال کے سوا باقی تمام افعال ثلاثی مزید، رباعی مزید، ملحق برباعی کے مصادر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ جیسے اِجْتِنَابٌ ، اِنْتِقَامٌ ۔

((۳) فعلوں میں باب افعال کے سوا باقی تمام کے ہمزہ وصلی ہیں، جن کی حرکت کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے تیسرے حرف کا ضمہ اگر اصلی ہے، تو ہمزہ بھی مضموم ہوگا، جیسے اُنْصُرْ ، اُجْتُثَّتْ ، اور اگر تیسرا حرف مفتوح یا مکسور ہے، یا اس کا ضمہ اصلی نہیں، عارضی ہے، تو پھر ہمزہ وصلی مکسور ہوگا، جیسے اِضْرِبْ ، اِنْفَجَرَتْ ، اِفْتَحْ ، ضمہ عارضی کی مثال، جیسے اِمْشُوْا ، اِتَّقُوْا ، اِئْتُوْا ، کہ ان کا ضمہ عارضی ہے، اس وجہ سے ہمزہ مضموم نہیں پڑھا جاتا، بلکہ مکسور پڑھا جاتا ہے ((کہ ان کی اصل اِمْشِيُوْا ، اِتَّقِيُوْا ، اِئْتِيُوْا ، ہے، یاء کے ضمہ کے ثقل کی وجہ سے اسے حذف کر کے قاف کو د ۔۔ یا ہے، للہذا یہ ضمہ اصلی نہیں بلکہ تخفیف کے بعد کا ہے))۔

فائدہ : ہمزہ عین کے ساتھ جمع ہو، جیسے اَعُوْذُ ، یا حاء کے ساتھ، جیسے اَحْسَنَ الْقَصَصِ ، یا حرف مدہ عین یا حاء کے ساتھ جمع ہو، جیسے عَـالَمِيْنَ ، عَاهَدَ ، مَبْعُوْثُوْنَ ، حِيْنَ فَرِحُوْا ایسا عین ھاء ایک ساتھ آویں، جیسے اِنَّ اللّٰـهَ عَهِـدَ ، یا عین حاء اور ھاء ایک ساتھ آئیں، جیسے زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ ، سَبِّحْهُ ، یا عین، حاء، ھاء مکرر یا مشدد ہوں، جیسے طُبِعَ عَلٰى ، عَهِدَ ، لَا جُـنَـاحَ عَلَيْكُمْ ، يَانُوْحُ اهْبِطْ ، وَمَاقَدَرُ اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ، جِبَاهُهُمْ ، دَعًّا ، يَدُعُّوْنَ سَحَّارٍ وغیرہ، تو ہر ایک کو خوب صاف طور سے ادا کرنا چاہیے ((اکثر خیال نہ کرنے سے صحیح طور پر ادا نہیں کرتے))۔

فـــائـــده : ہمزہ متحرک یا ساکن جہاں ہو، اس کو خوب صاف طور سے پڑھنا چاہیے، اکثر ایسا ہوتا ہے، کہ ہمزہ الف سے بدل جاتا ہے، یا حذف ہو جاتا ہے، یا صاف طور سے نہیں نکلتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً جہاں دو ہمزہ ہوں وہاں زیادہ خیال رکھنا چاہئے ، کہ دونوں ہمزہ خوب صاف اداء ہوں مثل ءَاَنْذَرْتَهُمْ ، اَاِنَّكَ ، ءَاُنْزِلَ ۔

فــائده : حرف ساکن کے بعد جب ہمزہ آئے ،تو اس کا خیال رکھنا چاہئے ، کہ ساکن کا سکون تام اداء ہو، اور ہمزہ خوب صاف اداء ہو، ایسانہ ہو، کہ ہمزہ حذف ہوجائے ، اور اس کی حرکت سے ماقبل کا ساکن متحرک ہوجائے ، جیسا کہ اکثر خیال نہ کرنے سے ایسا ہوجاتا ہے، بلکہ وہ ساکن کبھی مشدد بھی ہوجاتا ہے، مثل قَدْ اَفْلَحَ ، اِنَّ الْاِنْسَانَ ،اسی وجہ سے حفصؒ کے بعض طرق جو طیبہ سے ہیں، ساکن پر سکتہ کرتے ہیں، تاکہ ہمزہ صاف اداء ہو،خواہ وہ ساکن اور ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں یا دوکلموں میں ((جیسے اَلْاَرْضِ ، مَنْ اٰمَنَ مگر شاطبیہ کے طریق کا التزام کرکے پڑھنے والوں کو سکتہ نہیں کرنا چاہئے ، اور سکون کو بھی کامل اداء کرنا چاہئے ،اور ہمزہ کو بھی صاف پڑھنا چاہئے ، شاطبیہ کے طریق پر صرف چار معنوی سکتے ہیں، جن کا بیان پہلے ہوچکا ہے، ان چار موقعوں میں طیبہ کے طرق پر سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، اور لفظی سکتہ ہمزہ سے قبل ساکن پر ی ہے مگر شاطبیہ کے طریق پر لفظی سکتہ نہیں))۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل (حرکات کی اداء کے بیان میں)

فتحہ ساتھ انفتاح فم اور صوت کے، اور کسرہ ساتھ انخفاض فم اور صوت کے، اور ضمہ ساتھ انضمام شفتین کے ظاہر ہوتا ہے، ((یعنی فتحہ منہ اور آواز کے اوپر کو کھلنے، اور کسرہ نیچے کو کھلنے، اور ضمہ دونوں ہونٹوں کے گول ہونے سے اداء ہوتے ہیں)) ورنہ اگر فتحہ میں کچھ انخفاض نیچے کو کھلنا ہوا تو مشابہ کسرہ کے ہوجائے گا، اور اگر کچھ انضمام ہوگیا، یعنی ہونٹوں کی قدرے گولائی ہوگئی تو مشابہ کسرہ کے ہوجائے گا، ایسا ہی کسرہ میں اگر کامل انخفاض آواز کا نیچے کو دبانا ہوا، اور انفتاح ہوگیا تو مانند فتحہ کے ہوجائے گا ((اس سے معلوم ہوگیا کہ ہر حرکت کی ایک کیفیت تو صحیح ہے کہ وہ کامل طور پر اداء ہو، اور دو کیفیتیں غلط ہیں، کہ وہ دوسری دو حرکتوں کے مشابہ ہوکر اداء ہو، کسی بھی حرکت میں دوسری حرکت کی آمیزش اگر پیدا ہوجائے تو وہ غلط ہے))۔

فائدہ: فتحہ جس کے بعد الف نہ ہو، اور ضمہ، جس کے بعد واؤ ساکن نہ ہو، اور کسرہ جس کے بعد یاء ساکن نہ ہو، تو ان حرکات کو اشباع ((کھینچنے اور دراز کرنے)) سے بچانا چاہئے ورنہ یہی حروف، حروف مدہ ہوجائیں گے ((جیسے فَعَلَ سے فَعَلَا، ضَرَبَ سے ضَرَبَا يَكُونُ سے يَكُونُوا، اور یہ لحن جلی ہے))۔

فائدہ: ضمہ کے بعد واؤ مشدد ہو، اور کسرہ کے بعد یاء مشدد ہو تو اس وقت بھی اشباع اور کھینچنے سے احتراز اور پرہیز کرنا ضروری ہے، مثل عَدُوٌّ، سَوِيٌّ، لُجِّيٌّ ایسے کلمات میں خصوصًا وقف میں زیادہ خیال رکھنا چاہئے، ورنہ مشدد مخفف ہوجائے گا ((یعنی عَدُوْ سَوِیْ لُجِیْ ہوجائے گا، جو لحن جلی ہے، نیز تشدید کو اداء کرتے وقت واؤ اور یاء کی آواز بھی بند نہیں ہونی چاہئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ حروف رخوہ ہیں، اساتذہ کرام عمل کر کے طلباء کو سمجھا دیں))۔

فائدہ : جب فتحہ کے بعد الف، اور ضمہ کے بعد واؤ ساکن غیر مشدد، اور کسرہ کے بعد یاء ساکن غیر مشدد ہوں تو اس وقت حرکات کو اشباع سے اور کھینچ کر کے ضرور پڑھنا چاہئے ورنہ یہ حروف مدہ ادا نہ ہوں گے ((اور لحن جلی کا ارتکاب ہوجائے گا، جیسے اُوْذِیْنَا نُوْحِیْهَا وغیرہ)) خصوصاً جب کئی حروف مدہ قریب قریب جمع ہوں تو زیادہ خیال رکھنا چاہئے اکثر خیال نہ کرنے سے کہیں اشباع ہوتا ہے اور کہیں نہیں ہوتا۔

فائدہ : مَجْرِیهَا جو سورۃ ھود میں ہے، اصل میں لفظ مَجْرٰھَا ہے، یعنی راء مفتوح ہے اور اس کے بعد الف ہے، روایت حفصؒ میں اس جگہ امالہ ہے ((اور امالہ زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل کر کے اور جھکا کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں اس لئے یہاں فتحہ خالص اور الف خالص نہ پڑھا جائے گا، اور نہ ہی کسرہ اور نہ یاء خالص پڑھی جائے گی بلکہ فتحہ کسرہ کی طرف اور الف یاء کی طرف مائل کر کے پڑھا جائے گا جس سے فتحہ کسرہ مجہول کے مانند ہوجائے گا اور اس کے بعد یاء مجہول ہوگی جیسے اردو زبان میں قطرے سویرے کا تلفظ مجہول ہے روایت حفصؒ میں اس ایک لفظ کے سوا اور کہیں امالہ نہیں۔

فائدہ : کسرہ اور ضمہ کلام عرب میں مجہول نہیں بلکہ معرُوف ہیں، اور اداء کی صورت یہ ہے کہ کسرہ میں انخفاض کامل کے ساتھ آواز کسرہ کی باریک نکلے اور ضمہ میں انضمام شفتین کے ساتھ ضمہ کی آواز باریک نکلے ((عملی طور پر استاذ مشاق اداء کر کے بتادیں))۔

فائدہ : حرکات کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے یہ نہ ہو کہ مشابہ سکون کے ہوجائیں، ایسا ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکون کامل ادا کرنا چاہئے تا کہ مشابہ حرکت کے نہ ہو جائے اور اس سے بچنے کی عملی صورت یہ ہے کہ ساکن حرف کی صوت مخرج میں بند ہو جائے اور اس کے بعد ہی دوسرا حرف نکلے اور اگر دوسرے حرف کے ظاہر ہونے سے پہلے مخرج میں جنبش ہوگئی یعنی ذوعضو مخرج سے الگ ہو گئے تو لامحالہ یہ سکون حرکت کے مشابہ ہو جائے گا ((مگر یہ خیال ضرور رہے کہ دوسرے حرف کے مابین دیر نہ لگے ورنہ سکتہ پیدا ہو جائے گا جو درست نہیں))۔

فــائـده : البتہ حروف قلقلہ اور (کاف وتاء) کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے، فرق اتنا ہے کہ حروف قلقلہ میں جنبش سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور (کاف وتاء) نہایت نرمی کے ساتھ جنبش ہوتی ہے ((کاف وتاء) چونکہ مہموسہ شدیدہ ہیں اور حروف قلقلہ **قطب جد** ، مجہورہ شدیدہ ہیں، اس لئے (کاف وتاء میں شدت کی وجہ سے آواز مخرج میں قوت کے ساتھ تو رکتی ہے مگر اس میں ہمس کی وجہ سے پستی ہوتی ہے اور ایک عضو کا دوسرے عضو سے انفکاک وجدائی نہایت نرمی کے ساتھ ہوتی ہے اور جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ نہایت ضعیف وپست ہوتی ہے دوسرے کو تو در کنار خود پڑھنے والے کو بھی بغیر پوری توجہ اور دھیان کے سنائی نہیں دیتی اسی وجہ سے ان کا شمار حروف قلقلہ میں نہیں کیا گیا جبکہ حروف قلقلہ میں شدت وجہر کی وجہ سے ایک عضو کا دوسرے عضو سے انفکاک وعلیحدگی قوت وسختی اور بلندی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ بھی قوی اور بلند ہوتی ہے))۔

فـائده : (کاف وتاء) میں جو جنبش ہوتی ہے، اس میں ھاء کی یا سٓ کی یا ثاء کی بو ((آمیزش)) نہ آنی چاہئے جنبش سے پیدا شدہ آواز خود ان حرفوں ہی کی آواز ہو، اور ہو بھی بہت پست))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

پہلی فصل اجتماع ساکنین کے بیان میں

اجتماع ساکنین : یعنی دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا، ایک علیٰ حدہٖ ہے یعنی اپنی حالت پر کہ ساکنین بغیر کسی تغیر کے پڑھے جائیں گے اور دوسری قسم علیٰ غیر حدہٖ ہے یعنی اپنی حالت کے غیر پر کہ ساکنین میں وصلاً تغیر کر کے پڑھا جائے گا۔

اجتماع ساکنین علیٰ حدہ : اس کو کہتے ہیں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو، اور دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں، مثل (دَآبَّةٍ اَلّٰٓئٰنَ) اور یہ اجتماع ساکنین وصل ووقف دونوں حالتوں میں جائز ہے۔

اجتماع ساکنین علیٰ غیرحدہٖ : اس کو کہتے ہیں کہ پہلا حرف ساکن مدہ نہ ہو، یا دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں یہ اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ وصل میں جائز نہیں البتہ وقف میں جائز ہے جیسے (اَلْقَدْرِ) کہ وصلاً دوسرا ساکن (راء) متحرک پڑھا جائے گا، اب اگر پہلا ساکن مدہ ہے مگر کلمہ ایک نہیں دو ہیں تو اس کو حذف کر دیں گے، مثل (اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَعْدِلُوا اِعْدِلُوْا، قَالُو الْئٰنَ، فِی الْاَرْضِ، تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ، وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَالَا الْحَمْدُ، فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ) اور اگر دو کلموں میں پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو تو اس کو حرکت کسرہ دی جائے گی، مثل (اِنِ ارْتَبْتُمْ، وَاَنْذِرِ النَّاسَ، مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مستثنیات : (۱) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اسے ضمہ دیا جائے گا کہ میم جمع کی اصل حرکت ضمہ ہے، مثل (عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ)۔

(۲) اور مِنْ جو حرف جر ہے اس کے بعد جب کوئی حرف ساکن آئے گا تو نون مفتوح پڑھا جائے گا ((کہ مِنْ جارہ کثرت سے استعمال ہوا ہے، اور (الفتحة أخف الحركات) فتحہ خفیف ترین حرکت ہے اس لئے اسے فتحہ دیا جاتا ہے، مثل (مِنَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ))۔

(۳) ایسا ہی (الٓمّٓ اللّٰهُ) سورۃ آل عمران کے شروع میں میم وصل میں مفتوح پڑھی جائے گی ((کہ حروف مقطعات لازم السکون ہیں اس لئے انہیں عارضی حرکت جب دی جاتی ہے تو خفیف حرکت فتحہ دی جاتی ہے، نیز اس میں وصلاً بہ وقصر دونوں مد جائز ہیں))۔

فائدہ: (بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ) جو سورۃ حجرات میں ہے اس میں (بِئْسَ) کے بعد (لام) مکسور ہے اور اس کے بعد (سین) ساکن ہے اور (لام) سے پہلے اور بعد جو ہمزہ ہے وہ وصلی ہے اس وجہ سے حذف کئے جائیں گے اور (لام) کا کسرہ بسبب اجتماع ساکنین کے ((کہ اَلْ کا (لام) پہلا ساکن ہے اور اسم کا (سین) دوسرا ساکن ہے اسم کا ہمزہ وصلی حذف ہونے کے بعد (لام وسین) دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے اور پہلا مدہ نہیں اس لئے اسے کسرہ دیا جاتا ہے اور ابتداء میں (اَلِاسْمُ اور لِسْمُ) دونوں جائز ہیں))۔

فائدہ : کلمہ منونہ یعنی جس کلمہ کے اخیر حرف پر دوزبر دوزیر دوپیش ہوں تو وہاں پر ایک نون ساکن پڑھا جاتا ہے اور لکھا نہیں جاتا اس کو نون تنوین کہتے ہیں یہ تنوین وقف میں حذف کی جاتی ہے مگر دوزبر ہوں تو اس تنوین کو الف سے بدل دیتے ہیں، مثلاً (قَدِيْرٌ بِرَسُوْلٍ بَصِيْرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اصل میں جب تنوین کے بعد ہمزہ وصلی ہو تو حذف ہو جائے گا اور یہ تنوین بسبب اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کے مکسور پڑھی جائے گی اور اکثر ایسی جگہوں میں خلاف قیاس لوگوں کی آسانی کے لئے ایک چھوٹا سا نون لکھ دیتے ہیں جو رسم عثمانی میں نہیں ہے، مثل (بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ خَيْرَ انِ الْوَصِيَّةُ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ اَحَدُ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ طُوَنِ اذْهَبْ مُبِيْنِ نِ اقْتُلُوْا)۔

((فائدہ: تنوین سے ابتداء کرنا یا دوہرانا درست نہیں یعنی (نِ اقْتُلُوْا) پڑھنا درست نہیں (مُبِيْنِ) پر وقف کر کے یا اُقْتُلُوْا پر وقف کرنے کے بعد (نِ اقْتُلُوْا) تنوین سے اعادہ غلط ہے بلکہ اعادہ (اُقْتُلُوْا) سے ہوگا، (نِ اقْتُلُوْا سے غلط ہے))۔

((فائدہ: علماء صرف نے اجتماع ساکنین علی حدہٖ کی شرائط میں ایک تیسری شرط دوسرے ساکن کا مدغم ہونا بھی قرار دی ہے، اور (الٓـمٓ) کے اجتماع کو شاذ کہا ہے حالانکہ صحیح و متواتر قرآءات میں بہت سے کلمات اس طرح کے ہیں کہ ان میں دوسرا ساکن مدغم نہیں (جیسے مَحْيَایْ وَمَمَاتِیْ) قالونؒ کی قرأت (ءَ اَنْذَرْتَهُمْ) ورشؒ صاحب کی قرأت میں (جَآءَ اَمْرُنَا) ورش وقنبل کی قرأتوں میں ہے مگر ساکنین وصلاً باقی رہے ہیں لہٰذا علماء قرأت کے ہاں دو شرطیں ہی درست ہیں اور علماء صرف کی تیسری شرط کا تعلق قرأت کے ساتھ نہیں بلکہ کلمہ کی ماہیت ذاتیہ اور اس کی اصل و بناوٹ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں الگ الگ علم ہیں اور ہر علم وفن کی اپنی اپنی اصطلاحات ہوتی ہیں، (لَا مُنَاقَشَةَ فِى الْاِصْطِلَاحِ) اصطلاحات میں کوئی تناقش وتعارض نہیں (توضیحات مرضیہ))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل (مد کے بیان میں)

مد دو قسم کے ہیں (۱) اصلی اور (۲) فرعی

مد اصلی : اس کو کہتے ہیں، کہ حروف مدہ کے بعد نہ سکون ہو، اور نہ ہمزہ ہو جیسے (اُذِيْنَا)۔

مد فرعی : اس کو کہتے ہیں، کہ حروف مدہ کے بعد دو اسباب میں سے ہمزہ یا سکون ہو۔

((یعنی مد اصلی حروف مدہ کی ذات میں پائی جاتی ہے، سبب پر موقوف نہیں ہوتی، اور مد فرعی حروف مدہ یعنی مد اصلی سے متجاوز ہوتی ہے، اور سبب پر موقوف نہیں ہوتی ہے، اور حروف مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون کے آنے سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے اسے رفع کرنے کے لئے مد میں زیادتی کی جاتی ہے))۔

مد فرعی کی چار اقسام: اور مد فرعی چار قسم پر ہے۔

(۱) متصل (۲) منفصل (۳) لازم (۴) عارض

مد متصل و واجب : یعنی حرف مدہ کے بعد اگر ہمزہ آئے، اور ایک کلمہ میں ہو، تو اسے مد متصل یا واجب کہتے ہیں۔

مد منفصل وجائز : اور اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو، تو اسے مد منفصل یا مد جائز کہتے ہیں، مثل (فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا مَآ اُنْزِلَ)۔

مد عارض : حرف مدہ کے بعد جب سکون عارضی وقفی ہو، تو اسے مد عارض کہتے ہیں اور اس میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں ((طول تو نفس سبب یعنی سکون کا اعتبار کر لینے کی وجہ سے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

توسط سبب کے ضعیف ہونے کی وجہ سے، اور قصر اصل کا اعتبار کرنے، اور سبب عارضی کا اعتبار نہ کرنے کی وجہ سے، کہ اصل میں موقوف علیہ متحرک ہے، اور سکون وقف کی وجہ سے عارضی ہے))

مثالیں: رَحِيْمٌ تَعْلَمُوْنَ ، تُكَذِّبَانِ۔

مـدلازم : اور جب حرف مدہ کے بعد ایسا سکون ہو، کہ کسی حالت میں بھی حرف مدہ سے جدا نہ ہوسکے، نہ وصلاً نہ وقفاً، جسے سکون لازم کہتے ہیں، تو اس کو مدلازم کہتے ہیں، اور یہ چار قسم ہیں۔

مدلازم کی چار قسمیں

لازم حرفي : اگر حروف مقطعات ((جو سورتوں کی ابتداء میں ہوتے ہیں)) میں ہو، تو اسے لازم حرفی کہتے ہیں۔

لازم کـلمي : ورنہ اگر حرف مدہ کلمہ میں ہو، تو اسے لازم کلمی کہتے ہیں، پھر ہر ایک کلمی اور حرفی دوقسم ہے، **مثقل** اور **مخفف۔**

مثـقل : اگر حرف مدہ کے بعد مشدد حرف ہے، تو مثقل کہیں گے۔

مـخـفـف : اور محض سکون ہے، تو مخفف ہوگی، مدلازم حرفی مثقل اور مدلازم حرفی مخفف کی مثال (الٓمّٓ الٓمّٓرٰ طٰسٓمّٓ الٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ طٰسٓ نٓ صٓ قٓ) کہ (الٓمّٓ) میں (لام) کا مدلازم حرفی مثقل ہے، اور (میم) کا مدحرفی مخفف ہے اساتذہ ہر دو کا فرق سمجھا دیں

مدلازم کلمي مثـقل : حرف مدہ کے بعد تشدید کلمہ میں ہو، مثال (دَآبَّةٍ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

مدلازم کلمي مخفف : حرف مدہ کے بعد سکون کلمہ میں ہو، مثال (آٰلْـٰٔنَ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مد لین : اور جب (واؤ اور یاء) ساکن کے پہلے فتحہ ہو، تو اسے حروف لین کہتے ہیں، اور جب حروف لین کے بعد حرف ساکن ہو، تو اسے مدلین کہتے ہیں، اور اس میں قصر و توسط وطول تینوں جائز ہیں، اور ((عین مریم اور عین شوریٰ میں قصر نہایت میں ضعیف ہے، اور طول افضل اور اولیٰ ہے، اور اسے لین لازم کہتے ہیں، اس میں طول اس لئے افضل ہے، کہ سکون عارض کے مقابلہ میں سکون لازم قوی سبب ہے، نیز حروف مقطعات میں یکسانیت باقی نہ رہنے کی وجہ سے بھی قصر ضعیف ہے))۔

((**فائدہ**) حروف مدہ کی طرح حروف لین بھی مد کا محل ہے، اگر چہ ضعیف محل ہے، اور اس کے بعد مد کا سبب صرف سکون بنتا ہے، ہمزہ نہیں، کہ سکون قوی سبب ہے، جو مدہ اور لین دونوں کیلئے مد فرعی کا سبب ہے، جبکہ سکون کے مقابلہ میں ہمزہ ایک ضعیف سبب ہے، اس لئے یہ حروف مدہ کے لئے مد فرعی کا سبب بنتا ہے، مگر حروف لین کے لئے نہیں))۔

فائدہ : سورۃ آل عمران کا (الٓمّٓ اللّٰهُ) وصل کی حالت میں میم ساکن اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ کی وجہ سے مفتوح پڑھی جائی گی، اور اللہ کا ہمزہ نہ پڑھا جائے گا، اور میم میں مدلازم ہے، اس وجہ سے وصل میں طول اور قصر دونوں جائز ہیں ((طول اصل کی وجہ سے، کہ میم ساکن ہے، اور قصر موجودہ حالت کی وجہ سے، کہ میم متحرک ہو کر مد اصلی کے حکم میں ہوگئی ہے، اور توسط کا نہ ہونا ظاہر ہے کہ مدلازم میں نہیں ہوگا))۔

فائدہ : حروف مدہ جب موقوف ہوں، تو اس کا خیال رکھنا چاہئے، کہ ایک الف سے زائد نہ ہوجاوے، دوسرے یہ کہ بعد حرف مدہ کے (یاء یا ہمزہ) زائد نہ ہوجاوے، مثل (قَالُوٓا فِیٓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَا ، لَا) جیسا کہ اکثر خیال نہ کرنے سے ہوجاتا ہے۔

تیسری فصل (مقدار اور اوجہ مد کے بیان میں)

مدعارض اور لین عارض کی مقدار یعنی کھینچنے کے اندازے

مدعارض ولین عارض میں تین وجہ ہیں ،طول ،توسط ،قصر ،فرق اتنا ہے ، کہ مدعارض میں ((چونکہ مد اصالۃً ہوتا ہے ، کہ حروف مدہ کے ذات میں مدیت پائی جاتی ہے ،اورحروف لین میں مد تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے ، کہ ان کی ذات میں ،مدیت نہیں ہوتی ،اس لئے)) مدعارض میں طول اولی ہے ،اس کے بعد توسط ،اس کے بعد قصر کا مرتبہ ہے ، بخلاف مد لین عارض کے ، کہ اس میں پہلا مرتبہ قصر کا ہے ،اس کے بعد توسط ،اس کے بعد طول ((نیز لین کے قصر کی مقدار بھی مدہ کی مقدار سے کم ہوتی ہے ، کہ اس کی ذات میں مدیت نہیں ہے))۔

طول ،توسط ،قصر کی مقدار: اب معلوم ہونا چاہئے ، کہ مقدار یعنی (کھینچنے کا اندازہ) طول کا کیا ہے؟ طول کی مقدار تین الف ہے ،اور توسط کی مقدار دو الف ہے ،اور ایک قول میں طول کی مقدار پانچ الف ہے ،اور توسط کی مقدار تین الف ہے ،اور قصر کی مقدار دونوں ہی قولوں میں ایک ہی الف ہے ((یعنی دونوں قولوں میں توسط کی مقدار کم اور طول کی زیادہ ہے ،اور قصر حروف مدہ کی ذاتی وطبعی مقدار کا نام ہے ، جو ایک ہی الف ہے))۔

فائدہ : مد لازم کی چاروں قسموں میں طول علی التساوی ((یعنی برابر، برابر)) ہوگا ، جبکہ بعض حضرات کے نزدیک مثقل میں زیادہ ہے ،اور بعض کے نزدیک مخفف میں ،مگر جمہور کے نزدیک تساوی یعنی برابر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فائدہ : حرف موقوف مفتوح کے قبل جب مدہ ہو، یا حرف لین ہو، یعنی مد عارض اور لین عارض، تو وقف میں تین وجہ ہوگی، مثل (رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ، لَا ضَیْرَ) کہ وقف صرف اسکان ہی کے ساتھ ہوگا، اور جب موقوف علیہ ((جس پر وقف کیا ہے)) مکسور ہوگا، مثل (یَوْمِ لِلدِّیْنِ مِنْ خَوْفٍ) تو وجہ عقلی چھ نکلتی ہیں، ان میں چار جائز ہیں ((اس لئے کہ یہاں پر وقف اسکان اور روم دونوں طرح سے ہوتا ہے، مگر روم کے ساتھ وقف کرنے کی حالت میں مدہ یا لین کے بعد کامل سکون نہیں رہتا، اس لئے طول اور توسط جائز نہیں، لھٰذا مندرجہ ذیل چھ وجوہ ہیں)) طول توسط قصر مع الاسکان ۔ قصر مع الروم، یہ چار تو جائز، اور طول، توسط مع الروم یہ دو غیر جائز ہیں اس لئے کہ مد فرعی کے واسطے بعد حرف مد کے سکون چاہئے، اور روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف متحرک ہوتا ہے ((اگر چہ حرکت خفیف ہوتی ہے)) اور اگر حرف موقوف علیہ مضموم ہے مثل (نَسْتَعِیْنُ) کے، تو ضربی عقلی وجہیں نو ہیں ((اس لئے حرف مضموم پر تینوں کیفیتوں سے وقف درست ہے، اسکان، روم، اور اشمام سے)) اور نو وجوہ میں سے سات جائز، طول، توسط قصر مع الاسکان، طول، توسط، قصر مع الاشمام، قصر مع الروم اور دو وجوہ طول، توسط مع الروم غیر جائز ہیں، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔

فائدہ : جب مد عارض یا مد لین کئی جگہ جمع ہوں، تو ان میں تساوی ((برابری)) اور توافق ((یکسانیت)) کا خیال رکھنا چاہئے، یعنی ایک جگہ اگر مد عارض میں طول کیا ہے، تو دوسری جگہ بھی طول کیا جائے، اگر توسط کیا ہے، تو دوسری جگہ بھی توسط کیا جائے، اور اگر قصر کیا ہے تو دوسری جگہ بھی قصر کرنا چاہئے، ایسا ہی اگر مد لین بھی جب کئی جگہ ہوں، تو توافق و برابری ہونا چاہئے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ طول وتوسط میں توافق ہونا چاہئے ،ایسا ہی مقدار طول وتوسط میں بھی برابری ہونی چاہئے مثلاً (اَعُوْذُ اور بِسْمِلَّه سے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) تک فصل کل کی حالت میں ضربی وجہیں اڑتالیس نکلتی ہیں، کہ (رَجِیْم) پر بھی مدعارض ہے، اور (رَحِیْم) پر بھی اور (اَلْعٰلَمِیْنَ) پر بھی۔

ضربی اڑتالیس وجوہ: پس (رَجِیْمِ) کے اوجہ ثلاثہ مع الاسکان یعنی ((طول، توسط، قصر مع الاسکان)) اور قصر مع الروم ان چار جائز وجوہ کو (رَجِیْمِ) کے مدود ثلاثہ ((طول، توسط قصر مع الاسکان اور قصر مع الروم)) چار جائز وجوہ میں ضرب دینے سے سولہ وجہیں ہوتی ہیں ((کہ (رَجِیْم) کی ایک ایک کے ساتھ (رَحِیْم) کی چار چار پڑھی جاسکتی ہیں، جو سولہ ہو جاتی ہیں، پھر یہ سولہ وجوہ (اَلْعٰلَمِیْنَ) کے اوجہ ثلاثہ ((طول، توسط، قصر مع الاسکان)) میں ضرب دینے سے اڑتالیس وجہیں ہوتی ہے ((کہ اَلْعٰلَمِیْنَ کے طول مع الاسکان کے ساتھ سولہ، پھر توسط مع الاسکان کے ساتھ سولہ، پھر قصر مع الاسکان کے ساتھ سولہ اڑتالیس وجوہ بنتی ہیں)) ان اڑتالیس وجوہ میں سے چار بالاتفاق جائز ہیں۔

جائز وجوہ: یعنی (اَلرَّجِیْمِ ، اَلرَّحِیْمِ ، اَلْعٰلَمِیْنَ) تینوں میں طول مع الاسکان، توسط مع الاسکان، قصر مع الاسکان۔ (رَجِیْم ، رَحِیْم) میں قصر مع الروم، اور (اَلْعٰلَمِیْنَ) میں قصر مع الاسکان، اور بعض حضرات نے (رَجِیْم ، رَحِیْم) کے قصر مع الروم کی حالت میں اَلْعٰلَمِیْنَ میں طول وتوسط مع الاسکان کو جائز رکھا ہے۔ باقی بیالیس وجہیں بالاتفاق غیر جائز ہیں۔

فصل اول وصل ثانی کی بارہ وجوہ: اور فصل اول وصل ثانی کی صورت میں ((کہ رَجِیْم پر وقف کریں، اور (رَحِیْم) کا وصل کر کے (اَلْعٰلَمِیْنَ) پر وقف کریں)) تو بارہ وجوہ بنتی ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کہ (رَجِیْمِ) کے مدود ثلاثہ اور قصر مع الروم کو (اَلْعٰلَمِیْنَ) کے اوجہ ثلاثہ میں ضرب دینے سے بارہ وجہیں ہوتی ہیں، ان میں چار بالاتفاق جائز ہیں (۱) طول مع الطول مع الاسکان (۲) توسط مع التوسط مع الاسکان (۳) قصر مع القصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم مع القصر مع الاسکان۔ اور دو وجہیں (۱) قصر مع الروم مع التوسط بالاسکان (۲) قصر مع الروم مع الطول بالاسکان مختلف فیہ کی ہیں، باقی وجہیں بالاتفاق غیر جائز ہیں۔

وصل اول فصل ثانی کی بارہ ضربی وجوہ: اور وصل اول فصل ثانی میں اسی طرح بارہ وجہیں عقلی بنتی ہیں، اور ان میں بھی چار صحیح اور دو مختلف فیہ ہیں، اور اس صورت میں جو وجہیں نکلتی ہیں وہ بعینہ مثل فصل اول وصل ثانی کے ہیں، اس وجہ سے بیان نہیں کیں۔

وصل کل کی وجوہ: اور وصل کل کی حالت میں (اَلْعٰلَمِیْنَ) کے مدود ثلاثہ ہیں، یعنی صرف طول توسط، قصر مع الاسکان، خلاصہ یہ ہوا، کہ استعاذہ اور بسملہ میں پندرہ یا اکیس وجہیں ہیں۔

نوٹ: اڑتالیس وجوہ کو نقشہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: یہ وجہیں جو بیان کی گئی ہیں، اس وقت ہے، کہ (اَلْعٰلَمِیْنَ) پر وقف کیا جائے، اور اگر (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پر یا (یَوْمِ الدِّیْنِ) پر یا (نَسْتَعِیْنُ) پر وقف کیا جائے، یا کہیں وقف اور کہیں وصل کیا جائے، تو بہت سی وجہیں ضربی نکلیں گی۔

صحیح وغلط وجوہ کے تین معیار: اور ان میں وجہ صحیح نکالنے کا طریقہ یہ ہے (۱) کہ جس وجہ میں ضعیف پر قوی کو ترجیح ہو جائے (۲) یا ایک نوعیت کے مد میں مساوات وبرابری نہ رہے (۳) یا اقوال مختلفہ میں خلط ہو جائے، تب یہ وجہ غیر صحیح ہوگی۔ اور اگر قوی وضعیف مدوں میں قوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی ترجیح ہو، یا برابری ہو، یا مختلف قولوں میں خلط نہ ہو، تو وجہ صحیح ہوگی۔

فائدہ: اور جب مدعارض اور مدلین عارض جمع ہو، تو اس وقت عقلی وجہیں کم از کم نونکلتی ہیں اس طرح کہ مدعارض پر اگر صرف اسکان سے وقف ہو، اور لین عارض میں بھی صرف اسکان سے وقف ہو، تو تین وجوہ کو تین سے ضرب دینے سے نو وجوہ ہی بنتی ہے، اب اگر مدعارض مقدم ہے مدلین پر۔

مدعارض ولین کی وجوہ: جیسے (مِنْ جُوْعٍ ، مِنْ خَوْفٍ) تو نو وجوہ میں سے چھ مندرجہ ذیل وجہیں جائز ہیں (۱) طول مع الطول مع الاسکان (۲) توسط مع التوسط مع الاسکان (۳) قصر مع القصر مع الاسکان، یہ تین تو مساوات اور برابری کی ہیں۔ (۴) طول مع التوسط مع الاسکان (۵) طول مع القصر مع الاسکان (۶) توسط مع القصر مع الاسکان۔ یہ تین وجوہ قوی کی ضعیف پر ترجیح کی ہیں، جو جائز ہیں، اور بقایا تین وجوہ غیر جائز ہیں، کہ ان میں ضعیف کی قوی پر ترجیح ہوتی ہے، کہ مدعارض قوی ہے، اور مدلین ضعیف ہے۔

ناجائز وجوہ: (مِنْ جُوْعٍ) میں (۱) قصر مع الاسکان، اور (مِنْ خَوْفٍ) میں توسط میں الاسکان (۲) مِنْ جُوْعٍ کے قصر مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں طول مع الاسکان (۳) مِنْ جُوْعٍ کے توسط مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں طول مع الاسکان۔

مدلین مقدم مدعارض مؤخر کی وجوہ: اور جب مدلین مقدم ہو، مثلاً (لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ) تو اس وقت بھی نو وجہیں نکلتی ہیں، ان میں سے چھ وجہیں جائز ہیں۔ یعنی (۱) قصر مع القصر (۲) قصر مع التوسط (۳) قصر مع الطول (۴) توسط مع التوسط (۵) توسط مع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الطول (۶) طول مع الطول یہ وجوہ مساوات اور قوی کے ضعیف پر ترجیح کی ہیں اور تین غیر جائز ہیں، جو ضعیف کی قوی پر ترجیح کی ہیں۔(۱ ، ۲) لَارَيْبَ کے طول مع الاسکان کے ساتھ (لِلْمُتَّقِيْنَ) میں توسط اور قصر مع الاسکان۔ (۳) لَارَيْبَ کے توسط مع الاسکان کے ساتھ لِلْمُتَّقِيْنَ میں قصر مع الاسکان۔

فائدہ : اور یہ وجہیں غیر جائز اس لئے ہیں، کہ حروف مدہ میں مد اصل اور قوی ہے اور حرف لین میں جو مد ہوتا ہے تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے، اس وجہ سے حرف لین میں مد ضعیف ہے، اور ان صورتوں میں ترجیح ضعیف کی قوی پر ہوتی ہے، اور یہ غیر جائز ہے۔

فائدہ : اور موقوف علیہ میں بہ سبب اختلاف حرکات کے روم واشمام جائز ہو، تو اس میں اور وجہیں زائد پیدا ہوں گی، اس میں بھی مساوات اور ترجیح کا خیال رکھنا چاہئے، مثلاً (مِنْ جُوْعٍ مِنْ خَوْفٍ) (کہ دونوں میں روم واسکان دونوں سے وقف کیا جائے، تو کل سولہ وجوہ بنتی ہیں (مِنْ جُوْعٍ ، مِنْ خَوْفٍ) کی جائز وجوہ: (۱ تا ۴) مِنْ جُوْعٍ کے طول مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں چار، طول، توسط، قصر مع الاسکان، وقصر مع الروم۔ (۵ تا ۷) مِن جوع کے توسط مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں تین توسط قصر مع الاسکان، اور قصر مع الروم۔ (۸ ، ۹) (مِنْ جُوْعٍ) کے قصر مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں قصر مع الاسکان وقصر مع الروم۔ (۱۰ ، ۱۱) (مِنْ جُوْعٍ) کے قصر مع الروم کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں قصر مع الاسکان وقصر مع الروم۔ ان میں چھ مساوات اور پانچ قوی کی ترجیح کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پانچ غیر جائز وجوہ: (مِنْ جُوْعٍ) کے (۱) توسط مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں طول مع الاسکان (۲ ، ۳) (مِنْ جُوْعٍ) کے قصر مع الاسکان کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں دو توسط وطول مع الاسکان۔ (۴ ، ۵) (مِنْ جُوْعٍ) کے قصر مع الروم کے ساتھ (مِنْ خَوْفٍ) میں توسط، طول مع الاسکان۔ ان پانچ وجوہ سے ضعیف کی قوی پر ترجیح وفوقیت ہوجاتی ہے، اس لئے یہ غیر جائز ہیں۔ (توضیحات مرضیہ)

((**فائدہ:** اگر موقوف علیہ مضموم ہو، تو مثل (وَإِنَّهٗ عَلٰى ذَالِكَ لَشَهِيْدٌ وَإِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ) یہ دونوں مد یں عارض ہیں، کل انچاس وجوہ بنتی ہیں، وہ یوں کہ لَشَهِيْدٌ کی سات جائز وجوہ، طول، توسط، قصر مع الاسکان، طول، توسط، قصر مع الاشمام، اور قصر مع الروم کو لَشَدِيْدٌ کی انہی سات میں ضرب دینے سے انچاس وجوہ بنتی ہیں، ان میں صرف مساوات والی وجوہ صحیح ہیں، اور لین عارض کی مثال (اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ) ہے، یہاں بھی کل ضربی وجوہ انچاس ہی بنتی ہیں، مگر جائز وجوہ مساوات والی اور قوی کی ضعیف پر ترجیح والی ہیں، اور وہ وجوہ جن سے ضعیف کی قوی پر ترجیح ہوتی ہے، وہ ناجائز اور غیر صحیح ہیں (از توضیحات مرضیہ))

فائدہ: مد متصل اور منفصل کی مقدار یعنی توسط میں کئی قول ہیں، دو الف، ڈھائی الف، چار الف، اور منفصل میں بطریق طیبہ قصر بھی جائز ہے، ان اقوال میں جس پر دل چاہے، عمل کیا جائے۔

مگر اس کا خیال رکھنا چاہئے، کہ مد متصل جب کئی جمع ہوں، تو جس قول کو پہلی جگہ لیا ہے، وہی دوسری جگہ اور تیسری جگہ بھی رہے، مثلاً (وَالسَّمَآءَ بِنَآءً) میں اقوال کو ضرب دیا جائے تو نو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہیں بنتی ہیں، اوران میں صرف تین مساوات کی جائز ہیں ((یعنی دونوں میں دوالف، دونوں میں ڈھائی الف، دونوں میں چارالف))باقی چھ وجہیں غیر صحیح ہیں ((یعنی (۱) (۲) اول میں دوالف اور ثانی میں ڈھائی وچارالف، اول میں ڈھائی الف (۳ ، ۴) اور ثانی میں دواور چارالف، اول میں (۵ ، ۶) چارالف، اور ثانی میں دواور ڈھائی الف، کہ ان میں یکسانیت ومساوات نہیں رہتی)) ایسا ہی جب مد منفصل کئی جمع ہوں، تو ان میں بھی اقوال کو خلط نہ کیا جائے مثلاً (لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ) اس میں بھی یہ نہ ہونا چاہیے، کہ پہلی جگہ ایک قول لے، اور دوسری جگہ دوسرا قول لیا جائے، بلکہ مساوات کا خیال رکھنا چاہیے۔

فائدہ: جب مد منفصل اور متصل جمع ہوں، اور مثلاً منفصل مقدم ہو، متصل پر مثل (هٰٓؤُلَآءِ)تو جائز ہے، منفصل میں قصر اور دو الف اور متصل میں تین وجوہ، دو، ڈھائی، چارالف، اور جب منفصل میں ڈھائی الف مد کیا جائے، تو متصل میں ڈھائی الف چارالف مد جائز ہے، اور دوالف غیر جائز ہے، اس واسطے کہ متصل منفصل سے اقوی ہے، اور ترجیح ضعیف کی قوی پر غیر جائز ہے۔ اور جب منفصل میں چارالف مد کیا، تو متصل میں صرف چارالف مد ہوگا، اور ڈھائی الف، دو الف، اس صورت میں غیر جائز ہوگا، اور نا جائز ہونے کی وجہ وہی رجحان یعنی ضعیف کی قوی پر ترجیح کی ہے، اور جب مد متصل منفصل پر مقدم ہو مثل (جَآءُوْٓ أَبَاهُمْ) تو اگر متصل میں چار الف مد کیا، تو منفصل میں چارالف، ڈھائی الف، دوالف، اور قصر جائز ہے، اور اگر ڈھائی الف مد کیا، تو منفصل میں ڈھائی الف، دوالف، اور قصر جائز ہے، اور چارالف غیر جائز ہے۔ ایسا ہی اگر متصل میں دو الف مد کیا، تو منفصل میں دو الف، اور قصر ہوگا۔ ڈھائی الف، اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چارالف مد نہ ہوگا، کہ اس سے ضعیف کی قوی پر ترجیح ہوتی ہے۔

فائدہ : جب متصل منفصل کئی جمع ہوں، مثل (بِأَسْمَآءِ هٰؤُلَآءِ) تو انہی قواعد پر قیاس کر کے وجہ صحیح اور غیر صحیح نکال لی جائے ، ((یعنی هاء کا مد منفصل ہے، بقایا دونوں مد متصل ہیں منفصل میں مد متصل کے مد کے برابر کیا جائے ، یا متصل سے کم ، یہ تو جائز ہے، مگر منفصل میں زیادہ اور متصل میں کم، تو ایسی تمام وجوہ غیر جائز ہیں، کہ ضعیف کی قوی پر ترجیح کی ہر وجہ ناجائز ہے))۔

فــائـده : جب متصل کا ہمزہ اخیر کلمہ میں واقع ہو، اور اس پر وقف اسکان یا اشمام کے ساتھ کیا جائے مثل (يَشَآءُ ، قُرُوٓءٍ ، نَسِيٓءُ) تو طول بھی جائز ہے، اور سکون کی وجہ سے قصر جائز نہ ہوگا ، ((کہ یہاں پر دوسبب جمع ہوجاتے ہیں))اس واسطے کہ اس صورت میں سبب اصلی کا الغاء وترک اور سبب عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے، اور یہ غیر جائز ہے ((مطلب یہ ہے، کہ ہمزہ جو مد کا مستقل سبب ہے، اور اس کی وجہ سے مد واجب ہے، وہ ترک ہوجاتی ہے، جس کا ترک کسی صورت بھی جائز نہیں، اور مد عارض اداہ ہوجاتی ہے، جو کہ ضعیف ہے، اور یہ جائز نہیں))۔

اور اگر وقف بالروم کیا جائے تو صرف توسط ہوگا ((کہ روم کی صورت میں دوسبب باقی نہیں رہتے صرف ایک سبب ہمزہ ہی باقی رہتا ہے، لهٰذا طول بھی جائز نہیں رہتا ہے، اور قصر سے وہی سبب اصلی مد متصل کا ترک لازم آتا ہے، اس لئے قصر بھی جائز نہیں))۔

((**فــائـده :** اگر مد لازم اور مد عارض کسی کلمہ میں جمع ہوجائیں، جیسے (وقفا وَلَا جَآنٌّ ، عَلَيْهَا صَوَآفَّ) تو وقف کی تینوں کیفیتوں میں صرف طول ہی ہوگا، اس لئے کہ قصر یا توسط سے یہاں بھی سبب اصلی کا الغاء اور سبب عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے، کیونکہ مد لازم کے ہوتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ توسط ہوسکتا ہے نہ قصر))۔

فــائده : خلاف جائز سے جو وجہیں نکلتی ہیں مثل (اَوجہِ بسملہ) وغیرہ کے، ان میں سب وجھوں کا ہر جگہ پڑھنا معیوب ہے، اس قسم کی وجھوں میں سے ایک وجہ کا پڑھنا کافی ہے، ((یعنی اگر طول کو مدعارض میں اختیار کیا ہے، تو اب توسط وقصر کا بھی پڑھنا معیوب ہے، ایک ہی وجہ اختیار کرنا چاہئے، یا جہاں موقوف علیہ پر روم، اشمام، اسکان، تینوں وجوہ ہوں، تو ان میں ایک ہی کو اختیار کیا جائے گا))البتہ افادہ اور علمی فائدہ کے لحاظ سے سب وجھوں کا ایک جگہ جمع کرلینا معیوب نہیں، تلاوت میں ایک وجہ کو پڑھا جائے گا۔

فائده : اس فصل میں جو غیر صحیح اور غیر جائز کہا گیا ہے، مراد اس سے غیر اولی ہے، جو ماہر قاری کے واسطے معیوب ہے((یعنی شرعًا حرام یا مکروہ نہیں، جیسے اڑتالیس وجوہ میں سے بعض کو ناجائز کہا گیا ہے، اس لئے بعض حضرات تحسین لھجہ کی وجہ سے کہیں طول کہیں توسط اور کہیں قصر کو بھی اختیار کرلیتے ہیں، مگر طول کی مقدار کو اقوال مرویہ سے بڑھانا یا قصر کی مقدار کو کم کردینا، کہ حرف مدہ صحیح طور پر اداء نہ ہو، یہ باتیں قطعًا ناجائز ہیں، نیز (يَشَآءُ، قُرُوٓءٍ) جیسی مثالوں میں قصر ناجائز وممنوع ہے، اسے خلاف اولی نہ سمجھا جائے))۔(توضیحات مرضیہ)

فائده: اختلاف مرتب میں خلط کرنا حرام ہے: یعنی جب ایک لفظ کا اختلاف دوسرے کلمہ کے اختلاف پر موقوف ہو مثلاً (فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ) میں (اٰدَمَ) کو فاعل کی وجہ سے مرفوع پڑھیں تو (كَلِمٰتٍ) منصوب یعنی زیر سے پڑھنا ضروری ہے((کہ یہ لفظ (كَلِمٰتٍ) جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہے اور حالت نصبی میں اس پر جر ہی آتی ہے، اس پر زبر نہیں آسکتا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی بالعکس یعنی (اٰدَمَ) کا نصب اور (کَلِمٰتٌ) کا رفع ایسے اختلاف کے موقع پر خلط بالکل حرام ہے ((کہ اس سے لحن جلی لازم آتی ہے))۔

التزام روایت میں خلط کذب فی الروایت ہے: اور اگر ایک روایت کا التزام کر کے پڑھا ((یعنی اپنے آپ کو پابند بنا کر کہ میں فلاں قاری کی قرأت یا راوی کی روایت ہی میں پڑھوں گا، دوسری راوی کی روایت سے نہیں، تو اس التزام و پابندی کے بعد کسی لفظ کو دوسرے قاری یا راوی کی قرأت و روایت میں پڑھ دیا)) اور اس میں دوسرے کو خلط کر دیا تو اس سے کذب فی الروایت لازم آئے گا، اور یہ ممنوع ہے۔

بلا التزام اور علی حسب التلاوت خلط جائز ہے: اور علی حسب التلاوۃ یعنی بلا التزام و پابندی خلط جائز ہے، مثلاً حفصؒ کی روایت میں دو مشہور طریق ہیں، ایک امام شاطبیؒ، دوسرے امام جزریؒ، تو ان میں خلط اس لحاظ سے کرنا کہ دونوں وجہ حفصؒ سے ثابت ہیں، اس میں کچھ حرج نہیں ((جیسے مد منفصل کا قصر بطریق جزریؒ ہے اور شاطبیہ کے طریق کا اپنے آپ کو پابند بنائے بغیر قصر کو اختیار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں)) خصوصاً جب ایک وجہ عوام میں شائع ہو گئی ہے، اور دوسری وجہ جو قراءؒ کے نزدیک مشہور و ثابت ہو اور وہ عوام میں متروک اور چھوڑ دی گئی ہو، تو ایسی صورت میں اس متروک وجہ کا لکھنا پڑھنا نہایت ضروری ہے، اور اس کی تشہیر کرنا لازمی ہے جیسے (اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ میں ضَعْفٍ) زبر والی وجہ عوام میں غیر مشہور و متروک ہے، تو اس کی تشہیر پڑھنے اور لکھنے سے کرنا ضروری ہے۔

متاخرین کے اقوال میں خلط کوئی مضائقہ نہیں: اور متاخرین کے اقوال و آراء میں خلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا چنداں مضائقہ نہیں ((یعنی طرق کے بعد کے حضرات اور علامہ شاطبیؒ اور علامہ جزریؒ بھی خود طرق نہیں، ان دونوں آئمہ کو جو جدا جدا سلسلے متقدمین سے پہنچے ہیں، ان کی نسبت ان کی طرف کردی ہے، یہ حضرات بھی متاخرین ہیں، تو طرق کے بعد والے حضرات سے جو اختلافات مروی ہیں ان میں خلط کرنے میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ مد متصل و منفصل یا مد عارض ولین عارض کی مقدار میں مختلف اقوال ہیں، تو ان میں خلط کرنے میں کوئی حرج نہیں، صرف خلاف اولی ہے نہ اختلاف مرتب کی طرح حرام ہے، اور نہ کذب فی الروایت کی طرح ناجائز، اور نہ خلط فی الطرق کی طرح ناپسندیدہ ہے))۔

چوتھی فصل وقف کے احکام میں

وقف کے معنی (تعریف) اخیر کلمہ غیر موصولہ پر سانس کو توڑنا ((اگر کلمہ موصول ہے تو اس کا آخر یا کسی کلمہ کا درمیان وقف کا محل نہیں، جیسے (رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) میں (رَبِّ الْ) پر کہ لام الْ موصول ہے غیر موصول ومقطوع نہیں، اور (رَبِّ الْعٰلَمْ) پر کہ کلمہ کا درمیان ہے وقف جائز نہیں نیز سانس کے ساتھ آواز بھی ٹوٹ جاتی ہے، اور کلمہ کا آخر ساکن ہوجاتا ہے))۔

اب اگر وہاں پر کوئی آیت ہے یا کوئی وقف اوقاف معتبرہ سے ہے یعنی وقف لازم، وقف مطلق وقف جائز، کہ ان کی علامات گول دائرہ o م، ط، ج، وغیرہ کے موقع پر وقف کیا ہے، تو بعد کے کلمہ سے ابتداء کرے ورنہ جس کلمہ پر سانس توڑے اور وقف کرنے، اس کو اعادہ کرے اور وسط کلمہ پر اور ایسا ہی جو کلمہ دوسرے کلمہ سے موصول اور مل کر لکھا گیا ہو، اس پر وقف جائز نہیں، اور ایسا ہی ابتداء اور اعادہ بھی جائز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیفیت وقف اسکان ،اشمام ،ابدال وغیرہ : اب معلوم ہونا چاہئے ،کہ جس کلمہ پر سانس توڑنا یعنی وقف کرنا چاہتا ہے ،اگر وہ پہلے سے ساکن ہے تو محض وہاں پر سانس وآواز توڑ دیں گے ((اسے وقف بالسکون کہتے ہیں)) جیسے فَلَا تَقْهَرْ ، فَحَدِّثْ ، عَلَيْهِمْ ، يٰبُشْرٰى وغیرہ۔

حرکت عارضی پر وقف کا حکم : اور اگر وہ کلمہ اصل میں ساکن ہے ،مگر حرکت اس کو عارض ہوگئی ہے ،تب وقف محض اسکان کے ساتھ ہوگا ((یعنی روم واشمام وغیرہ نہیں ہوں گے)) مثل (عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ) میں (عَلَيْهِمْ) پر وقف ،اور (اَنْذِرِ النَّاسَ) میں (اَنْذِرْ) پر وقف محض اسکان سے ہوگا ،(عَلَيْهِمْ) کے میم اور (اَنْذِرْ) کی راء کی حرکتیں اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہیں جو عارضی ہیں ،ان کو چونکہ ساکن کرنا پڑھتا ہے ،اس لئے یہ وقف بالاسکان کہلاتا ہے اور (فَلَا تَقْهَرْ ، فَحَدِّثْ) پہلے سے ساکن ہیں ،لھذا ان پر وقف بالسکون کہلاتا ہے))۔

وقف بالابدال : اور اگر حرف موقوف (تاء) بصورت ھاء (ۃ) ہے ،تو وقف میں اس تاء متحرکہ کو (ھاء) ساکنہ سے بدل دیں گے ،مثل (رَحْمَةٌ ، نِعْمَةٌ) اور اگر آخر حرف پر دوزبر کا تنوین ہے ،تو اس تنوین کو وقف میں الف سے بدل دیں گے ،مثل (سَوَآءً ، هُدًى)۔

اسکان ،اشمام ،اور روم میں حرکتوں کے اعتبار سے فرق : اور اگر حرف موقوف پر ایک زبر ہے ،تو وقف صرف اسکان کے ساتھ ہوگا ((روم واشمام نہیں ہوں گے)) مثل (يَعْلَمُوْنَ) اور اگر اخیر حرف پر ایک پیش یا دو پیش ہوں مثل (رِزْقٌ ، يَفْعَلُ) تو وقف اسکان اشمام ،روم تینوں سے جائز ہے ،اور اگر اخیر حرف پر ایک زیر یا دو زیر ہوں تو وقف میں اسکان اور روم دونوں جائز ہیں ،اور اشمام نہیں ہوگا ،مثل (ذُو انْتِقَامٍ ، وَلَا فِي السَّمَآءِ) ((نتیجہ یہ کہ اسکان تینوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرکتوں فتحہ، ضمہ اور کسرہ میں، اشمام صرف ضمہ میں اور روم ضمہ و کسرہ میں ہوتا ہے))۔

اشمام وروم کا طریقہ اداء: اشمام کے معنیٰ ہیں حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا، روم کے معنیٰ ہیں حرکت کو خفی صوت سے (یعنی تیسرا حصہ) اداء کرنا، جیسے قریب والا سن سکتا ہے۔

فـائده : روم واشمام اسی حرکت پر ہوگا، جو اصلی ہوگی اور حرکت عارضی پر روم واشمام دونوں غیر جائز ہیں، مثل (اَنْذِرِ النَّاسَ ، عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ) ۔

فائده روم کی حالت میں دوزیر اور دوپیش کی تنوین حذف ہوجائے گی۔

فائدہ : ھائے ضمیر کا صلہ وقف بالروم اور وقف بالاسکان (واشمام) میں حذف ہوجاتا ہے مثل (بِهٖ ، لَهٗ)

فائده (اَلظُّنُوْنَا ، اَلرَّسُوْلَا ، اَلسَّبِيْلَا) سورۃ احزاب۔ پہلا (قَوَارِيْرَا) سورۃ دھر میں ۔ (لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ) سورۃ کہف میں۔ اور (اَنَا) جو ضمیر مرفوع منفصل واحد متکلم کی ہے، ان سب کے آخر کا الف وقف میں پڑھا جائے گا، اور وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔ اور (سَــلٰسِلَا) جو سورۃ دھر میں ہے، وقف کی حالت میں اثبات الف اور حذف الف دونوں جائز ہیں، جیسے (سَلَاسِلْ) اور (سَلَا سِلَا)۔

مـحـل وقف وعلامات وقف : آیات پر وقف کرنا زیادہ احب (پسندیدہ) اور مستحسن ہے ((اس لئے کہ یہ سنت سے ثابت ہے، اور علامات وقف علماء اوقاف کی لگائی ہوئی ہیں))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اوراس کے بعد (م) جہاں لکھی ہو، اس کے بعد جہاں (ط) لکھی ہو، اوراس کے بعد جہاں (ج) لکھی ہو، اوراس کے بعد جہاں (ز) لکھی ہو، اوراولیٰ کوغیراولیٰ پر ترجیح نہ دینا چاہئے ،یعنی آیت کوچھوڑ کرغیر آیت پر وقف کرنا، یا (م) کی جگہ وصل کر کے قریب ہی (ط) وغیرہ پر وقف کرنا، یہ مناسب نہیں ، بلکہ ایسااندازرکھا جائے ، کہ جب سانس توڑے ،یعنی وقف کرے ،تو آیت پر ،یا (م،ط) پر ،بعض کے نزدیک جس آیت کو مابعد سے تعلق لفظی ہو،تو وہاں پر وصل اولیٰ ہے ،فصل سے ((اور ایسی آیت پر اکثر (۵لا) لکھا ہوتا ہے ۔مگر رأس آیت ہونے کی وجہ سے وقف کرنے کے بعد ماقبل سے اعادہ کرنا درست نہیں ، مابعد سے ابتداء ہی کی جائے گی ۔))۔

فـــائـده : اور وصل کی جگہ وقف یا وقف کی جگہ صرف وصل کرنے سے معنیٰ نہیں بدلتے ،اور محققین کے نزدیک نہ گناہ ہے اور نہ ہی کفر، البتہ قواعد عرفیہ ((جو عند القرأ ضروری ہیں))۔ کے خلاف ہے جن کا اتباع کرنا نہایت ضروری ہے ،تاکہ ایہام معنیٰ غیر مراد لازم نہ آئے ((یعنی خدا کے ہاں مقصودی معنیٰ کے خلاف معنیٰ کا وہم پیدا نہ ہو)) اور بعض لوگوں کا یہ کہنا، کہ وقف لازم پر نہ ٹھہرنا کفر ہے ، یہ بات تحقیق کے خلاف ہے ،اور معنیٰ کی تبدیلی بھی حرف کے بدلنے یا حرکات وسکون اور تشدیدات وغیرہ کے بدلنے پر موقوف ہے ،وصل وقف پر نہیں ،البتہ غلط موقع پر وقف کرنے سے جو قبیح معنیٰ کا وہم ہوتا ہے ،اس سے بچنے کی غرض سے محل وقف کے قواعد پر لازماً عمل کرنا چاہئے ۔))۔

فائده : وقف کی طرح اعادہ میں بھی لحاظ رکھنا چاہئے ((ایسی جگہ سے اعادہ نہ ہو، کہ غلط معنیٰ کا وہم پیدا ہوجائے ،اس لئے کہ)) بعض جگہ اعادہ قبیح ہوتا ہے ،جیسا کہ وقف کہیں حسن کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احسن کہیں قبیح اور کہیں اقبح ہوتا ہے، ایسا ہی اعادہ بھی چار قسم ہے۔

ابتداء واعادہ کی چار اقسام: ((حسن، احسن، قبیح، اقبح، یہی چار قسمیں ابتداء کی بھی ہیں جو ابتداء یا اعادہ وقف لازم یا وقف تام کے بعد سے ہو، وہ احسن ہے، اور جو وقف کافی اور وقف حسن جو رأس آیت پر ہو، کے بعد ہو، وہ حسن ہے، اور جو ابتداء واعادہ وقف حسن جو آیت کے درمیان ہے، کے بعد سے ہو، یا وقف قبیح کے بعد سے ہو، وہ قبیح ہے، اور کفار مشرکین وغیرہ کے مقولہ سے کیا جائے یا ایسی جگہ کیا جائے، کہ غیر مناسب معنی کا وہم ہو ایسی ابتداء واعادہ اقبح ہے))

تو جہاں سے اعادہ حسن یا احسن ہو، وہاں سے کرنا چاہئے ورنہ اعادہ قبیح سے ابتداء بہتر ہے، مثلاً (قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ ۝) میں قَالُوْٓا سے اعادہ حسن ہے، اور (اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ) سے قبیح ہے

فائدہ: تمام اوقاف پر سانس توڑنا باوجود دم وسانس ہونے کے ایسا نہیں چاہئے، قاری کی مثال مثل مسافر اور اوقاف کی مثل منازل کے لکھتے ہیں، تو جب ہر منزل پر بلاضرورت ٹھہرنا فضول اور وقت کو ضائع کرنا ہے، تو ایسا ہی ہر جگہ وقف کرنا فعل عبث ہے، جتنی دیر وقف کرے گا اتنی دیر میں ایک دوکلمہ ہو جائیں گے البتہ لازم مطلق پر اور ایسے ہی جس آیت کو مابعد سے تعلق لفظی نہ ہو ایسی جگہ پر وقف کرنا ضروری اور مستحسن ہے کہ ((وقف کی ضرورت تو بہرحال پیش آتی ہی ہے تو ایسے موقعوں پر اعادہ کی ضرورت بھی نہیں، لہٰذا تام، کافی، یا رأس آیت پر وقف کرنا بہتر ہے))

فائدہ: سانس توڑے بغیر کلمہ کو محض ساکن کرنا، یا دیگر وقف کے جو احکام ہیں، ان کو کرنا، تو اسے وقف نہیں کہتے یہ سخت غلطی ہے ((وقف میں سانس اور آواز دونوں کا توڑنا باقی قواعد وقف کے ساتھ وقف کیلئے جزو اعظم ہے))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلمات میں تقطیع وسکتات کا حکم: کلمات میں تقطیع اور سکتات نہ ہونا چاہئے، خصوصاً سکون پر جیسے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) میں اَلْ، حَمْ، دُ، یہ تقطیع ہے، اور (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، رَبِّ) یہ سکتہ ہے ((کہ کلمات کاٹ کاٹ کر یا ہر کلمہ کے آخر پر رُک رُک کر پڑھنا غلط ہے)) البتہ جہاں روایتاً ثابت ہوا ہے، وہاں سکتہ کرنا چاہئے، اور یہ چار جگہ ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور وہ سکتے جو مختلف قراٗتوں میں ثابت ہیں، یا شاطبیہ وطیبہ کے طریق میں روایتاً ثابت ہیں، ان کو اس غلطی پر قیاس نہ کیا جائے)) آیات پر سکتہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

((بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ ام المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شمائل ترمذی شریف میں نبی پاک ﷺ کی قرأت کی جو کیفیت بیان ہوئی ہے، اس میں آیات پر آپ ٹھہری ہیں، بعض علماء نے اس سے سکتہ مراد لیا ہے)) سورۃ فاتحہ میں بعض جُہلا کا سات سکتے بیان کرنا سخت غلطی ہے، اور عوام میں جو مشہور ہے، کہ سورہ فاتحہ میں سات جگہ سکتہ کرنا نہایت ضروری ہے اگر سکتہ نہ کیا، تو شیطان کا نام ہو جائے گا، یہ سخت غلطی ہے، وہ سات جگہ یہ ہیں، دُلِلْ، هِـرَبُ كِيَوْ، كَنَعْ، كَنَسْ، تَعَلْ، بِعَلْ، اگر ایسا ہی کسی کلمہ کا اول اور کسی کلمہ کا آخر ملا کر کلمات گڑھ لئے جائیں تو اور بھی بہت سے سکتے نکلیں گے، جب کہ ملاّ علی قاریؒ شرح مقدمۃ الجزریہ میں فرماتے ہیں، وَمَااشْتَهَرَ عَلٰى لِسَانِ بَعْضِ الْجَهَلَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِنْ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ لِلشَّيْطٰنِ كَذَا مِنَ الْاَسْمَاءِ فِىْ مِثْلِ هٰذِهِ التَّرَاكِيْبِ مِنَ الْبِنَاءِ فَخَطَاءٌ فَاحِشٌ وَاِطْلَاقٌ قَبِيْحٌ ثُمَّ سَكْتُهُمْ عَلٰى دَالِ الْحَمْدُ وَكَافِ اِيَّاكَ وَاَمْثَالُهَا غَلَطٌ صَرِيْحٌ، (یعنی بعض جہلاء کی زبان پر جو یہ مشہور ہے، کہ قرآن مجید میں سورہ فاتحہ میں (دُلِلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هِرَب) وغیرہ جیسی تراکیب میں شیطان کے سات نام ہیں،تو یہ قطعاً غلط اور بے ہودہ ہے،اور پھر ان لوگوں کا (اَلْحَمْدُ) کی دال، (اِیَّاكَ) کے کاف اور ان جیسے کلمات پر سکتہ کرنا،کھلی ہوئی واضح غلطی ہے)۔

فائدہ : (کَاَیِّنْ) میں جونون ساکن ہے، یہ نون تنوین کا ہے،اور مرسوم ہے،اس لفظ کے سوا مصحف عثمانی میں کہیں تنوین نہیں لکھی جاتی ،اور قاعدہ سے یہاں تنوین وقف کی حالت میں حذف ہونا چاہیے، مگر چونکہ وقف تابع رسم خط کے ہوتا ہے اور یہاں تنوین مرسوم ہے، یعنی نون لکھی ہوئی ہے، اس وجہ سے وقف میں ثابت رہے گی ((اورنون ساکن کے ساتھ وقف کیا جائے گا))۔

کلمہ کے آخر میں حروف علت ، واؤ، الف، یاء کے حذف واثبات

کلمہ کا آخری حرف علت جب غیر مرسوم ہو،تو وقف میں بھی محذوف ہوگا ،اور اگر مرسوم ہوگا تو وقف میں بھی ثابت رہے گا۔

ثابت فی الرسم کی مثال: (وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ، تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ ، لَاتَسْقِی الْحَرْثِ) کہ وقف (وَاَقِیْمُوْا ، تَحْتَهَا ، لَاتَسْقِیْ) حروف مدہ کے ساتھ کیا جائے گا۔

محذوف فی الرسم کی مثال: (فَارْهَبُوْنِ ، فَاتَّقُوْنِ ، وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ) سورۃ بقرہ نساء میں (نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ) سورہ یونس میں (عِتَابِ ، عِقَابِ) سورۃ رعد میں، کہ وقف (نُنْجْ ، مَتَابْ) بغیر حرف مدہ کے کیا جائے گا ،اصل کے مطابق (نُنْجِیْ ، مَتَابِیْ) نہیں کیا جائے گا، کہ حرف علت آخر میں محذوف ہے۔مگر سورہ نمل میں جو (فَمَا اٰتٰنِ ےَ اللّٰهُ) ہے، اس کی (یاء) باوجود یکہ مصاحف عثمانیہ میں غیر مرسوم ہے،وقف میں جائز ہے اثبات اور حذف، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واسطے کہ وصل میں حفص ؒ اس کو مفتوح پڑھتے ہیں ((یعنی رسم کے تقاضا کے مطابق تو وقفاً حذف ہوتی ہے، اور وصل میں حفص ؒ کے مفتوح پڑھنے کی رعایت میں ثابت رکھنا بھی جائز ہے اور یہ جو الگ (ے) قرآن میں لکھی جاتی ہے، عوام کی سہولت کے لئے))۔ (يَدْعُ الْإِنسَانُ) سورہ اسراء میں (يَدْعُ الدَّاعِ) سورہ قمر میں (وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ) سورۃ شوریٰ میں سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) سورہ علق میں (أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ) سورہ مومنون میں (أَيُّهُ السَّاحِرُ) سورہ زخرف میں (أَيُّهُ الثَّقَلَانِ) سورۃ رحمٰن میں ان تمام کلمات میں حروف علت محذوف ہیں، لهٰذا وقف میں بھی محذوف ہوں گے۔ اساتذہ کرام عملاً سمجھا دیں۔

تماثل فی الرسم کا غیر مرسوم ثابت فی الوقف ہوگا

البتہ اگر تماثل فی الرسم کی وجہ سے غیر مرسوم ہوگا، تو اس قسم کا محذوف وقف میں ثابت ہوگا، اس کی مثال (يُحْيِ) کہ اصل میں (يُحْيِيُ) دو یاء ہیں، جو مثلین ہیں، اور رسم کا قاعدہ یہ ہے، کہ آخر کلمہ میں دو (یاء) یا دو (واؤ) یا دو (الف) جمع ہوں، تو ایک کو لکھا جاتا ہے، دوسرے کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور وصل و وقف دونوں میں ان کا پڑھنا ضروری ہے، یعنی وقف (يُحْيِ) ایک (یاء) سے نہیں، بلکہ (يُحْيِيُ) سے ہوگا، ایسے ہی (يَسْتَحْيِ ، وَإِنْ تَلْوُ ، لِتَسْتَوُ جَآءَ ، سَوَآءً ، تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ) اساتذہ تمام کلمات میں حروف علت سمجھا دیں، کہ (تَلْوُ ، لِتَسْتَوُ) میں دو دو (واؤ) ہیں اور (جَآءَ) میں دو الف، ایک جیم کے بعد والا، جو اصل میں جَيَـأَ تھا، یاء کو الف سے بدلا گیا اور دوسرا (یاء) کے بعد والا ہمزہ بشکل الف، مگر لکھا گیا ایک الف ہے، آخر میں رأس عین علامت ہمزہ ہے، ہمزہ کی شکل نہیں، ہمزہ ہمیشہ (الف) یا (واؤ) یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(یاء) کی شکل میں لکھا جاتا ہے جہاں محذوف الصورت ہوتا ہے، وہاں رأس عین علامت کے طور پر ڈال دیتے ہیں، (مَآءً) اور (سَوَآءً) اور (تَرَاءَ) میں تین الف جمع ہوتے ہیں، للہٰذا ان کلمات پر وقف بھی وصل کی طرح ہوگا (وَاِنْ تَلْوٗ، لِتَسْتَوٗ، مَآءْ، سَوَآءْ، تَرَاءْ پڑھیں گے۔

فائدہ: (لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ) اصل میں (لَاتَاْمَنُنَا) دونون ہیں، اور پہلا نون مضموم دوسرا مفتوح اور لا نافیہ ہے، اس میں محض اظہار اور محض ادغام جائز نہیں، بلکہ ادغام کے ساتھ اشمام ضروری ہے، اور اظہار کی حالت میں روم ضروری ہے((اور اس کلمہ میں روایت حفص ؒ میں ادغام کبیر جو ابوعمرو بصری ؒ صاحب کا مذھب ہے، لیا گیا ہے، اور بصری صاحب ؒ ادغام میں روم واشمام بھی کرتے ہیں، لھٰذا حفص ؒ نے اس کلمہ میں روم واشمام بھی جمع کیا ہے، ادغام مع الاشمام کے اداء کی صورت یہ ہے کہ نون کی تشدید اور غنہ کے اداء کرتے وقت ہونٹوں کو ضمہ کی طرح گول کیا جاتا ہے، اور اظہار مع الروم کے اداء کرنے کا طریقہ یہ ہے، کہ نون کے ضمہ کو اسی طرح خفی صوت سے اداء کیا جائے جس طرح وقف بالروم میں کرتے ہیں))۔

فائدہ: حرف مبدوء اور موقوف کا خیال رکھنا چاہیئے((یعنی جس حرف سے ابتداء کی جائے اور جس پر وقف کیا جائے)) ان کو کامل طور پر اداء کرنا چاہیئے، خاص کر کہ جب ہمزہ یا عین موقوف کسی حرف ساکن کے بعد ہو مثل (شَیْءٌ، سُوْءٍ، جُوْعٍ) اکثر خیال نہ کرنے سے ایسے موقع پر حرف بالکل اداء نہیں ہوتا، یا ناقص اداء ہوتا ہے((اور ابتداء کی مثال جیسے (اَلْحَمْدُ میں حَمْدُ لِلّٰهِ) بعض لوگ پڑھتے ہیں))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نون خفیفہ قرآن مجید میں تنوین کے ساتھ دو جگہ

فائدہ : نون خفیفہ قرآن شریف میں دو جگہ ہے، ایک (وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصَّاغِرِيْنَ) سورۃ یوسف میں اور دوسرا (لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ) سورۃ اقرأ میں، یہ نون وقف میں الف سے بدلا جائے گا، اس وجہ سے کہ اس کی رسم الف کے ساتھ ہے، اور وقف رسم خط کے تابع ہوتا ہے۔

خاتمہ (پہلی فصل)

جاننا چاہئے کہ قاری مُقری کے واسطے چار علموں کا جاننا ضروری ہے

ایک تو علم تجوید: یعنی حروف کے مخارج اور اس کی صفات کا جاننا۔

دوسرا علم اوقاف: یعنی اس بات کو جاننا، کہ اس کلمہ پر وقف کس طرح کرنا چاہئے، اور کس طرح نہیں کرنا چاہئے، یعنی کیفیت وقف، اور کہاں معنٰی کے اعتبار سے قبیح اور حسن ہے، اور کہاں لازم اور غیر لازم ((ان دونوں علوم کے بارے میں تو اتنی بات کافی ہے، کہ ترتیل کے معنٰی جو سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ سے منقول ہیں، (اَلتَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ) اس میں پہلا جزو تجوید الحروف ہے، اور دوسرا معرفۃ الوقوف ہے، اور دونوں کی اہمیت واضح ہے)) اور تجوید کے اکثر مسائل بیان ہو چکے ہیں، جبکہ اوقاف جو قبیل اداء ((کیفیت وقف سے ہیں، یعنی اسکان، اشمام، روم، ابدال وغیرہ)) وہ بھی بیان کر دیئے گئے ہیں، اور جو قبیل معانی ((یعنی محل وقف سے ہیں، تام، کافی، حسن، قبیح، وغیرہ)) مختصر طور سے ان کے رموز و علامات وقف کو بھی جو دال علی المعانی ہیں ((یعنی معنٰی پر دلالت کرنے والی رموز ہیں)) بیان کر دیا ہے، اور بالتفصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کرنے سے کتاب طویل ہوجائے گی ،اور مقصود اختصار ہے۔

تیسرا علم رسم عثمانی ہے: اس کا بھی جاننا ضروری ہے۔

علم رسم خط عثمانی کی وضاحت: یعنی کس کلمہ کو کہاں پر کس طرح لکھنا چاہئے ،اس لئے کہ کہیں تو رسم مطابق تلفظ کے ہے ،اور کہیں غیر مطابق ہے ((یعنی کلمہ لکھا ہوا اور طرح سے ہے ،اور پڑھا اور طرح سے جاتا ہے)) اب اگر ایسے موقع پر جہاں مطابقت نہیں ہے ، وہاں اگر رسم کے مطابق تلفظ کیا ،اور پڑھا ،تو بڑی بھاری غلطی ہوجائے گی ،مثلاً (رَحْمٰن) بے الف لکھا جاتا ہے۔ (بِاَیْیدٍ) سورۃ ذاریات میں دو (یاء) سے لکھا جاتا ہے ،اور (لَااِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ) اور (لَا اَوْضَعُوْا) اور (لَااَذْبَحَنَّهٗ) اور (لَااَنْتُمْ) ان چار جگہوں میں لام تاکید کا ہے ،اور لکھنے میں لام الف ہے ،اب ان جگہوں میں اگر رسم کے مطابق تلفظ کیا جائے ،تو (رَحْمٰن) اور (بِاَیْیدٍ) میں تو تلفظ مہمل و بے معنٰی ،اور باقی چار جگہوں میں مثبت منفی ہوجاتا ہے۔

((**فائدہ:** (لَا اَنْتُمْ) میں الف کی زیادتی ضعیف ہے ،رسم کی معتبر کتب میں اس کا ذکر نہیں (لَااِلَی اللّٰهِ ، لَااَوْضَعُوْا) بعض مصاحف عثمانیہ میں زیادتی الف سے ،اور بعض میں بلا الف اور (لَااَذْبَحَنَّهٗ) تمام مصاحف میں الف کی زیادتی سے لکھا ہوا ہے بہر حال ان جگہوں میں (لَا) نہیں پڑھنا ، بلکہ (لَ) پڑھنا ہے ،جس کے معنٰی تاکید کے ہوتے ہیں (از تعلیقات مالکیہ)

رسم عثمانی توقیفی وسماعی ہے ،اجتہادی وقیاسی نہیں ہے

یہ رسم توقیفی وسماعی ہے ،اس کے خلاف لکھنا جائز نہیں ہے ،کہ نبی ﷺ کے بتانے اور واقف کرنے ،اور امر و املا سے صحابہ کرام نے اختیار فرمایا ہے ((اس میں کسی کے قیاس ،ارادہ و اجتہاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا دخل نہیں، بلکہ سماعی طور پر جیسے نبی کریم ﷺ سے سنی، اس طرح لکھ دی، اور حضور ﷺ نے بھی جبرائیل امین علیہ السلام کی توقیف اور بتانے سے اختیار فرمایا ہے)) قرآن مجید کی کتابت وتدوین جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جس وقت قرآن شریف نازل ہوتا تھا، اسی وقت لکھا جاتا تھا، صحابہ کرام کے پاس متفرق طور سے لکھا بھی تھا، اور حضور ﷺ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید لکھنے پر بھی مقرر فرمایا تھا، جنہیں کاتبین وحی کہتے ہیں، پھر حضور ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اکٹھا ایک جگہ جمع کیا گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہایت ہی اہتمام کے ساتھ اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعدد قرآن مجید لکھوا کر جابجا بھیجے گئے، جہاں اول یعنی عہد صدیقی کی جمع اور جمع ثانی عہد عثمانی میں اتنا فرق ہے کہ پہلی دفعہ میں جمع غیر مرتب تھا، یعنی سورتوں کی ترتیب قائم نہیں تھی، اور جمع ثانی میں سورتوں کی ترتیب کا بھی لحاظ رکھا گیا۔

عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں جمع قرآن کا اہتمام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کام کو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، کیونکہ یہ کاتب الوحی بھی تھے، اور عرضہ اخیرہ آخری دور کے مشاہد بھی، اور اس آخری دور جو نبی علیہ السلام نے جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا، اسی عرضہ کے موافق جناب حضرت رسول مقبول ﷺ کو قرآن سنایا تھا، اور باوجود سارے قرآن مجید کے مع سبعہ احرف ((یعنی وہ تمام لغات جن میں قرآن مجید نازل ہوا، اور جن میں پڑھنے کی اجازت تھی)) کہ حافظ ہونے کے پھر بھی یہ احتیاط اور اہتمام کیا گیا تھا، کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم تھا، کہ جو کچھ جس کے پاس قرآن شریف لکھا ہوا ہو، وہ لاکر پیش کر دیں، اور کم از کم دو گواہ بھی ساتھ رکھتا ہو، کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے لکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔

اور جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول مقبول ﷺ کے سامنے لکھا تھا، ویسا ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لکھوایا، بلکہ بعض آئمہ اہل رسم اس کے قائل ہیں، کہ یہ رسم عثانی حضرت رسول مقبول ﷺ کے امر واملا ((یعنی حکم اور لکھوانے سے ثابت ہوئی ہے، اس طرح پر یہ قرآن شریف باجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس رسم خاص پر غیر معرب وغیر منقط لکھا گیا، یعنی بغیر اعراب وحرکتوں کے اور بغیر نقطوں کے لکھا گیا))۔

اعراب اور نقطے قرن ثانی میں لگائے گئے

اس کے بعد قرن ثانی میں آسانی کی غرض سے اعراب اور نقطے بھی حروف میں دیئے گئے۔

اب معلوم ہونا چاہئے، کہ یہ رسم توقیفی ہے، ورنہ جس طرح آئمہ دین نے اعراب اور نقطے آسانی کے لئے دیئے ہیں، ایسا ہی رسم غیر مطابق کو تلفظ کے مطابق کردیتے، اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور جمیع صحابہ کرام اس غیر مطابق اور زوائد کو دیکھتے، اور پھر اصلاح نہ فرماتے، خاص کر قرآن شریف میں، اسی واسطے جمیع خلفاء اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ اور آئمہ اربعہؒ وغیرھم نے اس رسم کو تسلیم کیا ہے، اور اس کے خلاف کو خلاف کی جگہ جائز نہیں رکھا ((اور تلفظ سے غیر مطابق رسم کو تلفظ کے مطابق کردینے کی اجازت نہیں دی)) اور بعض اہل کشف ((جن اہل اللہ پر اللہ تعالیٰ بعض دفعہ مخفی چیز ظاہر کردیتے ہیں)) نے اس رسم خاص میں بڑے بڑے اسرار اور پوشیدہ راز بیان کئے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ یہ رسم خاص بمنزلہ حروف مقطعات اور آیات متشابہات کے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسم عثمانی بمنزلہ حروف مقطعات اور آیات متشابہات کے ہے

خلاصہ یہ ہے، کہ یہ رسم بمنزلہ حروف مقطعات اور آیات متشابہات کے ہے (وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا) ((اس کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے، مطلب یہ کہ جس طرح سورتوں کے ابتدائی حروف جیسے (الٓمٓ) کے معنیٰ کو کوئی نہیں جانتا، اور بعض آیات متشابہات کی حقیقی مراد تک مخلوق کی رسائی نہیں، مگر ایمان لانا ان پر بھی ضروری ہے، اسی طرح قرآن مجید کے بعض کلمات کی رسم تلفظ کے خلاف ہونے کی وجہ بھی ہمیں معلوم نہیں، مگر ایمان واعتقاد ان کے درست ہونے کا ضروری ہے))۔

چوتھا علم علم قرأت: اور چوتھا علم، علم قرأت ہے، اور یہ وہ علم ہے جس سے اختلاف الفاظ وحی معلوم ہوتے ہیں ((یعنی قرآن مجید کے بہت سے کلمات کو وحی الٰہی نے کئی کئی طرح پڑھنے کی اجازت دی ہے، جیسے (لَا يُقْبَلُ ، لَا تُقْبَلُ ، اَلْقَدْسُ ، اَلْقُدُسُ ، اَلْبُيُوْتُ ، اَلْبِيُوْتُ وغیرہ)) تو قاری مقری کو اس علم کا جاننا بھی ضروری ہے، کہ اسے معلوم ہو، کہ فلاں کلمہ کو کس طرح پڑھنا جائز ہے، اور کس قاری اور کس راوی کی قرأت وروایت میں پڑھ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرأت کی دوقسمیں ہیں ، متواترہ و شاذہ

قرأت دوقسم پر ہے،ایک تو وہ قرأت جس کا پڑھنا صحیح ہے ((اور صحیح سند وتواتر سے ثابت اور رسم عثمانی کے موافق ہے)) اور اس کی قرآنیت کا اعتقاد کرنا ضروری اور لازمی وفرض ہے، اور انکار اور استہزاء گناہ اور کفر ہے، یہ وہ قرأت ہیں جو قرأ عشرہ سے بطریق شہرت ثابت ہیں، اور قرأ عشرہ یہ ہیں۔

((۱) امام نافع مدنیؒ (۲) امام ابن کثیر مکیؒ (۳) امام ابوعمرو بصریؒ (۴) امام ابن عامر شامیؒ

(۵) امام عاصم کوفیؒ (۶) امام حمزہ کوفی (۷) امام کسائی کوفیؒ (۸) امام ابوجعفر مدنیؒ

(۹) امام یعقوب حضرمیؒ (۱۰) امام خلف کوفیؒ۔

اور ان حضرات کو صاحب اختیار آئمہ بھی کہتے ہیں، ان حضرات کی قرأتیں مسلسل اور لگاتار نقل سے پہنچی ہے، کہ جن میں غلط بیانی کا امکان بالکل نہیں، اور ان کو قرأت متواترہ اور مشہورہ کہتے ہیں، کہ ان سے نقل کرنے والے ہر زمانے میں اتنی کثرت سے ہوئے ہیں کہ ان کا غلطی پر جمع ہونا عقلاً محال ہے۔

قرأت شاذہ: اور جو قرأت ان آئمہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت نہیں ہوئیں یا ان کے ماسوا سے مروی ہیں ((اور ان میں صحت کی شرائط نہیں پائی جاتیں)) وہ سب شاذہ ہیں، اور شاذہ کا حکم یہ ہے، کہ اس کا پڑھنا قرأت کے اعتقاد سے یا اس طرح کہ سامع کو قرآن شریف پڑھے جانے کا وہم ہو، حرام اور ناجائز ہے، ((البتہ علمی فائدہ کے طور پر پڑھی پڑھائی جانا جائز ہیں)) آج کل یہ بلا ومصیبت بہت ہو رہی ہے، کہ کوئی قرأت متواتر پڑھے تو مسخرا پن کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((اور اس سے ہنستے اور مذاق اڑاتے ہیں)) اور ٹیڑھی بانکی قرأت سے تعبیر کرتے ہیں، اور یوں ہی بعض حفاظ قاری صاحب بننے وکھلانے کی غرض سے تفسیر وغیرہ دیکھ کر اختلاف قرأت سے پڑھنے لگتے ہیں، اور یہ تمیز اور فرق نہیں کر سکتے، کہ یہ کون سی قرأت ہے، آیا پڑھنا صحیح ہے یا نہیں اور شاذہ ہے یا متواتر، اختلاف مرتب میں خلط تو نہیں ہو رہا، دونوں حضرات کا حکم ماسبق سے معلوم ہو چکا ہے، کہ کس درجہ بُرا کرتے ہیں ((یعنی جو علم قرأت کو حاصل کئے بغیر سن سنا کر اپنے آپ کو قاری جتلانے کی غرض سے اختلافات قرأت سے پڑھتے ہیں، اور یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کس قاری کی قرأت ہے وہ بھی بہت برا کرتے ہیں، کہ کہیں اختلاف مرتب میں خلط سے حرام کا ارتکاب ہوتا ہے، اور کہیں کذب فی الروایت کا، لھذا علم تجوید کے بعد ان قرأت کو باضابطہ طلباء کو حاصل کرنا چاہئے))۔

دوسری فصل

قرآن شریف کو الحان (لہجہ) اور نغمہ (ترنم) کے ساتھ پڑھنے میں اختلاف ہے، بعض حرام، بعض مکروہ، بعض مباح، اور بعض مستحب کہتے ہیں۔ پھر اطلاق وتقید میں بھی اختلاف ہے ((کہ بعض لوگ بغیر کسی پابندی اور قید کے مطلقاً حرام، مکروہ، مباح، یا مستحب کہتے ہیں)) مگر قول محقق اور معتبر یہ ہے، کہ قواعد موسقیہ ((گانے بجانے کے اصول)) کے لحاظ سے قواعد تجوید کے بگڑ جائیں، ((اور لحن خفی لازم آجائے)) تب تو مکروہ، اور اگر لحن جلی کا ارتکاب ہو جائے، تو پھر حرام، اور اگر ایسا نہ ہو، تو مباح ہے یا مستحب ہے، مگر مطلقاً تحسین صوت اور خوش آوازی سے پڑھنا ((کہ موسیقی کے قواعد کا خیال کئے بغیر)) مع رعایت قواعد تجوید کے مستحب اور مستحسن ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اہل عرب عموماً خوش آوازی سے بلاتکلف بلارعایت قواعد موسیقیہ کے پڑھتے ہیں، بلکہ اکثر تو قواعد موسیقیہ سے ذرہ بھر بھی واقف نہیں ہوتے، اور نہایت خوش آوازی سے پڑھتے ہیں، اور یہ خوش آوازی ان کی طبعی اور جبلی ہے، ((اور ان کی عادت مزاج اور وجدان میں پائی جاتی ہے)) اس واسطے ہر ایک کا لہجہ الگ الگ اور ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے، ہر ایک اپنے لہجے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے، بخلاف انغام ((اور گانے بجانے کے راگ)) کے، کہ ان کے اوقات مقرر ہوتے ہیں، جو دوسرے وقت میں نہیں بنتے، اور نہ اچھے معلوم ہوتے ہیں ((ساون و برسات کے الگ، بہار کے الگ، رات کے الگ الگ انداز کے راگ ہوتے ہیں)) یہاں سے معلوم ہو گیا، کہ نغمہ اور لہجہ میں کیا فرق ہے۔

الحان اور انغام کا فرق: الحان کی تعریف، طرز طبعی کو لہجہ کہتے ہیں، ((اور یہ وجدانی اور ذوقی طرز انداز خالص عربوں کا بغیر کسی سبب اور قواعد کے ہے، البتہ غیر عربوں کو جیسے عربی تلفظ سیکھنا ضروری ہے، ایسے ہی ماہر مشاق مجودین سے عربی لہجہ سیکھنا پڑے گا، اور اس کے لئے کوئی باضابطہ علم قراء کے ہاں مدوّن نہیں، بلکہ ذوقی اور وجدانی طور پر مشق سے عجم بھی بالکل عربوں کی طرز طبعی کے مطابق پڑھنے لگتے ہیں)) بخلاف نغم کے، اب یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے، کہ انغام کسے کہتے ہیں۔

انغام کی تعریف: وہ یہ ہے، کہ تحسین صوت کے واسطے جو خاص قواعد مقرر کئے گئے ہیں، ان کا لحاظ کر کے پڑھنا یعنی کہیں گھٹانا، کہیں بڑھانا، کہیں جلدی کرنا، کہیں نہ کرنا، کہیں آواز کو پست کرنا، کہیں بلند کرنا، کسی کلمہ کو سختی سے ادا کرنا، کسی کو نرمی سے، کہیں رونے کی سی آواز نکالنا، کہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ، کہیں کچھ، جو کوئی جتنا جانتا ہو کرتا۔

فائدہ : قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کے خوف یا عذاب کی آیات پر آخرت کی فکر وغیرہ کی بناء پر بغیر ریا کاری کے رونے کی آواز مذموم نہیں، بلکہ محمود ہے۔))

فائدہ : فن موسیقی کے جو بڑے بڑے ماہر لوگ ہیں، ان کے قول سنے گئے ہیں، کہ اس سے کوئی آواز خالی نہیں ہوتی، ضرور بالضرور کوئی نہ کوئی قاعدہ موسیقی کا پایا جائے گا، خصوصاً جب انسان ذوق وشوق سے کوئی چیز پڑھے گا، باوجود یکہ وہ کچھ بھی اس فن سے واقف نہ ہو، مگر کوئی نہ کوئی نغم سرزد ہوگا، اسی واسطے بعض محتاط لوگوں نے اس طرح پڑھنا شروع کیا، کہ تحسین صوت کا ذرہ بھر بھی نام نہ آوے، کیونکہ تحسین صوت کو لازم ہے نغم، اور اس سے احتیاط ہے، اور یہی بعض اہل احتیاط اہل عرب کو کہتے ہیں، کہ وہ لوگ تو گا کے پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ تحسین کسی طرح بھی ممنوع نہیں، اور نہ ہی اس سے مفر خلاصی ہے ((اس لئے کہ خود حدیث شریف میں ہے، کہ اِقْرَءُ الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا (قرآن مجید کو عربوں کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھو۔ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو، بے شک اچھی آواز قرآن کے حسن کو دوبالا کرتی ہے))۔

خلاصہ اور ماحصل: خلاصہ اور ماحصل ہمارا یہ ہے، کہ قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنا اور فی الجملہ خوش آوازی سے پڑھے، اور قواعد موسیقیہ کا خیال نہ کرے، کہ موافق ہے یا مخالف، اور صحت حروف اور معانی کا خیال کرے، اور اگر معانی نہ جانتا ہو، تو اتنا ہی کافی ہے، کہ مالک الملک عزوجل کے کلام کو پڑھ رہا ہوں، اور وہ سن رہا ہے، اور پڑھنے کے جو آداب مشہور ہیں، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر عمل کیا جائے، تمت بالخیر۔

الّفہ عبدالرحمٰن بن بشیر خان عفی اللہ عنہ وعن الوالدیہ

آج یوم عرفہ بعد از نماز مغرب کتاب فوائد مکیہ مع تسہیلات علویہ، تکمیل پذیر ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف اور شارحین و محشی حضرات اور اساتذہ کرام کی جملہ مساعی جمیلہ کو شرف قبول سے نوازیں، اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں، اور بندہ ناچیز کی اس ادنیٰ سعی کو دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائیں، اور طلباء کے لئے نافع بنائیں، آمین۔

مرتّب و تسہیلات

الاستاذ المقری فیاض الرحمٰن علوی بن محمد دین مرحوم ہزاروی

استاذ تجوید وقرأت وحدیث

و مدیر مدرسہ مرکزی دار القرآن نمک منڈی پشاور

کمپوزنگ : قاری سید جمال الدین الترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جدول تعوّذ، بسملہ تا رب العٰلمین فصل کل کی اڑتالیس وجوہ

سولہ وجوہ

نمبر شمار	اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۱ تا ۴	الرجیم، طول مع الاسکان	الرحیم۔ طول، توسط، قصر مع الاسکان، وقصر مع الروم
۵ تا ۸	الرجیم۔ توسط، مع الاسکان	الرحیم۔ طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم
۹ تا ۱۲	الرجیم۔ قصر مع الاسکان	الرحیم۔ طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم
۱۳تا۱۶	الرجیم۔ قصر مع الروم	الرحیم۔ طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم

اڑتالیس وجوہ

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم ٥ بسم اللہ الرحمن الرحیم٥ الحمدللہ رب العٰلمین

نمبر شمار	الرجیم	الرحیم			العٰلمین
۱تا۴	طول مع الاسکان	طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم			طول مع الاسکان
۵تا۸	توسط مع الاسکان	طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم			"
۹تا۱۲	قصر مع الاسکان	طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم			"
۱۳تا۱۶	قصر مع الروم	طول، توسط، قصر مع الاسکان وقصر مع الروم			"
۱۷تا۲۰	طول مع الاسکان	"	"	"	توسط مع الاسکان
۲۱تا۲۴	توسط مع الاسکان	"	"	"	"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۵تا۲۸	قصرمع الاسکان	"	"	"	"
۲۹تا۳۲	قصرمع الروم	"	"	"	"
۳۵تا۳۶	طول مع الاسکان	"	"	"	قصرمع الاسکان
۳۷تا۴۰	توسط مع الاسکان	"	"	"	"
۴۱تا۴۴	قصرمع الاسکان	"	"	"	"
۴۵تا۴۸	قصرمع الروم	"	"	"	"

نوٹ: ان اڑتالیس وجوہ میں سے چار مساوات کی جائز ہیں

(۱) طول مع الطول مع الطول مع الاسکان (۲) توسط مع التوسط مع التوسط مع الاسکان۔

(۳) قصرمع القصر مع القصر مع الاسکان (۴) قصرمع الروم مع القصر مع الروم مع القصر مع الاسکان۔

اور دو مختلف فیہ ہیں

(۱) قصرمع الروم مع القصر مع الاسکان مع التوسط مع الاسکان (۲) قصرمع الروم مع القصر مع الاسکان مع الطول مع الاسکان۔

التتمہ و التکملہ

مصنفؒ نے تین حواشی ایک بسم اللہ کے بارے میں اور دوسرا غنہ اور نون مخفاۃ کے بارے میں اور تیسرا حرف ضاد کی صحیح اداء سے متعلق باب کے آخر میں اساتذہ اور معلمین تجوید وقرأت اور ذہین طلباء کے افادہ کی غرض سے جمع کئے گئے ہیں، جو عام طلباء کی استعداد سے بالاتر ہیں، اس لئے اپنے اپنے مقام پر ان کو نہیں لکھا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلا حاشیہ جو بسم اللہ کے بارے میں ہے

حضرت ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ہے، بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سورۃ فاتحہ کے شروع میں، اور اس کو ایک آیت بھی شمار کیا ہے، پس یہ ایک مستقل آیت ہے سورۃ فاتحہ کی بعض قراٗتوں میں جن کے تواتر پر اتفاق ہے، اور قرأ سبعہ میں سے تین قاری ابن کثیرؒ، عاصمؒ اور کسائیؒ اسی پر ہیں، اور تینوں اس کے الحمد سے ایک آیت ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ قرآن شریف کی ہر سورۃ کے شروع کی ایک آیت مانتے ہیں (الاتحاف)

اور کہا گیا ہے، کہ ایک آیت تامہ ہے ہر سورۃ سے، یہ ابن عباس اور ابن عمر اور سعید ابن جبیر اور زہری اور عطاء اور عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور اسی قول پر قرأ مکہ اور کوفہ اور وہاں کے فقہاء ہیں، اور امام شافعیؒ کا قول جدید بھی یہی ہے (منارالھدیٰ فی الوقف والابتداء)

حاصل یہ ہے، کہ بسم اللہ نہ پڑھنے والوں نے عمل کیا ہے، شروع زمانہ پر، اور پڑھنے والوں نے عمل کیا ہے، اخیر زمانہ پر، جو معتمد ہے، اور بسم اللہ پڑھنے والوں کی دلیل کی قوت مخفی نہیں، خاص کر جب کہ بسم اللہ ہر سورت کے شروع میں اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے لکھی گئی ہے (شرح شاطبیہ ملاعلی قاریؒ) پھر بسم اللہ پڑھنے والے بعض اس کو ہر سورۃ سے سوائے براۃ کے ایک آیت شمار کرتے ہیں، اور وہ بعض علاوہ قالونؒ کے ہیں۔ (کنز المعانی شرح حرز الامانی)

سخاویؒ شاگرد امام شاطبیؒ فرماتے ہیں، کہ قراء نے اس کے جزء فاتحہ ہونے پر اتفاق کیا ہے، مثل ابن کثیرؒ اور عاصمؒ اور کسائیؒ اس کو سورۃ فاتحہ اور ہر سورۃ سے جزء مانتے ہیں، اور صواب یہ ہے، کہ دونوں کا قول حق ہیں، اور وہ ایک آیت ہے، قرآن سے بعض قراٗتوں میں اور وہ قراٗت ان لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی ہے، جو درمیان دو سورتوں کے بسم اللہ سے فصل کرتے ہیں، اور جو لوگ اس کے ساتھ فصل نہیں کرتے، ان کی قرأت میں یہ آیت نہیں۔ (نشر حواشی مرضیہ)

دوسرا حاشیہ جو غنہ اور نون مخفاۃ کے بارے میں ہے

غنہ صوت خیشومی کا نام ہے، اور یہ سب حرفوں میں ممکن الاداء ہے، مگر نون میم میں یہ صفت لازمہ کے طور سے ہے، اور جب یہ دونوں حرف مشدد یا مخفی یا مدغم بالغنہ ہوں، تو اس وقت یہ صفت علی وجہ الکمال پائی جاتی ہے، اور ان حالتوں میں خیشوم کو ایسا دخل ہے، کہ بغیر اس صفت کے (ن، م) بالکل اداء نہ ہوں گے، یا نہایت ناقص اداء ہونگے، لھذا قراءؔ نے لکھا ہے، کہ (ن، م) کا مخرج ان حالتوں میں خیشوم ہے، اب کئی اعتراض ہوتے ہیں، کہ اول یہ سب صفات لازمہ میں یہ بات پائی جاتی ہے، کہ بغیر ان کے حرف اداء نہیں ہوتا، تو سب کا مخرج بیان کرنا چاہئے، اور مخرج بدلنا چاہئے یا دو مخرج لکھنا چاہئے، جواب یہ ہے، کہ چونکہ صفت غنہ کا مخرج سب مخارج سے علیحدہ ہے اس واسطے بیان کرنے کی حاجت ہوئی، بخلاف اور صفات کے کہ انہی مخارج سے تعلق رکھتی ہیں جہاں سے حروف نکلتے ہیں، دوسرا شبہ یہ ہوتا ہے، کہ (ن) مشدد اور مدغم بالغنہ (م) مطلقاً خواہ مشدد ہو، یا مخفی ان صورتوں میں اصلی مخارج سے نکلنے میں تبدیل مخرج تو نہیں معلوم ہوتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے، کہ مخرج اصلی کو بھی دخل ہے، اور خیشوم کو بھی، تا کہ علی وجہ الکمال اداء ہوں، تیسرا شبہ یہ ہے، کہ نون مخفی کو بعض قراء زمانہ لکھتے ہیں، کہ اس میں لسان کو ذرہ بھر دخل نہیں، اور کتب تجوید کی بعض عبارات سے اس کی تائید ہوتی ہے، مگر جب غور و خوض کیا جائے اور سب کے اقوال مختلفہ پر نظر کی جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے، کہ (ن) مخفی میں لسان کو بھی دخل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، مگر ضعیف، اسی وجہ سے کالعدم سمجھا گیا، جیسا کہ حروف مدہ میں اعتماد ضعیف سے قطع نظر کر کے خلیلؒ وغیرہ نے ان کا مخرج جوف بیان کیا ہے، ایسا ہی نون مخفی کا حال ہے، کہ اس تعریف یہ کی جاتی ہے حَرْفٌ خَفِيٌّ يَخْرُجُ مِنَ الْخَيْشُوْمِ لَا عَمَلَ لِلِّسَانِ فِيْهِ (ایک خفی حرف ہے جو ناک کے بانسہ سے نکلتا ہے، اور اس کی ادائیگی میں زبان کو کچھ کام نہیں کرنا پڑتا) اب (لاعمل للسان) دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے، کہ لسان کو ذرہ بھر دخل نہیں، کیونکہ نکرہ منفی عموم کا فائدہ دیتا ہے، اگر یہ صحیح مانا جائے تو حرف کا اطلاق صحیح نہیں، اس واسطے کہ حرف کی تعریف ملاعلی قاریؒ وغیرہ نے لکھی ہے، صوت يعتمد على منطع محقق او مقدر (یعنی وہ آواز جو کسی مخرج محقق یا مقدر پر ٹکے) مقطع محقق اجزاء حلق لسان وشفت کو بیان کیا، اور مقطع مقدر جوف کو بیان کیا، لھذا (لاعمل للسان) میں عمل خاص کی نفی کی ہے، جیسا کہ آگے عبارات سے معلوم ہوجائے گا۔

ثانیًا ملاعلی قاری کی عبارت سے بھی عمل لسان ثابت ہے، وہ لکھتے ہیں، وَاَنَّ النُّوْنَ الْمُخْفَاةَ مُرَكَّبَةٌ مِنْ مَخْرَجِ الذَّاتِ وَمِنْ تَحَقُّقِ الصِّفَةِ فِيْ تَحْصِيْلِ الْكَمَالَاتِ (یعنی نون مخفاۃ مرکب ہے، ذات حرف اور تحقق الصفت سے کمالات کے حاصل ہونے کے لئے) تحقق الصفۃ کے معنی وجود غنہ اور اس کا مخرج خیشوم ہے، فَثَبَتَ مَا قُلْنَا۔

ثالثًا امام جزری النشر فی القرآت العشر میں لکھتے ہیں۔ اَلْمَخْرَجُ السَّابِعُ عَشَرَ الْخَيْشُوْمُ وَهُوَ الْغُنَّةُ وَهِيَ تَكُوْنُ فِي النُّوْنِ وَالْمِيْمِ السَّاكِنَيْنِ حَالَةَ الْاِخْفَاءِ اَوْ مَا فِيْ حُكْمِهِ مِنَ الْاِدْغَامِ بِالْغُنَّةِ فَاِنَّ مَخْرَجَ هٰذَيْنِ الْحَرْفَيْنِ يَتَحَوَّلُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَخْرَجِهَا الْاَصْلِيِّ عَلَى الْقَوْلِ الصَّحِيْحِ كَمَا يَتَحَوَّلُ مَخْرَجُ حُرُوْفِ الْمَدِّ مِنْ مَّخْرَجِهَا اِلَى الْجَوْفِ عَلَى الصَّوَابِ (یعنی سترھواں مخرج خیشوم ہے، اور وہ غنہ کا مخرج ہے جو کہ نون ساکن میں اخفاء یا ادغام بالغنہ کی حالت میں ہوتا ہے، اس لئے کہ ان دونوں حرفوں کا مخرج اس حالت میں قول صحیح کی بناء پر اپنے اصلی مخرج سے پلٹ جاتا ہے، جیسا کہ حروف مدہ کا مخرج صحیح قول کی بناء پر ان کے مخرج سے جوف کی طرف پلٹ جاتا ہے، پھر آگے احکـــام النون الساكنة والتنوين کی تنبیہات میں لکھتے ہیں، الاول مخرج النون والتنوين مع حروف اخفاء الخمس عشر من الخيشوم فقط ولا حظ لهما معهن فى الفم لانه لاعمل للسان فيهما كعمله فيهما مع ما يظهر ان اويد غمان بغنة ۔

(پہلی تنبیہ نون اور تنوین کے پندرہ حروف اخفاء کے ساتھ اداء ہونے کی حالت میں ان کا مخرج صرف خیشوم ہے، اور ان حرفوں کے ساتھ اداء ہونے کی حالت میں یعنی بحالت اخفاء ان دونوں کی ادائیگی کے لئے زبان کو منہ میں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا، اس لئے کہ اس حالت میں ان دونوں کی ادائیگی میں زبان کو اس قسم کا دخل نہیں ہوتا، جس قسم کا دخل ان کے حروف اظہار اور حروف ادغام بالغنہ کے ساتھ اداء ہونے کی حالت میں ہوتا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ نفی قید کی ہے مطلق عمل کی نہیں یعنی اظہار اور ادغام بالغنہ میں جو عمل ہے، یہ نون مخفی میں نہیں، اب اگر تحول کے معنی انتقال اور تبدل کے مراد ہوں، تو (لا عمل كعمله مع ما يد غمان بغنة) اس کے معارض ہوگا، لھذا مراد تحول سے توجہ ومیلان ہے، اس طرح پر کہ محول عنہ ومحول الیہ دونوں کو دخل ہے۔ مگر نون خفیفہ میں لسان کو بہت کم دخل ہے، بخلاف نون مشدد ومدغم بالغنہ ومیم مشدد ومخفاۃ کے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان میں لسان وشفت کو زیادہ دخل وعمل ہے، ایک بات اور یہاں سے ظاہر ہوتی ہے، کہ نون مخفی میں لسان کو ایسا عمل بھی نہ ہو، جیسا کہ نون میم مشدد میں ہوتا ہے، اور نہ مابعد کے حرف کے مخرج پر اعتماد ہو، جیسا کہ (و ، ی ، م ، ن) میں بحالت ادغام بالغنہ اعتماد ہوتا ہے، کیونکہ ان حرفوں میں ادغام بالغنہ کی صورت یہ ہے، کہ نون کو مابعد کے حرف سے بدل کر اول حرف کو اس کے مخرج سے مع صوت خیشومی کے اداء کریں، اسی وجہ سے اس نون کو جو (و، ی م ، ن) میں مدغم بالغنہ ہوتا ہے، اس کو حرف کے ساتھ کسی نے تعبیر نہیں کیا، کیونکہ یہاں ذات نون بالکل منعدم ہوگئی ہے اور نہ اصلی مخرج سے کچھ تعلق رہا ہے، صرف غنہ باقی ہے جس کا محل خیشوم ہے بخلاف نون مخفی کہ اس کی تعریف یہ کی جاتی ہے۔

(حرف خفی یخرج من الخیشوم ولا عمل للسان فیه ولاشائبة حرف اخر فیـــــه) اب امام جزریؒ کے قول سے بھی ثابت ہوگیا، کہ نون مخفی میں لسان کو بھی کچھ دخل ہے نہایت القول المفید میں نشر سے زیادہ صاف مطلب نکلتا ہے، پہلے لکھا ہے کہ خیشوم مخرج ہے نون میم غیر مظہرہ کا۔ پھر لکھتے ہیں کہ لا یقال لابد من عمل اللسان فی النون والشفتین فی المیم مطلقاحتی فی حالة الاخفاء والادغام بغنة وکذاللخیشوم عمل حتی فی حالة الاظهار والتحریك فلم هذا التخصیص لانهم نظر والاغلب فحکموا له بانه المخرج فلما کان الاغلب فی حالة اخفائهما وادغامهما بغنة عمل الخیشوم جعلوه مخرجهماحینئذ وان عمل اللسان والشفتین ایضًا ولما کان الاغلب فی حالة التحرك والاظهار عمل اللسان والشفتین جعلوهما المخرج

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وان عمل الخیشوم حینئذ ایضًا ...الخ ۔ (خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ اھل اداء نے نون اور میم متحرک اور مظہرہ کا مخرج لسان اور شفت کو اور نون مخفاۃ اور مدغمہ بالغنہ کا مخرج خیشوم کو جو قرار دیا ہے، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس بارے میں عمل غالب کو مدنظر رکھا ہے، یعنی نون میم متحرک اور مظہرہ میں گو خیشوم کو بھی دخل ہوتا ہے، مگر ان حالتوں میں چونکہ لسان وشفت کو زیادہ دخل ہوتا ہے، اس لئے ان کا مخرج لسان وشفتین کو قرار دیا، اور اخفاء ادغام بالغنہ کی حالت میں گو لسان وشفت کو بھی دخل ہوتا ہے، مگر چونکہ ان حالتوں میں خیشوم کو زیادہ دخل ہوتا ہے، اس لئے ان حالتوں میں ان کا مخرج خیشوم کو قرار دیا۔ (انتہی) **فافهم وتامل** ۔ **رابعًا** غنہ اور اخفاء سے غرض تحسین لفظ اور جو ثقل ترکیب حروف سے پیدا ہو، اس کی تخفیف مقصود ہوتی ہے، اور ایسے اخفاء سے کہ جس میں لسان کو ذرہ بھر تعلق نہ ہو محال نہیں، تو متعذر ضرور ہے اور صوت بھی کر یہہ ہو جاتی ہے، اور اگر کچھ بنا کر تکلف سے اداء کیا بھی جائے، کہ نون مخفاۃ کے اداء کرتے وقت زبان حنک سے قریب متصل ہوگی، مگر اتصال نہایت خفیف ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف ضاد کے بارے میں خود مؤلفؒ کے قلم سے ایک مقالہ

فائدہ : حرف ضاد ضعیف کو ابن الحاجبؒ نے جو کہ امام شاطبیؒ کے شاگرد ہیں، شافیہ میں حروف مستہجنہ سے لکھا ہے، اور امام رضیؒ اس کی شرح لکھتے ہیں۔

قال السیرا فی انها فی لغة قوم لیس فی لغتهم ضاد فا ذا احتاجو ا الی التکلم بها فی العربیة اعتاصت علیهم فربما اخرجو ها ظاء لاخراجهم ایاها من طرف اللسان واطراف الثنایا وربما تکلفو ا اخراجهم ایّاها من طرف اللسان واطراف الثنایا وربماتکلفوا اخراجها من مخرج الضاد فلم یتأ ت لهم فخرجت بین الضاد والظاء۔ (یعنی کہا سیرائیؒ نے ضاد مستہجنہ ان لوگوں کی لغت ہے، جن کی زبان میں ضاد نہیں، پس جب انہیں اس کے عربی میں تلفظ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، تو انہیں اس کا تلفظ دشوار معلوم ہوتا ہے پھر کبھی تو وہ اس کو خالص ظاء اداء کرتے ہیں، بوجہ اس کے نکالنے کے زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے کناروں سے، اور کبھی اس کو مخرج اصلی سے بہ تکلف اداء کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن ان سے بن نہیں پڑتا، اس لئے وہ ضاد صحیحہ اور خالص ظاء کے مخرجوں کے درمیان یعنی رباعی، انیاب اور ضواحک سے اداء ہو جاتا ہے، (انتہٰی) شافیہ اور اس کی شرح سے بعض متاخرین نیز روافض کی تردید ہوگئی جو کہ قائل ہیں، کہ ظاء وضاد میں اشتراک صفات ذاتیہ کی وجہ سے حرف ضاد مثل ظاء کے مسموع ہوتا ہے، بلکہ ان میں فرق کرنا نہایت دشوار ہے، لھذا اگر ضاد کی جگہ ظاء پڑھی جائے، تو کچھ حرج نہیں، حالانکہ اشتراک کو تشابہ لازم نہیں، اس واسطے کہ جیم ودال بھی جمیع صفات میں مشترک ہیں، مگر تخالف مخرج کی وجہ سے دونوں کی صوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں بالکل تباین ہے، اصلاً تشابہ نہیں اور ضاد وظاء میں تخالف مخرج موجود ہے، مگر چونکہ مخرج ضاد کا اکثر حافہ لسان مع اضراس اور مخرج ظاء کا طرف لسان مع طرف ثنایا علیا ہے، اور پھر ان دونوں حرفوں میں استعلاء اطباق ہے، اس وجہ سے ان میں تقارب ہوگیا پھر صفت رخاوت کی وجہ سے ان میں تشابہ صوتی پیدا ہوگیا، یہ وجہ ہے تشابہ کی بخلاف جیم ودال کے، کہ ان میں یہ وجوہ نہیں اب تشابہ ضاد وظاء میں ثابت ہوگیا، مگر ایسا تشابہ کہ حرف ضاد قریب حرف ظاء کے مسموع ہو، اس طرح کا تشابہ ممنوع ہے، اسی کو ابن حاجبؒ اور رضیؒ نے مستہجن لکھا ہے، کیونکہ باعث تشابہ صفت رخوت ہے، اور یہ صفت ضاد میں بہ نسبت ظاء کے ضعیف ہوگئی ہے، اس واسطے کہ ضاد میں صفت اطباق کی بہ نسبت ظاء کے قوی ہے، اور لامحالہ جتنی صفت اطباق قوی ہوگی اتنی ہی صفت رخاوت میں ضعف پیدا ہوگا۔ کیونکہ اطباق محکم منافی رخاوت ہے، دوسری وجہ ضعف رخاوت یہ ہے، کہ ضاد کا مخرج مجری صوت ہوا سے ایک کنارے واقع ہوا ہے، بخلاف مخرج ظاء کے کہ وہ محاذات میں واقع ہے، اسی وجہ سے ظاء میں رخاوت قوی ہے، اور جب رخاوت قوی ہو تو لامحالہ اطباق ضعیف ہوگا۔

ماحصل یہ: کہ جب ضاد کو اپنے مخرج سے مع جمیع صفات اداء کیا جائے گا، تو اس وقت اس کی صوت اہل عرب کے ضاد کی صوت سے جو آج کل مروج ہے، مشابہ ہوگی، اور ظاء کے ساتھ بھی تشابہ ہوگا، مگر کم درجہ میں، اس واسطے کہ ضاد میں اطباق وتفخیم بہ نسبت ظاء کے زیادہ ہے، کیونکہ رخاوت ظاء کی بہ نسبت ضاد کے قوی ہے، اور رخاوت واطباق میں تقابل ہے، ایک قوی ہوگی دوسری ضعیف ہوگی، اب اگر ضاد میں صفت رخاوت زیادہ ہوجائے گی، تو اشبہ بالظاء ہوجائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اسی کو صاحب شافیہ اور رضیؒ نے مستہجن لکھا ہے، اور اگر اطباق قوی اداء کیا جائے گا مع رخاوت کے تو اشبہ بالضاد مروج بین العرب اداء ہوگا، اور کسی قدر ظاء کے ساتھ بھی مشابہ ہوگا۔

بعض کتب تفسیر وتجوید میں جو ضاد وظاء کو متشابہ الصوت لکھا ہے اس سے یہی مراد ہے، نہ یہ کہ ظاء مسموع ہو، اور اب تعارض بھی نہیں رہا، اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ بعض قراءِ عجم اہل عرب کو کہتے ہیں، کہ ظاء کی جگہ دال مفخم پڑھتے ہیں، جواب یہ ہے، کہ دال مفخم کوئی حرف ہی نہیں، اسی واسطے کہ دال کی صفت ذاتی استفال، انفتاح اور مخرج طرف لسان اور جڑ ثنایا علیا ہے، اور اہل عرب ضاد کو اپنے مخرج مع استعلاء اطباق کے عموماً اداء کرتے ہیں، اور ایک حرف دوسرے مخرج مباین سے اداء ہی نہیں ہوتا، اور جب صفات ذاتیہ بھی بدل گئیں تو دال اسے نہیں کہہ سکتے، اصل میں وہ ضاد ہے، مگر صفت رخاوت جو قوت اور ضعف کے ساتھ اس میں پائی جاتی تھی، وہ اکثر عرب سے شاید اداء نہ ہوتی ہو، غایہ مافی الباب یہ لحن خفی ہوگا، اور ظاء خالص پڑھنا اور دال خالص یا دال کو اپنے مخرج سے پُر کرکے پڑھنا یہ لحن جلی ہے، کیونکہ پہلی صورت میں صرف ایک صفت جو کہ نہایت کمزور درجہ میں تھی، اس کا ابدال یا انعدام ہوا ہے، باقی صورتوں میں ابدال حرف بہ حرف آخر لازم آتا ہے۔

واللہ اعلم بالصّواب

مرتّب وتسہیلات

الاستاذ المقری فیاض الرحمٰن علوی بن محمد دین مرحوم ہزاروی

استاذ تجوید وقرأت وحدیث ومدیر مدرسہ مرکزی دار القرأ پشاور

کمپوزنگ: قاری سید جمال الدین الترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدّمة الجزريّة

متن

علامه الشيخ شمس الدين أبی الخیرمحمدبن محمدبن محمد
الجزری الشافعی رحمه الله تعالیٰ

مترجم

الاستاذ المقری فیاض الرحمٰن علوی

بانی ومہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآنمک منڈی پشاور

مکتبہ علویہ مدرسہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور
فون نمبر 2210650 - 091

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین مقدمۃ الجزری

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
3	مقدمۃ الجزری	1
6	باب مخارج الحروف	2
9	باب الصفات	3
11	باب معرفۃ التجوید	4
14	باب استعمال الحروف	5
16	باب الراءات	6
17	باب اللامات	7
17	باب الاستعلاء	8
18	باب الادغام	9
19	باب فی الفرق بین الضاد والظاء	10
21	باب التحذیرات	11
22	باب فی حکم النون والمیم المشددتین	12
23	باب احکام النون الساکنۃ والتنوین	13
24	باب المدات	14
25	باب معرفۃ الوقف والابتداء	15
27	باب معرفۃ المقطوع والموصول، والتاء المجرورۃ	16
32	فصل فی هاء التانیث	17
35	باب همز الوصل	18
36	باب کیفیۃ الوقف	19
37	خاتمہ	20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

﴿مقدمة الجزرية﴾

شعر(۱) يَقُوْلُ رَاجِيْ عَفْوِرَبٍّ سَامِعِ : مُحَمَّدُابْنُ الْجَزَرِيِّ الشَّافِعِيْ

ترجمہ : ربّ سمیع کے عفو کا امیدوار محمد بن جزری شافعی کہتا ہے۔

حل الفاظ : رَاجِيْ ،رَجَا سے اسم فاعل،(امیدوار)۔ عَفْو ،(معافی)۔ سَامِعْ (سننے والا) اَلْجَزَرِيْ (جزیرہ کا رہنے والا) الشّافِعِيْ (مذہب ونسب کی طرف نسبت)۔

شعر(۲) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ : عَلٰى نَبِيِّهٖ وَمُصْطَفَاهُ

ترجمہ : سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں،اوراللہ رب العزت رحمت کاملہ نازل فرمائے اپنے نبی ﷺ اور اپنے پسندیدہ کئے ہوئے پر۔

شعر(۳) مُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ : وَمُقْرِئُ الْقُرْاٰنِ مَعْ مُحِبِّهٖ

ترجمہ : یعنی حضرت محمد ﷺ پراورآپ کی آل پر،اورآپ کے صحابہ کرام پراورقرآن کے پڑھانے والوں پراس قرآن سے محبت کرنے والوں سمیت۔

حل الفاظ : حَمد (تعریف) نَبِيّ ، نَبَا سے (خبردینے والا)اورنبوت سے بلندکیاہوا۔ مُصْطَفَا ،صَفو سے بمعنٰی (خاص وپسندیدہ)۔ محمد بمعنٰی (تحمید)اسم مفعول بہت زیادہ تعریف کیاہوا۔ اٰلٌ (۱) گھروالے (۲)وہ مومنین جوھاشم یاعبدالمطلب کی اولادہیں (۳)ہر مومن جوآپ کا متبع ہے۔ صَحْبِهٖ ، اسم جمع ہے،صحابی(وہ جس کوایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ کی زیارت وصحبت نصیب ہوئی،اورایمان پرخاتمہ ہوا۔ مُقْرِئ ، اقرأ سے،جنس مراد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(پڑھانے والے) یعنی معلمین قرآن۔ مُحِبٌّ، اَحَبُّ سے اسم فاعل (محبت رکھنے والا)

شعر (۴) وَبَعْدُاِنَّ هٰذِهٖ مُقَدِّمَهْ : فِيْمَا عَلٰى قَارِئِهٖ اَنْ يَّعْلَمَهْ

ترجمہ : اوراللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی ﷺ پر درود کے بعد بے شک یہ مقدمہ (ابتدائی رسالہ) ہے، جوان مسائل کے بیان میں ہے، جن کا سیکھنا اس قرآن مجید کے پڑھنے والے پر لازمی ہے۔

حل الفاظ : بَعْدُ ، اما بعد کا قائم مقام ہے، یعنی بعد الحمد والصلوة حمد وصلواۃ کے بعد، مقدمه (ابتدائی رسالہ)۔ فِيْمَا الخ۔ای فی بَيَانٍ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ قَارِئٍ الْقُرْاٰنِ عِلْمَهٗ۔

شعر (۵) اِذْوَاجِبٌ عَلَيْهِمْ مُحَتَّمٌ : قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا اَنْ يَّعْلَمُوْا

ترجمہ : اس لئے کہ واجب اور لازم ہے ان تلاوت کرنے والوں پر قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے ہی یہ جان لیں۔

حل الفاظ : وَاجِبٌ (ضروری) عُرفًا یا وجوب علی الکفایه ۔ مُحَتَّمٌ، حَتَمَ سے بمعنٰی (ضرور) واجب کی تاکید ہے۔

شعر (۶) مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ : لِيَلْفِظُوْا بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ

ترجمہ : حروف کے مخارج اور صفات کو، تا کہ اداء کرسکیں، فصیح ترین لغت کے مطابق

حل الفاظ : لِيَلْفِظُوْا (تا کہ تلفظ کرسکیں) ۔ لِيَنْطِقُوْا ، کے بھی یہی معنٰی ہیں۔ اَفْصَحُ اللُّغَاتِ (فصیح ترین لغت) یعنی سب سے عمدہ زبان، اس سے عربی زبان یا لغت قریش مراد ہے۔

شعر (۷) مُحَرِّرِ التَّجْوِيْدِ وَالْمَوَاقِفِ : وَمَاالَّذِيْ رُسِّمَ فِيْ الْمَصَاحِفِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حالانکہ عمدہ کرنے والے ہوں وہ تجوید کے اور وقف وابتداء کی جگہوں کے اور جو مصاحف عثمانیہ میں لکھا گیا ہے، اس کے بھی۔

حل الفاظ : مُحَرِّرِيْن ، بوجہ اضافت نون حذف ہے ، تَحرِيْر کے معنی (تزئین) اور تحقیق کے ہیں۔

وَمَاالَّذِیْ ، مَا اور اَلَّذِیْ دونوں موصول ہیں۔ رُسِّمَ ، رُسِمَ ، بغیر تشدید دونوں طرح اَیْ کُتِبَ۔ اَلْمَصَاحِفِ ، مصحف کی جمع بمعنی صحیفہ اَلْ (عہدی) خاص عثمانی قرآن۔

شعر (۸) مِنْ کُلِّ مَقْطُوْعٍ وَّ مَوْصُوْلٍ بِهَا : وَتَـاءِ اُنْثٰی لَمْ تَکُنْ تُکْتَبْ بِهَا

ترجمہ : یعنی ہر اس مقطوع اور موصول کے جوان قرأتوں میں ہے، اور اس تاء تانیث کے بھی جو ھاء کی شکل میں نہیں لکھی گئی۔

حل الفاظ : مقطوع وہ کلمہ جو دوسرے کلمہ سے جدا لکھا ہو، جیسے اَنْ لَّا ۔ موصول وہ کلمہ جو دوسرے کلمہ سے ملا کر لکھا گیا، جیسے اَلَّا ۔

تَاءِ اُنْثٰی (تانیث کی تاء) بِهَا ، (باء) دونوں مصرعوں میں (فی) کے معنی میں ہے، اور (ھاء) پہلے مصرعہ میں ضمیر غائب مصاحف کی طرف راجع ہے، اور دوسرے مصرعہ میں حرف تہجی ہے، جس کی اصل ھاء ہے، جیسے رَحمة ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ

حرفوں کے مخارج کا باب

شعر (۹) مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ : عَلَى الَّذِيْ يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ

ترجمہ : حروف کے مخارج سترہ ہیں، (اس قول) پر جس کو وہ شخص پسند کرتا ہے، جس نے آزمایا ہے

حل الفاظ : مخارج مخرج کی جمع ہے، نکلنے کی جگہ۔
اصطلاح میں منہ کی اس جگہ کو کہتے ہیں، جس سے کوئی حرف اداء ہوتا ہے، اَلْحُرُوْفُ، الف سے یاء تک انتیس حروف، جنہیں حروف ہجاء یا حروف مبانی کہتے ہیں۔

يَخْتَارُ، افتعال سے مضارع معروف (پسند کرتا ہے) وہ شخص اِخْتَبَرَ ، ای جَرَّبَ غَيْرَ مَرَّةٍ یعنی (کسی چیز کی تحقیق کرنا اور اس کا بار بار تجربہ کرنا)۔

شعر (۱۰) فَأَلِفُ الْجَوْفِ وَاُخْتَاهَا وَهِيَ : حُرُوْفُ مَدٍّ لِّلْهَوَاءِ تَنْتَهِيْ

ترجمہ : پس الف اور اس کے دونوں ساتھیوں (واؤ مدہ ، یاء مدہ) کا مخرج جوف ہے، اور یہ تینوں مد کے حروف ہیں، جو ہوا پر ختم ہوتے ہیں۔

حل الفاظ : اَلْجَوْفُ (منہ کے اندر کا خالی حصہ) اُخْتَاهَا، اُخْتُ، بمعنیٰ (بہن) اُخْتَانِ سے نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے حذف ہوا، یعنی اس الف کی دونوں بہنیں واؤ اور یاء مدہ۔
تَنْتَهِيْ (ختم ہوتے ہیں) اَیْ هٰذِهِ الْاَحْرُفُ الثَّلَاثَةُ تَنْتَهِيْنَ اِلٰى هَوَاءِ الْفَمِ (المقدمۃ الشریفیہ)

شعر (۱۱) ثُمَّ لِاَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَاءٌ : ثُمَّ لِوَسْطِهٖ فَعَيْنٌ حَاءٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : پھر اقصیٰ حلق سے ہمزہ اور ھا نکلتے ہیں، پھر وسط حلق سے عین اور حاء اداء ہوتے ہیں۔

حل الفاظ : اَقْصٰی قَصَا یَقْصُوْا سے اسم تفضیل بمعنی (دور) وسط بمعنی (درمیان)

شعر (۱۲) اَدْنَاہُ غَیْنٌ خَآءُ ھَا وَالْقَافُ : اَقْصَی اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْکَافُ

ترجمہ : اور اس حلق کا قریب والا حصہ یعنی ادنیٰ حلق، غین اور اس کی خاء کا مخرج ہے۔ اور قاف کا مخرج زبان کی جڑ کا اوپر والا حصہ ہے۔ ثُمَّ الْکَافُ اَسْفَلُ (پھر کاف کا مخرج قاف کے مخرج سے نیچے منہ کی طرف ہے)۔

شعر (۱۳) اَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِیْمُ الشِّیْنُ یَا : وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِہٖ اِذْوَلِیَا

شعر (۱۴) اَلْاَضْرَاسَ مِنْ اَیْسَرَ اَوْیُمْنَاھَا : وَالّلامُ اَدْنَاھَا لِمُنْتَھَاھَا

ترجمہ : اَسْفَلُ کا ترجمہ اوپر ہوگیا ہے، اور وسط زبان وتالو (جیم، شین، اور یائے غیر مدہ) کا مخرج ہے۔ اور ضاد اداء ہوتا ہے، حافہ لسان (زبان کی کروٹ) سے جب وہ کروٹ اوپر کی داڑھوں سے ملے، بائیں طرف کی یا اس حافہ کی دائیں کی داڑھیں۔ والّامُ الخ - اور لام جو ہے، اس کا مخرج ادنیٰ حافہ ہے، اس کے آخر تک۔

حل الفاظ ! شعر نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴ اَدْنٰی دَنَا یَدْنُوْا سے اسم تفضیل۔ (قریب) وسط، ظرف بمعنی (درمیان) فَوْقُ (اوپر) اَسْفَلُ (نیچے منہ کی طرف) حَافَۃ (کروٹ زبان) وَلِیَ کی ضمیر حافہ کی طرف راجع ہے، الف اطلاق کا ہے۔ اَلْاَضْرَاسَ (داڑھیں) نواجذ سے ضواحک تک، ورشؒ کی قرأت کے مطابق اَلَاضْرَاس پڑھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَيْسَرُ (بائیں جانب) يُمْنَاهَا (اس حافہ کی دائیں جانب۔

شعر (۱۵) وَالنُّوْنُ مِنْ طَرَفِهٖ تَحْتُ اجْعَلُوْا : وَالرَّا يُدَانِيْهِ لِظَهْرٍ اَدْخَلُ

ترجمہ : اورنون اس زبان کی نوک سے نکلتا ہے،نون کولام کے مخرج سے نیچے کرو،اور راء کا مخرج اس نون کے قریب ہی ہے،مگر یہ راء پشت زبان میں بھی دخل رکھتی ہے۔

حل الفاظ : تَحْتُ ، اِجْعَلُوْا کا ظرف ہے،بمعنی (نیچے) یعنی اِجْعَلُوْا النُّوْنَ تَحْتَ مَخْرَجِ اللَّامِ طَرَفِهٖ ۔حاء کا مرجع لسان ہے۔ لِظَهْرٍ (پشت)بتقدیر لٰكِنَّهٗ اَدْخَلُ اِلَى الظَّهْرِ اَدْخَلَ ،اسم تفضیل،بعض نسخوں میں اَدْخَلُوْا ،(ان قرأنے داخل کیا ہے، اَدْخِلُوْا امر(تم داخل کرو)

شعر (۱۶) وَالطَّاءُ وَالدَّالُ وَتَامِنْهُ وَمِنْ : عُلْيَا الثَّنَايَا وَالصَّفِيْرُ مُسْتَكِنْ

ترجمہ : اورطاء اور دال اور تاء اس زبان کی نوک سے اورثنایا علیا کی جڑوں سے اداء ہوتے ہیں۔اورسین ، صاد ، زاء قرار پکڑتے ہیں (یعنی اداء ہوتے ہیں)

شعر (۱۷) مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلٰى : وَالظَّاءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْيَا

ترجمہ : اس زبان کی نوک سے اورثنایاسفلی کے اوپر (اندر کے کناروں) سے اورظاء اور ذال اور ثاء ثنایاعلیا سے اداء ہوتے ہیں۔

شعر (۱۸) مِنْ طَرَفَيْهِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ : فَالْفَا مَعَ اطْرَافِ الثَّنَايَا الْمُشْرِفَهْ

ترجمہ : یعنی ان دونوں (زبان اورثنایاعلیا) کے کناروں سے،اور نیچے کے ہونٹ کے شکم سے ثنایا علیا کی نوکوں سمیت فاء اداء ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حل الفاظ : شعر (۱۶ ، ۱۷ ، ۱۸) (۱) عُلْيَا الثَّنَايَا ، صفت کی اضافت موصوف کی طرف تقدیر عبارت یوں ہے، وَمِنْ اُصُوْلِ الثَّنَايَا الْعُلْيَا اور ثنایا علیا کی جڑوں سے۔

(۲) مُستَكِنْ كُنْ يَكُنْ كُنُوْنًا ،باب استفعال سے بمعنی چھپنے مجاز اقرار پکڑنے کے معنی میں ہے

(۳) بطْن الشَّفَة (ہونٹ کا شکم) مشرفہ اشراف سے علیا کے معنی میں ہے۔

شعر (۱۹) لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَآءٌ مِّيْمٌ : وَغُنَّةٌ مَّخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ

ترجمہ : (واؤ ، باء اور میم ہونٹوں سے اداء ہوتے ہیں، (یعنی ان تینوں کا مخرج دونوں ہونٹ ہیں) اور غنہ کا مخرج خیشوم ہے۔

حل الفاظ : شَفَتَيْن ، (دونوں ہونٹ) خَيْشُوْم (ناک کی جڑ)

بَابُ الصِّفَاتِ

صفات کی بحث (صفات متضادہ)

شعر (۲۰) صِفَاتُهَا جَهْرٌ وَّرِخْوٌ مُّسْتَفِلْ : مُنْفَتِحٌ مُّصْمِتَةٌ وَّالضِّدَّ قُلْ

ترجمہ : ان حرفوں کی صفات (جہر ، رخاوت ، استفال ، انفتاح ، اور اصمات ہیں، اور تو ان کی ضدوں کو بیان کر دے۔

شعر (۲۱) مَهْمُوْسُهَا فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ : شَدِيْدُهَا لَفْظُ اَجِدْقَطٍ بَكَتْ

ترجمہ : ان حرفوں کے مہموسہ (فحثه شخص سكت) کے حروف ہیں، اور ان کے شدیدہ (اَجِد قط بكت) کے لفظ کے حروف ہیں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شعر(۲۲) وَبَيْنَ رِخْوٍوَّالشَّدِيْدِلِنْ عُمَرْ : وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

ترجمہ : اوررخوہ اورشدیدہ کے درمیان (لِنْ عُمَرْ) کے حروف ہیں،اورسات استعلاء والے (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) نے ان کو جمع کرلیا ہے۔

شعر(۲۳) وَصَادُ ضَادٌ طَآءٌ ظَآءٌ مُّطْبَقَهْ : وَفَرَّمِنْ لُّبِّ الْحُرُوْفُ الْمُذْلِقَهْ

ترجمہ : اور (صاد ، ضاد ، طاء اور ظاء)اطباق والے ہیں،اور (فَرَّمِنْ لُّبٌ)حروف مذلقہ ہیں۔

حل الفاظ : صِفَاتُهَا ، ای صِفَاتُ الْحروف ۔ قُلْ بمعنی اُذْكُرْ (بیان کر) سَبْعُ عُلْوٍ (سات حروف بلندی والے)یعنی استعلاء والے۔ حَصَرَ معنی (منحصر)۔

صفات غیر متضادہ

شعر(۲۴) صَفِيْرُهَا صَادٌوَّزَاىٌ سِيْنُ : قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍ وَّالِلّيْنُ

ترجمہ : ان حرفوں کے صفیریہ (صاد ، زاء ، اورسین ہیں۔ قلقلہ کے حروف(قُطْبُ جَدٍ) ہیں۔اورلین کے حروف ۔

شعر(۲۵) وَاوٌ وَّيَآءٌ سَكَنَاوَانْفَتَحَا : قَبْلَهُمَا وَالْاِنْحِرَافُ صُحِّحَا

ترجمہ : (وہ واؤ اور یاء ہیں)جوساکن ہوں،اوران دونوں کا ماقبل مفتوح ہو،اورصفت انحراف ثابت کی گئی ہے۔

شعر(۲۶) فِي الّلامِ وَالرَّاوَبِتَكْرِيْرٍ جُعِلْ : وَلِلتَّفَشِّى الشِّيْنُ ضَادًا اسْتَطِلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : (لام اور راء میں،اور راءصفت تکریر کے ساتھ بھی مقرر کی گئی ہے۔اورشین میں تفشی ہے۔ اورضاد میں استطالت اداء کر۔

حل الفاظ : صفیر (تیزآواز) صُحِّحَ، تصحیح سے،ماضی مجہول کی ضمیر راجع بسوئے انحراف۔ جُعِلَ،مجہول کی ضمیر راء کے لئے ہے۔لِلتَّفَشِّي الشِّيْنُ کی اصل اَلتَّفَشِّيْ لِلشِّيْن ہے۔

مجموعہ جات کے معانی : فحثه شخص سكت (پس شوق دلایا،اس کو اس شخص نے جو خاموش رہا۔ اجد قط بكت (عمدہ ترین کام کر،اوراس پر بس کر،جس نے ایسا کیا،وہ غالب رہا۔ لن عمر (اے عمر نرم ہو۔ خُص ضغط قظ (گرمی کی حرارت میں بھی بانس کے تنگ مکان میں قیام کر۔ فَرَّ من لُب(جاہل عقلمند سے دور بھاگ گیا۔ قطب جد (بزرگی کا مدار۔

بَابُ مَعْرِفَةِ التَّجْوِيْدِ

تجوید کی پہچان کی بحث

شعر (۲۷) وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ : مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرَانَ اٰثِمٌ

ترجمہ : اورقرآن مجید کو تجوید سے پڑھنا نہایت ہی ضروری ولازمی ہے،جو شخص قرآن مجید تجوید سے نہ پڑھے،وہ گنہگار ہے۔

شعر (۲۸) لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا : وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

ترجمہ : اس لئے شان یہ ہے،کہ اس تجوید کے ساتھ اللہ تعالی نے قرآن کو نازل فرمایا ہے،اوراسی طرح تجوید سے ہی اس حق تعالی سے ہم تک پہنچایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حل الفاظ : وَالْاَخْذُ ، ای اَخْذُ الْقَارِیْ لِتَجْوِیْدِ الْقُرْاٰنِ (یعنی قاری کا قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنا۔

حَتْمٌ لَازِمٌ (ضروری، لازمی) اٰثِمٌ (گنہگار) لِاَنَّهٗ ضمیر شان، اس لئے کہ شان یہ ہے۔

شعر (۲۹) وَهُوَ اَیْضًا حِلْیَةُ التِّلَاوَةِ : وَزِیْنَةُ الْاَدَآءِ وَالْقِرَآءَةِ

ترجمہ : اور وہ تجوید نیز تلاوت کا زیور ہے، اور اداء اور قرأت کی زینت ہے۔

حل الفاظ : حُلْیَة (زیور ، زینت وآرائش) تَلَاوَة (وہ قرأت جو ثواب کے طور پر خود قاری کرے۔ اَدَاء (شیوخ سے حاصل کرنے کو کہتے ہیں) قرأت (عام ہے، جو تلاوت اور اداء دونوں کو شامل ہے۔

تجوید کی تعریف اور تجوید کا کمال اور قاری کا کمال

شعر (۳۰) وَهُوَ اِعْطَآءُ الْحُرُوْفِ حَقَّهَا : مِنْ صِفَةٍ لَّهَا وَمُسْتَحَقَّهَا

ترجمہ : اور وہ تجوید حروف کو ان کا حق دینا ہے، یعنی وہ صفات جو ان کے واسطے لازمی ہیں، اور ان کا مستحق (یعنی صفات عارضہ)

شعر (۳۱) وَرَدُّ كُلِّ وَاحِدٍ لِّاَصْلِهٖ : وَاللَّفْظُ فِیْ نَظِیْرِهٖ كَمِثْلِهٖ

ترجمہ : اور ہر ایک حرف کا اس کے مخرج کی طرف لوٹانا ہے، اور اداء کرنا ہے، حرف کا اس کی نظیر میں اسی (لفظ) کی مانند۔

شعر (۳۲) مُكَمِّلًا مِّنْ غَیْرِ مَاتَكَلُّفِ : بِاللُّطْفِ فِی النُّطْقِ بِلَاتَعَسُّفِ

ترجمہ : حالانکہ کامل کرنے والا ہو، وہ قاری تجوید کو، کسی تکلیف کے بغیر، لطافت کے ساتھ، ادائیگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بغیر کسی بے راہ روئی کے۔

حل الفاظ : اِعْطَاءُ (دینا) حَقَّهَا (ان حروف کی صفات لازمہ) مُسْتَحَقّ (صفات عارضہ) رَدّ (لوٹانا) یعنی ادا کرنا۔ اَصل (یعنی مخرج) مِثْل (پہلا موقع) نَظِيْر (مانند) دوسرے بعد والے موقع، یعنی جس طرح کسی لفظ کو صحیح طور پر اداء کیا ہے، تو آخر تک اسی کی طرح صحیح اداء کیا جائے۔ مُكَمِّلًا (اس حال میں کہ قاری کامل کرنے والا ہو۔ لُطْف (نرمی ولطافت) نُطْق (ادائیگی) تَعَسُّف (کجروی، بے راہ روی)

نوٹ : مُكَمِّلًا (میم کے فتح اور کسرہ دونوں سے درست ہے، کسرہ سے لَافِظٌ (قاری) سے حال ہے، اور فتحہ کی صورت میں اسم مفعول معنی حالانکہ کامل کیا ہوا ہو، وہ لفظ الخ۔

شعر (۳۳) وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَرْكِهِ : إِلَّا رِيَاضَةُ امْرِئٍ بِفَكِّهِ

ترجمہ : اور تجوید کے اور اس کے ترک کے درمیان کوئی فرق نہیں، سوائے انسان کے مشق کرنے کے اپنے جبڑے (منہ) کے ساتھ۔

حل الفاظ : رِيَاضَة (کوشش، مشق) اِمْرِئٍ (انسان) فَكٌّ (جبڑے) مراد منہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اِسْتِعْمَالِ الْحُرُوْفِ

حروف اداء کرنے کے طریقوں کے بیان میں

شعر(۳۴) فَرَقِّقَنْ مُسْتَفِلًا مِّنْ اَحْرُفٖ : وَحَاذِرَنْ تَفْخِيْمَ لَفْظِ الْاَلِفٖ

ترجمہ : پس ضرور باریک پڑھ، تو مستفلہ حروف کو حروف (تہجی) میں سے، اور ضرور پرہیز کر، تو الف کے پُر پڑھنے سے۔

نوٹ : الف جب باریک حروف کے بعد ہو، تو اس کی تفخیم سے پرہیز کرنے کا حکم ہے، یا الف کی ایسی تفخیم جس میں واؤ کی بو پیدا ہو۔

شعر(۳۵) وَهَمْزَ اَلْحَمْدُ اَعُوْذُ اِهْدِنَا : اَللّٰهِ ثُمَّ لَامَ لِلّٰهِ لَنَا

ترجمہ : اور ضرور پرہیز کر، اَلْحمد ، اَعوذ ، اِهْدنا ، اور اللّٰه کے ہمزہ کی تفخیم سے پھر لِلّٰه لَنَا ، کے لام کو پُر پڑھنے سے۔

شعر (۳۶) وَلْيَتَلَطَّفْ وَعَلَى اللّٰهِ وَلَا الضّ : وَالْمِيْمَ مِنْ مَّخْمَصَةٍ وَّمِنْ مَّرَضْ

ترجمہ : اور وَلْيَتَلَطَّفْ ، وَعَلَى اللّٰهِ اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے لام ، مَخْمَصَةٍ اور مَرَضْ کے میم کی تفخیم سے بھی پرہیز کر۔

شعر(۳۷) وَبَآءَ بَرْقٍ بَاطِلٍ بِهِمْ بِذِيْ : وَاحْرِصْ عَلَى الشِّدَّةِ وَالْجَهْرِ الَّذِيْ

ترجمہ : اور بَرْق ، بَاطِل ، بِهِمْ ، بِذِيْ ، کی (باء) کی تفخیم سے بھی پرہیز کر، اور اس کی شدت اور جہر کے اداء کرنے پر خوب حرص وکوشش کر جو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شعر (۳۸) فِيْهَا وَفِي الْجِيْمِ كَحُبِّ الصَّبْرِ : رَبْوَةٍ نِ اجْتُثَّتْ وَحَجِّ الْفَجْرِ

ترجمہ : اس باء میں اور جیم میں ہے (ان کی مثالیں) حُبّ ، الصَّبْر ، رَبْوَةٍ نِ اجْتُثَّتْ اور حَجُّ الْفَجْرِ کی طرح ہیں۔

حل الفاظ : فَرَقِّقَنْ ، نون خفیفہ کے ساتھ، امر حاضر (ضرور باریک پڑھ) وَحَاذِرَنْ نون خفیفہ کے ساتھ امر حاضر، معنی (اور ضرور پرہیز کر۔ وَاحْرِص ، امر حاضر (اور حرص کر یعنی کوشش کر

حرف مقلقل کی تَبْيِيْن

شعر (۳۹) وَ بَيِّنَنْ مُقَلْقَلًا اِنْ سَكَنَا : وَاِنْ يَّكُنْ فِي الْوَقْفِ كَانَ اَبْيَنَا

ترجمہ : اور خوب ظاہر کر قلقلہ والے حرف کو (یعنی اس کے قلقلہ کو) اگر وہ ساکن ہو، اور اگر وہ (سکون) وقف میں، تو ہوگا وہ اور بھی زیادہ ہونے والا۔

حل الفاظ : بَيِّنَنْ ، تَبْيِيْن سے امر حاضر با نون خفیفہ (ضرور ظاہر کر) اَبْيَنَ ، بیان سے اسم تفضیل ہے، (زیادہ ظاہر)

شعر (۴۰) وَحَآءَ حَصْحَصَ اَحَطْتُّ الْحَقُّ : وَسِيْنَ مُسْتَقِيْمَ يَسْطُوْا يَسْقُوْا

ترجمہ : اور خوب ظاہر کر ، حَصْحَصَ ، اَحَطْتُّ اور اَلْحَق کی حاء کو اور مُسْتَقِيْمَ يَسْطُوْا ، يَسْقُوْا کی سین کی ترقیق کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الرَّآءَاتِ

راء کی تفخیم اور ترقیق کا بیان

شعر (۴۱) وَرَقِّقِ الرَّآءَ اِذَامَاكُسِرَتْ : كَذَاكَ بَعْدَالْكَسْرِحَيْثُ سَكَنَتْ

ترجمہ : اور تو باریک پڑھ راء کو جب بھی وہ کسرہ دی جائے، اسی طرح اس راء کو بھی باریک پڑھ جو کسرہ کے بعد ہو، جبکہ وہ ساکن ہو۔

شعر (۴۲) اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِّنْ قَبْلِ حَرْفِ اسْتِعْلَا : اَوْكَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ اَصْلَا

ترجمہ : بشرطیکہ وہ (راء) ساکنہ کسرہ کے بعد والی استعلاء کے حرف سے پہلے نہ ہو، یا وہ کسرہ ایسا نہ ہو، جو اصلی نہیں (یعنی کسرہ عارضی نہ ہو، بلکہ اصلی ہو)۔

شعر (۴۳) وَالْخُلْفُ فِيْ فِرْقٍ لِّكَسْرٍ يُوْجَدُ : وَاَخْفِ تَكْرِيْرًا اِذَاتُشَدَّدُ

ترجمہ : اور فِرْقٍ کی راء میں خلف ہے (یعنی تفخیم و ترقیق دونوں ہیں) اس کسرہ کی وجہ سے جو قاف میں پایا جاتا ہے، اور چھپاؤ تو تکریر حقیقی کو جبکہ وہ راء تشدید دی جائے (یعنی مشدد ہو)

حل الفاظ : رَقِّقْ، ترقیق سے امر حاضر (یعنی باریک پڑھ تو) اِذَامَا كُسِرَتْ، مَا زائدہ ہے، اور معنی یہ ہے، جب راء مکسور ہو، كَذَالِكَ اى مِثْلُ الرَّاءِ الْمَكْسُوْرَه (یعنی راء مکسور کی طرح باریک پڑھ) اَوْكَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ اَصْلًا، میں اَوْ کا عطف لَمْ کے مدخول پر ہے كَانَت ماضی پر لَمْ کی جگہ مَا آئے گا، اور نفی کی نفی ہو کر اثبات کا فائدہ دیتی ہے۔ وَاَخْفِ (اور تو چھپاؤ) یعنی (راء) کو حقیقی تکرار سے بچا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اللَّا مَاتِ

لام کی تفخیم اور ترقیق کا بیان

شعر (۴۴) وَ فَخِّمِ اللَّامَ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ : عَنْ فَتْحٍ اَوْضَمٍّ كَعَبْدُ اللّٰهِ

ترجمہ : اور پُر پڑھ (لام) کو اللہ تعالیٰ کے پاک نام میں فتحہ اور ضمہ کے بعد۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ کی طرح۔

حل الفاظ : فَخِّم تفخیم سے امر حاضر ہے، (یعنی پُر پڑھ تو) عَنْ بمعنی بَعْدُ ہے، یعنی فتحہ کے بعد اور ضمہ کے بعد۔

بَابُ الْاِسْتِعْلَاءِ وَالْاِطْبَاقِ

استعلاء اور اطباق کی تفخیم کا بیان

شعر (۴۵) وَحَرْفَ الْاِسْتِعْلَآءِ فَخِّمْ وَاخْصُصَا : الْاِطْبَاقِ اَقْوٰى نَحْوُ قَالَ وَالْعَصَا

ترجمہ : اور استعلاء کے حروف کو پُر پڑھ، اور ضرور خاص کر دے، اور اطباق کے (حروف) کو ایسی تفخیم کے ساتھ جو زیادہ قوی ہے، مثالیں (قَالَ کے قاف، اور عَصٰی کے صاد کی طرح ہیں)

شعر (۴۶) وَ بَيِّنِ الْاِطْبَاقَ مِنْ اَحَطْتُ مَعْ : بَسَطْتَ بِنَخْلُقْكُمْ وَقَعْ

ترجمہ : اور صفت اطباق کو ظاہر کر، اَحَطْتُ کی (طاء) میں۔ بَسَطْتَّ کی (طاء) سمیت۔ اور خلف واقع ہوا ہے، اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ ،یعنی ان کلمات میں ادغام ناقص ہوگا، مگر اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں تام اور ناقص دونوں وجوہ ہیں، اور تام بہتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شعر(۴۷) وَاحْرِصْ عَلَى السُّكُوْنِ فِيْ جَعَلْنَا : اَنْعَمْتَ وَالْمَغْضُوْبِ مَعْ ضَلَلْنَا

ترجمہ : اور کوشش کر (یعنی اہتمام کر) اس سکون کے اداء کرنے میں جو جَعَلْنَا کے (لام) اَنْعَمْتَ کے (نون و میم) اور اَلْمَغْضُوْبِ کی (غین) میں ہے، ضَلَلْنَا کے (لام) کے سکون سمیت۔

شعر(۴۸) وَخَلِّصِ انْفِتَاحَ مَحْذُوْرًا عَسٰى : خَوْفَ اشْتِبَاهِهٖ بِمَحْظُوْرًا عَصٰى

ترجمہ : اور مَحْذُوْرًا کی (ذال) اور عَسٰی کی (سین) کی انفتاح کو خوب صفائی سے اداء کر ان کے مَحْظُوْرًا کی (ظاء) اور عَصٰی کی (صاد) کے ساتھ مل جانے کے اندیشہ اور خوف سے۔

کاف وتاء میں صفت شدت کی رعایت کی تاکید

شعر(۴۹) وَرَاعِ شِدَّةً بِكَافٍ وَّبِتَا : كَشِرْكِكُمْ وَتَتَوَفّٰى فِتْنَتَا

ترجمہ : اور کاف وتاء میں صفت شدت کو لحوظ رکھ (یعنی خوب خیال سے اداء کر) مثل شِرْكِكُمْ، تَتَوَفّٰى فِتْنَتَا کے۔

بَابُ الْاِدْغَامِ

ادغام کا بیان

شعر(۵۰) وَاَوَّلَيْ مِثْلٍ وَّجِنْسٍ اِنْ سَكَنْ : اَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَبَلْ لَّاوَاَبَنْ

ترجمہ : اور مثلین اور متجانسین کے اول اول حرف کا ادغام کر، اگر وہ اول حرف ساکن ہو، مثل قُلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ اور بَلْ لَا کے، اور اظہار سے پڑھ۔

شعر (۵۱) فِيْ يَوْمِ مَعْ قَالُوْا وَهُمْ وَقُلْ نَعَمْ : سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوْبَ فَالْتَقَمْ

ترجمہ : فِيْ يَوْمِ کی (یاء) کو ، قَالُوْا وَهُمْ کے (واؤ) ، قُلْ نَعَمْ کے (لام) ، سَبِّحْهُ کی (ہاء) لَا تُزِغْ قُلُوْبَ کی (غین) اور فَالْتَقَمَهُ کے (لام) سمیت۔

حل الفاظ : اَوَّلَيْ ، اول سے تثنیہ ہے، اس کی اصل اَوَّلَيْنِ ہے، اضافت کی وجہ سے نون حذف کی گئی، تثنیہ مثلین اور جلسین کی مناسبت ہے، اَبِنْ کی اصل اَبِيْنْ ہے، جس کے معنی اظہار کر۔

بَابُ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الضَّادِ وَالظَّاءِ

ضاد و ظاء میں فرق کرنے کا بیان

شعر (۵۲) وَالضَّادَ بِاسْتِطَالَةٍ وَّمَخْرَجٍ : مَيِّزْ مِنَ الظَّآءِ وَكُلُّهَا تَجِيْ

ترجمہ : اور ضاد کو ظاء سے صفت استطالت اور مخرج کی وجہ سے ممتاز کر کے پڑھ۔ اور اس ظاء کے تمام الفاظ آرہے ہیں۔

شعر (۵۳) فِي الظَّعْنِ ظِلَّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ : اَيْقِظْ وَاَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ

ترجمہ : یعنی ظَعْنِ معنی (سفر کوچ) ظِلّ (سایہ) ظهر (نصف النہار) عَظم (عظمت) حفظ (حفاظت) اَيْقِظْ (جاگنے) اَنْظِرْ (مہلت) عُظم (ہڈی) ظهرُ (پشت) لَفْظ (بولنا) ان سب کے مادہ میں۔

شعر (۵۴) ظَاهِرْ لَظٰى شُوَاظُ كَظْمٍ ظَلَمَا : اُغْلُظْ ظَلَامِ ظُفُرٍ اِنْتَظِرْ ظَمَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : ظَاهر (مدد ، کامیابی ، بلندی ، غلبہ ، اطلاع ، ظہور) لَظٰی (مشتعل) كَظْمِ (غصہ کا پی جانا) ظَلَمَا (ظلم) أُغْلُظْ (سخت اور گاڑھا) ظَلَام (اندھیرا) ظُفُرِ (ناخن) اِنْتَظِرْ (انتظار) ظَمَا (پیاس) کے مادوں میں۔

شعر (۵۵) اَظْفَرَ ظَنًّا كَيْفَ جَاوَعْظِ سِوٰی : عِضِيْنَ ظَلَّ النَّحْلِ زُخْرُفٍ سَوٰی

ترجمہ : اَظْفَرَ (مدد) ظَنًّا (گمان، یقین) کے مادہ میں وہ ظَنًّا جس صیغہ میں آئے۔ وَعْظِ (نصیحت) کے مادہ میں سوائے عِضِيْنَ (جھوٹ) کے اور نحل اور زخرف کے ظَلَّ (ہوگیا) میں دونوں سورتوں والے ظل برابر و یکساں ہیں۔

شعر (۵۶) وَظَلْتَ ظَلْتُمْ وَبِرُوْمٍ ظَلُّوْا : كَالْحِجْرِ ظَلَّتْ شُعَرَا نَظَلُّ

ترجمہ : اور ظَلْتَ ،ظَلْتُمْ اور سورۃ روم میں جو ظَلُّوْا ہے، حجر والے ، فَظَلُّوْا کی طرح ہے اور سورۃ شعراء کے فَظَلَّتْ اور فَنَظَلُّ میں۔

شعر (۵۷) يَظْلَلْنَ مَحْظُوْرًا مَّعَ الْمُحْتَظِرِ : وَكُنْتَ فَظًّا وَّجَمِيْعَ النَّظَرِ

ترجمہ : يَظْلَلْنَ میں (ظاء) ہے، مَحْظُوْرًا (بند کیا ہوا) میں، بسمیت اَلْمُحْتَظِرْ کے اور كُنْتَ فَظًّا (سخت عادت والا) میں، اور اَلنَّظَرِ (نظر، دیکھنا) کے تمام کلمات میں۔

شعر (۵۸) اِلَّا بِوَيْلٍ هَلْ وَاُوْلٰى نَاضِرَهْ : وَالْغَيْظِ لَاالرَّعْدِ وَهُوْدٍ قَاصِرَهْ

ترجمہ : مگر سورۃ ویل اللمطففین ،اور ھل اتی (سورۃ دھر) کے نَضْرَةٌ (تازگی) اور سورۃ قیامہ کا پہلا نَاضِرَةٌ (یہ تینوں ظاء سے نہیں بلکہ ضاد سے ہیں) اور غَيْظَ (غصہ) کے مادہ میں نہ کہ سورۃ رعد کے تغیض میں، اور سورۃ ھود کے غِيْضَ میں (یہ دونوں ضاد سے ہیں، جو کمی والا ہے، یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتابت میں کوتاہی ہونے والا ہے) تَغِیْضُ الْاَرْحَام (رحموں کا سکڑنا) غِیْضَ الْمَاء (پانی کا کم ہونا)۔

شعر (۵۹) وَالْحَظِّ لَاالْحَضِّ عَلَى الطَّعَام : وَفِيْ ضَنِيْنٍ نِ الْخِلَافُ سَامِيْ

ترجمہ : اور حَظّ (حصہ نصیب) کے مادہ میں نہ کہ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى اور وَلَا تَحُضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ میں، کہ یہ ضاد سے ہے، اور شوق دلانے کے معنی میں ہیں۔ اور ضَنِيْنٍ میں خلاف مشہور ہے (یعنی مصاحف عثمانیہ میں ضاد سے ہے، اور بعض میں ظاء سے، اور قرأتیں بھی یہاں دو ہیں، چنانچہ مکیؒ، بصریؒ، کسائیؒ اور ادریسؒ کی قرأت ظاء سے ہے، اور باقی قراءُ ضاد سے پڑھتے ہیں، دونوں قرأتوں میں تعارض نہیں ہے، ضاد سے بخیل کے معنی میں، اور ظاء سے خائن کے معنی میں ہے، یعنی نبی ﷺ وحی پہنچانے کے معاملہ میں بخیل نہیں ہیں، اور خائن نہیں ہیں۔

بَابُ التَّحْذِيْرَاتِ

جن چیزوں سے ادائیگی میں پرہیز کی ضرورت ہے ان کا بیان

شعر (۶۰) وَاِنْ تَلَاقَيَاالْبَيَانُ لَازِمْ : اَنْقَضَ ظَهْرَكَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

ترجمہ : اور اگر وہ دونوں (ضاد و ظاء) مل کر آئیں، تو دونوں کو ظاہر کرنا (اور ایک دوسرے سے ممتاز کرنا) ضروری ہے، دونوں کے مل کر آنے کی مثال اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ، يَعَضُّ الظَّالِمُ سے ہے

شعر (۶۱) وَاضْطُرَّ مَعْ وَعَظْتَ مَعْ اَفَضْتُمْ : وَصَفِّ هَاجِبَاهُمْ عَلَيْهِمْ

ترجمہ : اور اُضْطُرَّ کے (ضاد) کو وَعَظْتَ کی (ظاء) سمیت، اور اَفَضْتُمْ کے (ضاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمیت (صاف صاف اداء کرنا ضروری ہے) اور تو صاف اداء کر (ھاء) کو جو جِبَاھُھُمْ اور عَلَیْھِمْ میں ہے۔

حل الفاظ : تَلَا قَیَا الف تثنیہ کا ہے، جس کا مرجع (ضاد و ظاء) ہیں، یعنی وہ دونوں مل کر آئیں۔ صَفِ، تصفیہ سے امر حاضر ہے، ھاء حرف ھجاء اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس کا مفعول ہے

بَابٌ فِیْ حُکْمِ النُّوْنِ وَالْمِیْمِ الْمُشَدَّدَتَیْنِ مَعَ اَحْکَامِ الْمِیْمِ السَّاکِنَةِ

نون و میم مشددتین اور میم ساکن کے احکام کا بیان

شعر (۶۲) وَاَظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُّوْنٍ وَّمِنْ : مِیْمٍ اِذَا مَا شُدِّدَا وَاَخْفِیَنْ

ترجمہ : اور ظاہر کر (ایک الف کے برابر) غنہ کو نون اور میم میں جب بھی دونوں تشدید دیئے جائیں (یعنی مشدد ہوں) وَاَخْفِیَنْ (اور ضرور اخفاء سے پڑھ۔

شعر (۶۳) اَلْمِیْمَ اِنْ تَسْکُنْ بِغُنَّةٍ لَّدَا : بَآءٍ عَلَی الْمُخْتَارِ مِنْ اَهْلِ الْاَدَا

ترجمہ : غنہ کے ساتھ میم کو اگر وہ باء سے پہلے ساکن ہو، اہل اداء کے پسندیدہ قول کی بناء پر۔

شعر (۶۴) وَاَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِی الْاَحْرُفِ : وَاحْذَرْ لَدٰی وَاوٍ وَّفَا اَنْ تَخْتَفِیْ

ترجمہ : اور ضرور اظہار سے پڑھ، اس میم ساکن کو باقی حرفوں کے پاس اور پرہیز کر، واو اور فاء کے پاس اخفاء والا ہو جانے سے۔

حل الفاظ : اَخْفِیَنْ، اخفاء سے امر حاضر با نون خفیفہ اور ضرور اخفاء کر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لدا بمعنی عِنْدَ ہے، یعنی باء سے پہلے۔ اَظْهِرَنْ (اظہار سے) امر حاضر بانون خفیفہ ہے، بمعنی ضرور اظہار کر۔

بَابُ اَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

نون ساکن وتنوین کے احکام میں

شعر (٦٥) وَحُكْمُ تَنْوِيْنٍ وَّنُوْنٍ يُّلْفٰى : اِظْهَارٌ ن ادْغَامٌ وَّقَلْبٌ اِخْفَا

ترجمہ : اور حکم تنوین اور نون ساکن کا جو (آیات قرآنیہ میں) پایا جائے، اظہار ہے، ادغام ہے، اور اخفاء ہے۔

شعر (٦٦) فَعِنْدَ حَرْفِ الْحَلْقِ اَظْهِرْ وَادَّغِمْ : فِی الَّامِ وَالرَّا لَابِغُنَّةٍ لَّزِمْ

ترجمہ : پس حروف حلقی کے پاس (نون ساکن وتنوین کا) اظہار کر، اور (لام اور راء) میں نون ساکن وتنوین کا ادغام کر (لیکن) غنہ کے ساتھ نہیں (بلکہ بلاغنہ) یہ ادغام ان دونوں نونوں کو لازم ہوگیا ہے۔

شعر (٦٧) وَاَدْغِمَنْ بِغُنَّةٍ فِیْ يُوْمِنُ : اِلَّا بِكَلِمَةٍ كَدُنْيَا عَنْوَنُوْا

ترجمہ : اور ضرور ادغام کر غنہ کے ساتھ يُوْمِنُ (کے چار حرفوں) میں، مگر ایک کلمہ میں نہیں (یعنی نون ساکن اور اس کے بعد یومن کے حروف میں سے کوئی حرف دونوں ایک کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا، جیسے دُنْيَا ، عُنْوَان (غیر قرآن) میں قِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ ، صِنْوَانٌ

شعر (٦٨) وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْبَا بِغُنَّةٍ كَذَا : اَلْاِخْفَا لَدٰى بَاقِی الْحُرُوْفِ اُخِذَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : اورنون ساکن وتنوین کا (باء) کے پاس غنہ کی رعایت سے اقلاب (میم سے بدلنا) ثابت ہے، اسی طرح (غنہ کے ساتھ) باقی (پندرہ حروف کے پاس) (شیوخ) سے اخفاء حاصل کیا گیا ہے

حل الفاظ : یُلْفٰی اِلْفاء سے مضارع مجہول بمعنی (پایا جاتا ہے) لَا بِغُنَّةٍ ، بِغَيْرِ غُنَّةٍ اَدْغِمِنْ ، ادغام سے امر حاضر بانون خفیفہ ہے، یعنی ضرور ادغام کر۔ اُخِذَا اگر تثنیہ کا الف ہے، تو ضمیر اقلاب واخفاء دونوں کے لئے ہے، اور اگر صیغہ واحد ہے الف اطلاقی ہے، تو چاروں احکام کے مجموعہ کے لئے ضمیر ہے، یعنی یہ چاروں احکام شیوخ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

بَابُ الْمَدَّاتِ

مدوں کا بیان

شعر (٦٩) وَ الْمَدُّ لَازِمٌ وَّوَاجِبٌ اَتٰی : وَجَآئِزٌ وَّهُوَ وَقَصْرٌ ثَبَتَا

ترجمہ : اور مدلازم اور مدواجب (ایک) آئی ہے، اور مد جائز بھی ہے، اور (مد جائز میں) وہ مد اور قصر دونوں ثابت ہیں۔

شعر (٧٠) فَلَازِمٌ اِنْ جَآءَ بَعْدَ حَرْفِ مَدّ : سَاكِنُ حَالَيْنِ وَبِالطُّوْلِ يُمَدّ

ترجمہ : پس مدلازم ہے، اگر آئے حرف مد کے بعد ساکن دونوں حالتوں کا (یعنی وقف ووصل میں ساکن رہنے والا) اور اس مدہ میں طول کے ساتھ مد کیا جاتا ہے۔

شعر (٧١) وَوَاجِبٌ اِنْ جَآءَ قَبْلَ هَمْزَةٍ : مُتَّصِلًا اَنْ جُمِعَا بِكِلْمَةٍ

ترجمہ : اور مدواجب ہے، اگر آئے وہ مدہ ہمزہ سے پہلے اس حال میں کہ متصل ہو، اگر جمع کئے گئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں، وہ دونوں (مدہ اور ہمزہ) ایک ہی کلمہ میں۔

شعر (۴۲) وَجَآئِزٌاِذَا اَتٰی مُنْفَصِلَا : اَوْعَرَضَ السُّکُوْنُ وَقْفًا مُسْجَلَا

ترجمہ : اور مد جائز ہے جب آئے وہ ہمزہ سے جدا ہو کر یا عارض ہو جائے سکون (حرف مد یا لین) کے بعد وقف کی رو سے حالانکہ وہ سکون مطلق اور عام کیا ہوا ہے۔

حل الفاظ : اَتٰی ،اس میں ضمیر فاعل ہے جو کُلٌّ وَّاحِدٍ مِّنْهُمَا کے لئے ہے، یعنی ان میں سے ہر ایک آیا ہے، سَاكِنُ حَالَيْنِ ای سَاكِنٌ حَالَ الْوَقْفِ وَالْوَصْلِ (یعنی سکون لازم اِنْ جُمِعَا ہمزہ کے فتحہ سے تقدیر بِاَنْ جُمِعَا فِیْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ ،الف تثنیہ کا ہے جو مدہ اور ہمزہ دونوں کے لئے ہے۔اَوْ تَنْوِيع کے لئے ہے، تردید کے لئے نہیں، یعنی جائز کی دونوں قسمیں ہیں مُسْجَلًا ای مُطْلَقًا سکون سے حال ہے، یعنی خالص سکون جو وقف اسکان یا اشمام میں ہوتا ہے روم کو نکالنا مقصود ہے، کہ اس میں حرکت کا خفیف حصہ پڑھا جاتا ہے۔

بَابُ مَعْرِفَةِ الْوَقْفِ وَالْاِبْتِدَاءِ

وقف وابتداء کی معرفت کا بیان

شعر (۴۳) وَبَعْدَتَجْوِیْدِكَ لِلْحُرُوْفِ : لَابُدَّ مِنْ مَّعْرِفَةِ الْوُقُوْفِ

ترجمہ : اور تیرے حرفوں کی تجوید جان لینے کے بعد وقوف وابتداء کی معرفت بھی ضروری ہے۔

شعر (۴۴) وَالْاِبْتِدَآءِ وَهِیَ تُقْسَمُ اِذَنْ : ثَلَاثَةٌ تَامٌّ وَّكَافٍ وَّحَسَنْ

ترجمہ : (والابتداء کا ترجمہ پہلے شعر میں ہو گیا) وَهِیَ الخ اور یہ وقوف اب تقسیم کئے جاتے ہیں تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قسموں پر وہ تام، کافی اور حسن ہیں۔

شعر(۷۵) وَهِيَ لِمَاتَمَّ فَإِنْ لَّمْ يُوْجَدِ : تَعَلُّقٌ اَوْكَانَ مَعْنًى فَابْتَدِئ

ترجمہ : اور یہ تینوں قسمیں اس کلام کے وقف کی ہیں جو مکمل ہو گیا ہو، پھر اگر نہ پایا جائے کسی قسم کا تعلق یعنی نہ لفظی اور نہ ہی معنوی، یا ہو تعلق معنی کی رو سے، پس تو مابعد سے ابتداء کر۔

شعر(۷۶) فَالتَّامُ فَالْكَافِي وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ : اِلَّارُءُوسَ الْاٰيِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

ترجمہ : پس (ان دونوں میں سے اول) تام ہے، اور دوئم کافی ہے، اور اگر وہ تعلق از روئے لفظ ہو پس ضرور منع کر (ابتداء کو) سوائے آیتوں کے سروں کے کہ جائز رکھ (ابتداء کو ان کے بعد سے) پس یہ وقف حسن ہے۔

شعر(۷۷) وَغَيْرُ مَاتَمَّ قَبِيْحٌ وَلَهٗ : يُوْقَفُ مُضْطَرًّا وَّيُبْدَاقَبْلَهٗ

ترجمہ : اور اس کلام کا غیر جو تمام ہے، یعنی کلام ناتمام پر وقف کرنا قبیح ہے، اور اس پر مجبوری ہی کی حالت میں وقف کیا جا سکتا ہے، اور وقف کے بعد ماقبل سے اعادہ کیا جائے گا (ابتداء مابعد سے جائز نہ ہوگی)۔

شعر(۷۸) وَلَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ وَّقْفٍ وَّجَبْ : وَلَاحَرَامٌ غَيْرُ مَالَهٗ سَبَبْ

ترجمہ : اور قرآن مجید میں کوئی ایسا وقف نہیں ہے، جو واجب ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا جو حرام ہو سوائے اس وقف کے کہ جس کے واجب یا حرام ہونے کے لئے کوئی سبب ہو۔

حل الفاظ : وُقُوف ،ای محل وقوف ، عبارت کی تقدیر معرفة الوقوف ومحل الابتداء ہیں فَاِنْ لَّمْ يُوْجَدتَعَلُّقٌ لَا لَفْظًا وَّلَا مَعْنًى کی تقدیر اَوْ كَانَ تَعَلُّقٌ ذَا مَعْنًى ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَالتَّامُّ فَالْكَافِیْ کی اصل وَقُلْ اَمَّا الْوَقْفُ عَلَی الْاَوَّلِ مِنْهُمَا فَالتَّام وَاَمَّا الْوَقْفُ عَلَی الثَّانِیْ فَالْكَافِیْ ہے۔ وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ کی اصل وَاِنْ كَانَ لَهٗ تَعَلُّقٌ بِمَا بَعْدَهٗ لَفْظًا فَامْنَعَنِ الْاِبْتِدَاءُ حِيْنَئِذٍ بِمَا بَعْدَهٗ اِلَّا رُءُوْسَ الْاٰیِ الَّتِیْ فِيْهَا التَّعَلُّقُ اللَّفْظِی جَوِّزِ الْاِبْتِدَاءُ بِمَا بَعْدَهَا۔ يُبْدَا ، بَدَءَ سے مضارع مجہول ہے، ماقبل سے ابتداء کو اصطلاح میں اعادہ کہتے ہیں، وَجَبْ بمعنی وَاجِب ہے۔

بَابُ مَعْرِفَةِ الْمَقْطُوْعِ وَالْمَوْصُوْلِ وَالتَّاءِ الْمَجْرُوْرَةِ

مقطوع وموصول اور تائے مجرورہ کی معرفت کا بیان

شعر (۷۹) وَاعْرِفْ لِمَقْطُوْعٍ وَّمَوْصُوْلٍ وَّتَا : فِیْ مُصْحَفِ الْاِمَامِ فِیْمَا قَدْ اَتٰی

ترجمہ : اور پہچان لے مقطوع وموصول اور تائے مطولہ مجرورۃ کو جو مصحف امام میں آئی ہے۔

حل الفاظ : مُصْحَفِ اِمَام ، اگر جنس مراد ہو، تو وہ تمام قرآن مجید جو حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لکھوائے تھے، مراد ہیں، یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ وہ خاص قرآن جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے لئے تھا۔

شعر (۸۰) فَاقْطَعْ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ اَنْ لَّا : مَعْ مَلْجَاً وَلَّآ اِلٰهَ اِلَّا

ترجمہ : پس قطع کر دس کلمات میں اَنْ ، لَا کو جو مَلْجَاً اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا کے ساتھ ہے، یعنی لَا سے پہلے اَنْ کا نون لکھا ہوا ہے۔(۱) اَنْ لَّا مَلْجَاً (سورۃ توبہ ۱۱۸ کے۔(۲) اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا (سورۃ ھود ۱۴)۔

شعر (۸۱) وَتَعْبُدُوْا يٰسِيْنَ ثَانِیْ هُوْدَلَا : يُشْرِكْنَ تُشْرِكْ يَدْخُلَنْ تَعْلُوْا عَلٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : (۳) نیز اَنْ لَّاتَعْبُدُوْا (سورۃ یٰس آیت ٦٠)۔ (۴) اور سورۃ ھود کے دوسرے اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا ٢٦۔ (۵) اور اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ (ممتحنہ ۱۲)۔ (٦) اَنْ لَّا تُشْرِكْ (حج ٢٦)۔ (۷) اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا (قلم ۲۴)۔ (۸) اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰہِ (دخان ۱۹ کے ساتھ ہے) عَلٰی کی قید سے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ (نمل ۳۱) والا نکل گیا۔

شعر (۸۲) اَنْ لَّایَقُوْلُوْا لَآ اَقُوْلَ اِنْ مَّا : بِالرَّعْدِ وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ وَعَنْ مَّا

ترجمہ : نیز (۹) اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا (اعراف ۲۹) (۱۰) اَنْ لَّا اَقُوْلَ (اعراف ۱۰۵) کے ساتھ ہے، مقطوع کی شکل میں۔ اَنْ لَّا اور موصول کی اَلَّا ہے۔ اور قطع کر، اِنْ مَّا کو (سورۃ رعد ۵۰) وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ میں اور ہمزہ کے زبر والے اَمَّا کو ہر جگہ موصول لکھ، اور عَنْ مَّا (اگلے شعر میں ذکر کیا ہے۔

شعر (۸۳) نُهُوْا اقْطَعُوْا مِنْ مَّا بِرُوْمٍ وَّالنِّسَا : خُلْفُ الْمُنَافِقِيْنَ اَمْ مَّنْ اَسَّسَا

ترجمہ : اور قطع کر عَنْ مَّا نُهُوْا کو (اعراف ۱٦٦) میں۔ نیز (سورہ روم ۲۸) اور (سورۃ نساء ۲۵) کے مِنْ مَّا مَلَكَتْ کو یعنی مِنْ کو مَا سے جدا لکھا ہوا ہے۔ اور (سورۃ منافقون) کے مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ میں خلف ہے، یعنی موصول اور مقطوع دونوں میں۔ اور قطع کر اَمْ مَّنْ اَسَّسَ کو (سورۃ توبہ ۱۰۹)۔

شعر (۸۴) فُصِّلَتِ النِّسَا وَذِبْحِ حَيْثُ مَا : وَاَنْ لَّمِ الْمَفْتُوْحَ كَسْرَ اِنَّ مَا

ترجمہ : نیز (سورۃ فصلت) کے اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ ۴٠۔ (سورۃ نساء ۱۰۹) کے اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ۔ اور (سورۃ ذبح صٰفّٰت ۱۱) کے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا کو بھی۔ اور قطع کر حَيْثُ کو (بقرۃ ۱۴۴، اور ۱۵۰) یہ دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہی جگہ ہے، اور قطع کر اَنْ لَّمْ کو جو ہمزہ کے فتح والا ہے، ہر جگہ اور قطع کر، ہمزہ کے زیر والے اِنَّ مَا کو۔

شعر(۸۵) الْاَنْعَامَ وَالْمَفْتُوْحَ یَدْعُوْنَ مَعَا : وَخُلْفُ الْاَنْفَالِ وَنَحْلِ وَّقَعَا

ترجمہ : صرف (سورۃ انعام ۳۴) اِنَّ مَاتُوْعَدُوْنَ میں۔ اور قطع کر ہمزہ کے زبر والے اَنَّ مَا کو یَدْعُوْنَ کے ساتھ، دونوں جگہ (سورۃ حج ۶۲، اور لقمان ۳۰) میں۔ اور (انفال) کے اَنَّ مَا اور (نحل) کے اِنَّمَا میں خلف واقع ہوا ہے، یعنی قطع اور وصل دونوں ہیں۔ (انفال) والا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ ہے، اور (نحل) والا اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ ہے۔

شعر(۸۶) وَكُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاخْتُلِفْ : رُدُّوْ كَذَا قُلْ بِئْسَ مَا وَالْوَصْلَ صِفْ

ترجمہ : اور قطع کر، كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ (ابراہیم ۳۴) کو اور اختلاف کیا گیا ہے، كُلَّمَا رُدُّوْ (نساء ۹۱) میں ایسے ہی اختلاف کیا گیا ہے، قُلْ بِئْسَمَا (بقرۃ ۹۳) میں بھی۔ اور وصل کو بیان کر دے۔

شعر(۸۷) خَلَفْتُمُوْنِیْ وَاشْتَرَوْ اِفِیْ مَااقْطَعَا : اُوْحِیَ اَفَضْتُمْ اشْتَهَتْ یَبْلُوْا مَعَا

ترجمہ : بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ (اعراف ۱۵۰) اور بِئْسَمَا اشْتَرَوْ (بقرۃ ۹۰) میں۔ اور ضرور قطع کر، فِیْ مَا کو، فِیْ مَا اُوْحِیَ (انعام ۱۴۵) فِیْ مَا اَفَضْتُمْ (نور ۱۴) فِیْ مَا اشْتَهَتْ (انبیاء ۱۰۲) لِيَبْلُوَكُمْ فِیْ مَا (مائدہ ۴۸) دونوں جگہ۔

شعر(۸۸) ثَانِیْ فَعَلْنَ وَقَعَتْ رُوْمٍ كِلَا : تَنْزِيْلَ شُعَرَاوَغَيْرَهَا صِلَا

ترجمہ : دوسرے فِیْ مَا فَعَلْنَ (بقرۃ ۲۴۰) نیز (واقعہ ۶۱) کے فِیْ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (روم ۲۸) کے فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ (تنزیل، زمر کے دونوں فِیْ مَاهُمْ فِيْهِ ۳) فِیْ مَا كَانُوْا (زمر ۴۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اورسورۃ شعراء(۱۴) کے فِیْ مَا هٰهُنَا میں، اوراس(شعراء والے یا ان گیارہ کے سوا باقی سب موصول لکھ (سورۃ شعراء والے میں صرف قطع ہے، اور باقی گیارہ میں قطع اور وصل دونوں اوران کے ماسوا تمام موصول لکھ۔

شعر(۸۹) فَاَیْنَمَا کَالنَّحْلِ صِلْ وَمُخْتَلِفْ : فِی الشُّعَرَاالْاَحْزَابَ وَالنِّسَا وُصِفْ

ترجمه : اورموصول لکھ، فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا (بقرۃ ۱۱۵) کو (نحل) کے اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ (۷۸) کی طرح، اوریہ اَیْنَمَا اختلاف والا ہے۔ (سورۃ شعراء ۹۲) اَیْنَمَا کُنْتُمْ (سورۃ احزاب ۶۱) اَیْنَمَا ثُقِفُوْا، اور (سورۃ نساء ۷۸) اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا میں، یہ اختلاف فن کی کتب میں بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ : (سورۃ نساء، شعراء اوراحزاب) کا اَیْنَ مَا اکثر مصاحف عثمانیہ میں مقطوع ہے، ہمارے قرآنوں میں آج کل (نساء) والا مقطوع اور (شعراء واحزاب) والے موصول لکھے جاتے ہیں۔

شعر(۹۰) وَصِلْ فَاِلَّمْ هُوْدَ اَلَّنْ نَّجْعَلَا : نَجْمَعَ کَیْلَا تَحْزَنُوْا تَاْسَوْا عَلٰی

ترجمه : اورموصول لکھ فَاِلَّمْ کو (سورۃ ھود میں ۱۴) فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا نیز موصول لکھ اَلَّنْ نَّجْعَلَ (کہف ۴۸) کو اَلَّنْ نَّجْمَعَ (قیامہ ۳) کو نیز لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا (آل عمران ۱۵۳) لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی (حدید ۲۳) کو۔

شعر(۹۱) حَجٌّ عَلَیْكَ حَرَجٌ وَّقَطْعُهُمْ : عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ مَنْ تَوَلّٰی یَوْمَهُمْ

ترجمه : نیز (سورۃ حج) کا لِکَیْلَا یَعْلَمَ، اور لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ (احزاب ۵۰) کا موصول ہے۔ اوران اہل رسم کا عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ (نور ۴۳) عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی (نجم ۲۹) اور یَوْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هُمْ کو مقطوع لکھنا ثابت ہے۔

شعر(۹۲) وَمَالِ هٰذَا وَالَّذِيْنَ هٰؤُلَآءِ : تَحِيْنَ فِي الْإِمَامِ صِلْ وَوُهِلَا

ترجمہ : نیز مَالِ هٰذَ الْكِتٰبِ (کہف۴۹) مَالِ هٰذَ الرَّسُوْلِ (فرقان۷) فَمَالِ الَّذِيْنَ (معارج۳۶) اور فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ (نساء۷۸) کو بھی مقطوع لکھنا ثابت ہے۔ اور تَحِيْنَ کو مصحف امام میں موصول لکھا، اور یہ قول غلطی کی طرف منسوب ہے۔

نوٹ : (۱) اگر چہ يَوْمَ کو مطلق لائے ہیں، مگر مقطوع صرف وہی دو موقع ہیں، جہاں يَوْمَ جملہ کی طرف مضاف ہے، (۱) يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ (سورۃ مومن ۱۶) (۲) يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ (ذاریات) (۳) باقی جگہوں میں مفرد کی طرف مضاف ہے، اور موصول ہے (التقدمۃ الشریفیہ)
(۲) وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (سورۃ ص) (۳) امام ابوعبیدہ قاسم بن سلامؒ کی روایت ہے، کہ وَلَا تَحِيْنَ مصحف امام میں تاء حِيْنَ سے موصول لکھی ہے۔ مگر دوسرے اہل رسم نے (تاء لَا) کے ساتھ عام استعمال کو اور باقی تمام مصاحف کی رسم کو سامنے رکھتے ہوئے (لَا) پر وقف اور تَحِيْنَ سے ابتداء کا رد کیا ہے، لھٰذا باوجود مصحف امام میں موصول ہونے کے وقف لَاتَ پر اور ابتداء حِيْنَ سے کی جائے گی، طلباء ذھن نشین کرلیں۔

حل الفاظ : وَوُهِلَا ، اَیْ غُلِّطَ ، اور بعض نسخوں میں ہے، وَقِيْلَ لَا (یعنی اور کہا گیا ہے ایسا نہیں)۔

شعر(۹۳) كَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ صِلِ : كَذَا مِنْ اَلْ وَهَا وَيَا لَاتَفْصِلِ

ترجمہ : اَوْوَّزَنُوْهُمْ (سورۃ مطففین) اور كَالُوْهُمْ (مطففین) کو موصول لکھا، ایسے ہی اَلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(تعریف) اور ھاء تنبیہ، اور یاء ندائیہ سے بھی ان کے مابعد کو جدا مت کر۔ (یعنی موصول لکھ)۔

حل الفاظ : اَوْوَّزَنُوْهُمْ اور كَالُوْهُمْ کے مقطوع کا مطلب ہے، کہ واؤ جمع کے بعد جو الف لکھا جاتا ہے، مصاحف میں وہ الف نہیں ہے، لھٰذا اَوْوَّزَنُوْ ا یا كَالُوْ پر وقف جائز نہیں، لَا تَفْصِلْ، مفصول یعنی مقطوع نہ لکھ، چنانچہ اَلْ تعریف، ھاء تنبیہ، یاء ندائیہ پورے قرآن مجید میں بعد والے کلمہ سے موصول لکھے ہوئے ہیں، جیسے اَلْحمد، هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ۔

فَصْلٌ فِيْ هَاءِ التَّانِيْثِ الَّتِيْ رُسِمَتْ تَاءً

تانیث کی اس ھاء کا بیان جو تاء مطولہ کی شکل میں لکھی گئی ہے

شعر (۹۴) وَرَحْمَتُ الزُّخْرُفِ بِالتَّازَبَرَهْ : اَلْاَعْرَافِ رُوْمِ هُوْدَكَافَ الْبَقَرَهْ

ترجمہ : اور (سورۃ زخرف، سورۃ اعراف، سورہ روم، سورۃ ھود، سورۃ کاف، مریم اور سورۃ بقرۃ) کے لفظ رَحْمَتُ کو ان اہل رسم نے دراز (ت) سے لکھا ہے۔

نوٹ : یہ کل سات جگہیں ہیں، جہاں رَحْمَتُ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر آیا ہے، اور دراز تاء سے لکھا ہوا ہے، ان سورتوں میں اگرچہ اور بھی رَحْمَتُ ہیں، مگر وہ اسم ظاہر کی طرف مضاف نہیں لھٰذا وہ تاء مدورہ (ۃ) سے ہیں، نیز ان سورتوں کے علاوہ باقی تمام سورتوں میں رَحْمَة (تاء) مدورۃ سے ہے، اگرچہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو، جیسے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (سورۃ زمر ۵۳) ان سورتوں کی سات رَحْمَتُ جو دراز تاء سے ہیں، وہ سب اللہ یا ربّ کی طرف مضاف ہیں، جیسے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ، رَحْمَتُ رَبِّكَ۔

شعر (۹۵) نِعْمَتُهَا ثَلٰثُ نَحْلِ اِبْرَهَمْ : مَعًا اَخِيْرَاتٌ عُقُوْدُ الثَّانِ هَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : اس (سورۃ بقرۃ) کا نِعْمَتُ ،وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ ۲۳۱۔ (نحل) کے تین نِعْمَتُ، وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ ۷۲۔ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ۸۳۔ وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ ۱۱۴۔ اور (سورۃ ابراھیم) کے دو جو ساتھ ساتھ ہیں، بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ ۲۸۔ وَإِنْ تَعُدُّوْ نِعْمَتَ اللّٰهِ ۳۴)۔ یہ چھ ان سورتوں کے آخر والے ہیں۔ اور (سورۃ عقود، مائدہ) کا دوسرا جو هَمَّ کے پاس ہے، یعنی اُذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ إِذْهَمَّ ۱۰۔ ان ساتوں کو بھی اہل رسم نے دراز (تاء) سے لکھا ہے۔

شعر (۹۶) لُقْمٰنُ ثُمَّ فَاطِرٍ كَالطُّوْرِ : عِمْـرَانَ لَعْنَتَ بِهَا وَالنُّوْرِ

ترجمہ : نیز (سورۃ لقمٰن) کا فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ۳۱۔ پھر (سورۃ فاطر) کا اُذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ ۳۔ (طور) والے بِنِعْمَتِ رَبِّكَ ۲۹۔ اور (سورۃ آل عمران) والے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ ۱۰۳۔ کی طرح دراز (ت) سے ہیں۔ اور لفظ لَعْنَتَ جو اس (سورۃ آل عمران) فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ ۶۱۔ میں ہے۔ اور جو (سورۃ نور) أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ ۷۔ میں ہے، ان کو اہل رسم نے دراز (ت) سے لکھا ہے۔

نوٹ : ان کے علاوہ یہ دونوں لفظ (تاء) مدوّرہ کے ساتھ ہیں۔

شعر (۹۷) وَامْرَأَتٌ يُوْسُفَ عِمْرَانَ الْقَصَصْ : تَحْرِيْمَ مَعْصِيَتْ بِقَدْ سَمِعْ يُخَصّ

ترجمہ : اور لفظ اِمْرَاَتُ (سورۃ یوسف) اِمْرَاَتُ الْعَزِيْزِ ۳۰، ۵۱۔ (سورۃ آل عمران) اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ ۳۵۔ (سورۃ قصص) اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ ۱۹۔ اور (سورۃ تحریم) اِمْرَاَتُ نُوْحٍ وَامْرَاَتُ لُوْطٍ ،اور اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ ۱۱۔ کو بھی دراز تاء سے لکھا ہے۔ اور لفظ مَعْصِيَتِ (سورۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَدْسَمِعَ اللّٰهُ، مجادلہ)، کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے۔یعنی اسی سورۃ میں یہ لفظ دوجگہ ہے،اور دراز تاء سے لکھا ہوا ہے۔

شعر (۹۸) شَجَرَتَ الدُّخَانِ سُنَّتْ فَاطِرٍ : كُلًّا وَّ الْاَنْفَالِ وَاُخْرٰى غَافِرٍ

ترجمہ : (اور سورۃ دخان) کا لفظ شَجَرَتْ ،اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ، (اور سورۃ فاطر) کی سب جگہوں کا۔ لفظ سُنَّتْ ، سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۴۳۔ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۔ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۔اور (سورۃ انفال ۳۸) کا سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ اور (سورۃ غافر،مومن) کا آخری والا سُنَّتَ اللّٰهِ ۔ ان سب کو بھی اہل رسم نے تاءِ مطولہ مجرورہ سے لکھا ہے۔

شعر (۹۹) قُرَّتُ عَيْنٍ جَنَّتٌ فِيْ وَقَعَتْ : فِطْرَتْ بَقِيَّتْ وَابْنَتٌ وَّكَلِمَتْ

ترجمہ : قُرَّتُ عَيْنٍ (قصص ۹) جَنَّتُ اِذَاوَقَعَتْ (یعنی سورہ واقعہ ۸۹) جَنَّتُ نَعِيْمٍ فِطْرَتْ (سورۃ روم ۳۰) بَقِيَّتْ (سورۃ ھود ۸۶) اور اِبْنَتْ (سورۃ تحریم ۱۲) اور كَلِمَتْ ۔

شعر (۱۰۰) اَوْسَطَ الْاَعْرَافِ وَكُلُّ مَااخْتُلِفْ : جَمْعًا وَّفَرْدًافِيْهِ بِالتَّآءِ عُرِفْ

ترجمہ : (سورۃ اعراف) کے درمیان والا كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى ۱۳۷۔ یہ چھ بھی مصاحف عثمانیہ میں دراز تاء سے لکھے گئے ہیں ۔ اور ہر وہ لفظ کہ جس میں (قرأت متواترہ میں) جمع اور مفرد پڑھے جانے کے اعتبار سے اختلاف کیا گیا ہو، وہ بھی دراز تاء سے پہچانا گیا ہے۔

نوٹ : (ا) فِطْرَتْ ،اِبْنَتْ ،اور بَقِيَّتْ کے ساتھ قید نہیں،اس لئے کہ پہلے دوتو ایک ایک جگہ ہی آئے ہیں۔ اور بَقِيَّتْ اگر چہ زیادہ ہیں،مگر ناظم رحمۃ اللہ علیہ ان کلمات کی رسم ہی بیان فرما رہے ہیں۔جو اسم ظاہر کی طرف مضاف ہیں،لھذا یہ بھی ایک ہی جگہ ہے، جو مذکور ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۲) وَكُلُّ مَا اخْتُلِفْ کے ضابطہ کے تحت قراء عشرہ نے جن کلمات میں جمع ومفرد کے اختلاف سے پڑھا ہے، مندرجہ ذیل سات کلمات ہیں، جو دراز تاء سے لکھے ہوئے ہیں۔

(۱) كَلِمَتُ چار جگہ، (انعام ۱۱۶، یونس ۳۳، ۹۶ اورسورۃ مؤمن ۶)۔ (۲) غَيٰبَتِ الْجُبّ دو جگہ (سورۃ یوسف ۱۰، ۱۵)۔ (۳) اٰيٰتٌ دو جگہ (سورۃ یوسف ۷، عنکبوت ۴۹)۔ (۴) فِي الْغُرُفٰتِ (سباء ۳۷)۔ (۵) بَيِّنٰتٍ (فاطر ۴۰)۔ (۶) مِنْ ثَمَرٰت (فصلت ۴۷)۔ (۷) جِمٰلَتٌ (مرسلات ۳۳)۔ (۸) چھ کلمات اور بھی ہیں، جو مصاحف میں دراز تاء سے لکھے گئے ہیں (۱) يٰاَبَتِ (۲) مَرْضَاتِ (۳) هَيْهَاتَ (۴) ذَاتَ (۵) لَاتَ (۶) اللّٰتَ۔

بَابُ هَمْزِ الْوَصْلِ

وصلی ہمزہ کی حرکت کا بیان

شعر (۱۰۱) وَابْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ مِنْ فِعْلٍ بِضَمّْ : اِنْ كَانَ ثَالِثٌ مِّنَ الْفِعْلِ يُضَمّْ

ترجمہ: اور ابتداء کر فعل کے وصلی ہمزہ سے ضمہ کے ساتھ، اگر فعل کا تیسرا حرف ضمہ دیا گیا ہو۔

شعر (۱۰۲) وَاكْسِرْهُ حَالَ الْكَسْرِ وَالْفَتْحِ وَفِي : الْاَسْمَآءِ غَيْرِ اللَّامِ كَسْرُهَا وَفِي

ترجمہ: اور کسرہ دے اس اصلی ہمزہ کو فعل کے تیسرے حرف کے کسرہ یا فتحہ والا ہونے کی حالت میں (اور ضمہ عارض ہونے کی صورت میں بھی کسرہ ہی دیا جائے گا) اور ان اسموں میں جو لام کے بغیر ہیں (یعنی جن کے شروع میں ال تعریف کا نہیں ہوتا) ان میں اس ہمزہ کا کسرہ کامل اور پورا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شعر(۱۰۳) اِبْنٍ مَّعَ ابْنَةِ امْرِئٍ وَّاثْنَيْنِ : وَامْرَأَةٍ وَّاسْمٍ مَّعَ اثْنَتَيْنِ

ترجمہ : یعنی اِبْنٌ میں سمیت اِبْنَةٌ اور اِمْرُءٌ اور اِثْنَيْنِ اور اِمْرَأَةٌ اور اِسْمٌ سمیت اِثْنَتَيْنِ کے۔

حل الفاظ : كَسْرُ هَا وَفِيْ میں وَفِيْ بمعنی کامل ترجمہ میں لیا گیا ہے، اور وَفِيْ میں فِيْ جارہ بھی ہوسکتا ہے، جس کا مفہوم یوں ہوگا، اوران اسماء میں جولام کے بغیر ہیں، اور اِبْنٌ میں سمیت اِبْنَتٌ وغیرہ کے اس ہمزہ کو کسرہ دے۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ الْوَقْفِ

وقف کی کیفیت کا بیان

شعر(۱۰۴) وَحَاذِرِ الْوَقْفَ بِكُلِّ الْحَرَكَهْ : إِلَّا إِذَا رُمْتَ فَبَعْضُ الْحَرَكَهْ

ترجمہ : اور پرہیز کر کامل حرکت کے ساتھ وقف کرنے سے، مگر جب تو روم کے ساتھ وقف کرے تو حرکت کا کچھ حصہ اداء ہوگا۔

شعر(۱۰۵) إِلَّا بِفَتْحٍ أَوْ بِنَصْبٍ وَّ أَشِمْ : إِشَارَةً بِالضَّمِّ فِيْ رَفْعٍ وَّضَمْ

ترجمہ : مگر فتحہ اور نصب (زبر) میں روم جائز نہیں، اور اشمام کر ہونٹوں کے ملانے یعنی انضمام شفتین کے ذریعہ حرکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صرف رفع اور ضمہ (یعنی پیش) میں۔

مکتبۃ الرحمانیۃ
32781

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

البلال پبلشرز